س: اتحاد کے استحکام کے لیے کیا پروگرام بنائے گئے ہیں؟

ج: جناب مجددی صاحب عنقریب اتحاد کے ترجمان کی حیثیت سے اپنے کام کا آغاز فرما رہے ہیں۔ البتہ اپنے بھائیوں سے مشورہ لے کر پروگرام وضع کیا جائے گا۔ پہلے بھی ہم سب کا اسی پر اتفاق رائے تھا کہ افغان عوام کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اور یہ کمیٹی میری نظر میں ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔

س: روس مسئلہ افغانستان کے بارے میں امریکہ سے ضمانت مانگ رہا ہے۔ اس ضمانت کی نوعیت کیا ہے؟

ج: جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ روس ہمیشہ یہ دعویٰ کرتا چلا آ رہا ہے کہ ہم اکیلے نہیں کہ افغانستان میں مداخلت کر رہے ہیں بلکہ امریکہ بھی وہاں مداخلت کر رہا ہے۔ امریکیوں نے یہاں کوئی مداخلت نہیں کی ہے امریکہ نے دوسری حکومتوں کی طرح روسیوں کی اس وحشیانہ جارحیت کی مذمت کی ہے اور افغان مقاومت کی تحریک کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے۔ روسیوں کو ضمانت دینے کا مقصد: روسی چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ کو بتائیں کہ وہ اکیلا نہیں بلکہ امریکہ بھی ہے۔ ہم افغانستان سے اپنی فوج نکالنے کی ضمانت دیتے ہیں۔ امریکہ کو چاہیئے کہ وہ بھی ضمانت دے۔ میرے عقیدے اور خیال میں ضمانت روسی دیں، کیونکہ روس کے بغیر اور کوئی طرف نہیں کہ وہ ضمانت دے۔ جب تک روسی مزدور افغانستان میں موجود ہو کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس قسم کی ضمانت دے۔ یہاں افغان عوام اس مسئلے میں کسی بھی ضمانت کو قبول نہیں کریں گے۔ یہ روسیوں کا ایک حیلہ ہے کہ وہ پاکستان کو اپنا طرف قرار دے کر پاکستان سے ضمانت حاصل کریں اور اسی طرح دوسرے ملکوں سے بھی۔ میرے عقیدے میں وہ ملک جو ضمانت دینے پر مجبور ہے وہ تنہا روس ہے۔ ایک فریق روس ہے اور دوسرا فریق ہم (مجاہدین) دوسرے ملکوں سے ضمانت لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس بیہودہ منطق کے تحت روسی چاہتے ہیں کہ اپنی جارحیت اور مداخلت کو دنیا والوں کے سامنے حق بجانب قرار دیں۔ لہذا ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس معاملے میں کسی قسم کی ضمانت دینا درست نہیں۔ امریکی حکومت نے مجھ سے کہا کہ ضمانت دینے کا یہ مطلب نہیں ہم اپنی پوری قدرت کے ساتھ حاضر ہیں کہ صرف روسی فوج کے انخلا کے لیے کام کریں۔ ہم آپ کے مستقبل اور آپ کے داخلی امور میں کسی بھی شکل میں مداخلت نہیں کریں گے۔

س: اتحاد کی شوریٰ اور اس کی تشکیل کے بارے میں کیا قدم اٹھائے گئے ہیں؟

ج: ابھی تک کوئی تفصیلی پروگرام نہیں بنایا گیا۔ ممکن ہے آئندہ پروگراموں میں اس موضوع پر تفصیل سے بحث ہوگی۔ اس سے پہلے کہ شوریٰ۔ اتحاد اور اس کی تشکیل کے مسائل انجام پائے۔ اتحاد کے ترجمان کی حیثیت سے میرا دورہ ختم ہو چکا ہے۔ میں امیدوار ہوں کہ اگلے دورے میں اس بارے میں مفید اور سودمند قدم اٹھائے جائیں گے۔

س: کیا اس شوریٰ میں غیر مذہبی (سیکولرسٹ) لوگوں کو بھی عضویت کا حق حاصل ہے؟

ج: میں فکر کرتا ہوں کہ افغان مقاومت ایک اسلامی عقیدے کے تحت جاری ہے اور آئندہ افغانستان ایک اسلامی افغانستان ہوگا۔ میری نظر میں سیکولرزم کے مسئلے کے لیے افغانستان میں کوئی جگہ نہیں۔

س: اتحاد کے ترجمان کے لیے دورے کی مدت کتنی ہے؟

ج: تین مہینے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس مدت میں تبدیلی لائیں۔ کیوں کہ یہ مدت کافی نہیں۔ یہ مدت صرف تجرباتی حیثیت کی حامل ہے۔

س: کیا شوریٰ کے اراکین اتحاد کو بدل سکتے ہیں، یا ان کی صلاحیت اتحاد کی قدرت سے بالاتر ہے؟

ج: یہ شوریٰ اتحاد کو اور مستحکم بنانے میں مدد دیتا ہے۔ اصل میں اتحاد کا مقصد ایک مضبوط اور قوی سول اور نظامی مرکزیت کو تشکیل دینا ہے۔

س: کیا شوریٰ اتحاد کی بالادستی قبول کرے گی یا نہیں؟

ج: یہ امور الائنس (ائیتلاف) کے ذریعے معرض وجود میں آتے ہیں۔ لیکن جب یہ شوریٰ معرض وجود میں آئے گی تو اس کی حیثیت ایک قدرت مند مرکز کی ہوگی۔

س: کیا یہ آپ کی انفرادی (جمعیت اسلامی افغانستان) رائے ہے؟

ج: نہ جی! یہ ساتوں تنظیموں کی مشترکہ رائے ہے

س: نمائندوں کا انتخاب افغانستان میں کس طرح ہوگا۔

ج: پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس بارے میں کمیٹی بنائی گئی ہے اور وہ اس عمل کو انجام دینے کے لیے کوشاں ہے۔ یہ عمل ناممکن نہ ہوگا۔ ایسے امکانات موجود ہیں جو اس عمل کو عملی جامہ پہنا سکے۔ ہم نے مجوزہ کمیٹی کو ہدایت دی تھی کہ وہ اپنے منصوبوں کو شوریٰ عالی میں مزید غور کے لیے پیش کریں۔

س: کیا یہ شوریٰ اس لیے بنائی گئی ہے کہ مجاہدین کو سرکاری طور پر پہچانا جائے؟

ج: نہیں! اس شوریٰ کی تشکیل اس لیے کی جا رہی ہے کہ افغانستان کے عوام متفق طور پر شریک ہو کر اپنے مستقبل کے تعین کے بارے میں سوچیں۔

# شرعی فتویٰ

## جہادِ افغانستان کے متعلق پاکستانی اور دوسرے نامور علمائے کرام کا شرعی فتویٰ

اسلامی شریعت میں مستند نصوص سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ جہاد اسلام میں ایک بنیادی پہلو، اہم فریضہ اور سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ اس لیے کہ جہاد کے ذریعے کفر و شرک اور ظلم و فساد کے اندھیروں کو مٹا کر اس کی جگہ توحید کا اُجالا، ایمان کی روشنی اور عدل و انصاف کا جھنڈا بلند کیا جاتا ہے۔ مظلوم اور بے بس عوام ظالموں اور طاغوت کے خونین پنجوں سے چھٹکارا پاتے ہیں۔ مسلمان جہاد کے فریضے کو ادا کر کے نہ صرف یہ کہ اُخروی زندگی کی سعادت حاصل کرتا ہے بلکہ اس دنیا میں بھی سرفرازی اور عزت کا مقام پاتے ہیں۔ برعکس اس کے اگر وہ جہاد کو ترک کر دیں تو وہ دونوں جہانوں کے تمام تر خیر و برکت سے محروم ہو جاتے ہیں اور خداوندِ عظیم کے عذابِ الیم کا مستحق قرار پاتے ہیں۔ جیسے سورۃ انفال کے ۱۵، ۱۶، اور ۲۹۔ سورۃ التوبہ کے ۳۸، ۳۹، اور ۴۱ اور سورۃ النساء کے ۷۵، آیۃ کریمہ مذکورہ بالا مطالبوں کے حق میں دلائل اور وضاحت رکھتے ہیں۔ اسلام کے سبھی فقہا اس پر متفق ہیں کہ جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر کوئی مسلمان جہاد کے اس اہم فریضے کو جیسا کہ اس پر لازم ہے انجام دے تو جہاد کا یہ حکم دوسرے مسلمانوں سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اگر سارے مسلمان جہاد کو ترک کریں تو اس کی ذمہ داری سارے مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جب کبھی کافر ایک اسلامی ملک پر حملہ آور ہو کر یا مسلمان خواتین کو اپنا اسیر بنائے تو اس صورت میں جہاد ان تمام مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے جو کافروں کے حملے کی زد میں آچکے ہوتے ہیں یہ جہاد نماز، روزے کی طرح ان پر فرضِ عین ہے حتیٰ کہ اس جہاد میں شامل ہونے کے لیے والدین سے اجازت کی ضرورت بھی نہیں رہتی اگر اس علاقے کے مسلمان دشمن کا مقابلہ کرنے کی پوری پوری صلاحیت نہ رکھتے ہوں اور وہ جہاد نہ کریں تو اس صورت میں جہاد ان مسلمان بھائیوں پر فرضِ عین ہے جو ان کے پڑوسی ہوں بہ حکم (الاقرب فالاقرب) کے مطابق دوسرے مسلمانوں پر یعنی مشرق سے لیکر مغرب تک کے مسلمانوں پر فرض ہے۔

### مسائل

حنفی مذہب کے ابنِ عابدین اپنی کتاب شامی کی تیسری جلد کے صفحہ ۲۳۸ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

فرض عین ان هجم العدو على ثغر من ثغور الاسلام فيصير فرض عين على من قرب منه فاما من وراءهم ببعد من العدو فهو فرض كفايا اذا لم يحتج اليهم فان احتيج اليهم بان عجز من كان بقرب العدو عن المقاومة مع العدو او لم يعجزوا عنها ولكنهم تكاسلوا ولم يجاهدوا فانه يفترض على من يليهم فرض عين كالصلوة والصوم لا يسعهم تركه وثم وثم الى ان يفترض على جميع اهل الاسلام شرقا وغربا على هذا التدريج) انتهى۔ اسی طرح کاسانی اپنی بدائع الصنائع نامی کتاب کی ساتویں جلد کے صفحہ نمبر ۹۸ اور ابنِ نجیم اپنی کتاب بحر الرائق کی پانچویں جلد کے صفحہ ۷۲ اور ابنِ ہمام فتح القدیر اپنی کتاب کی پانچویں جلد کے صفحہ ۱۹۱ میں یوں فرماتا ہے۔ ابن عابدین اپنی شامی نامی کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۲۴۲ میں یوں لکھتے ہیں (مسلمة سبيت بالمشرق وجب على اهل المغرب تخليصها من الاسر مالم تدخل دار الحرب وفي الذخيرة واذا دخلوا دار الحرب مالم يبلغوا حصونهم۔ اسی طرح شافعی، مالکی اور حنبلی مذاہب کے فقہا کا اس بارے میں تفصیلی نظریہ موجود ہے۔

جیسا کہ دیکھا جا رہا ہے۔ افغانستان کی اسلامی سرزمین پر روسیوں نے فوجی ظالمانہ اور جارحانہ حملہ کیا ہے، اس کے اخلاقی معاشرے، تاریخی افتخارات، تہذیب و تمدن، مقدس مساجد، شہر اور دیہاتوں کو

مار تر توپوں، ٹینکوں، گن شپ ہیلی کاپٹروں، بمبار لڑاکا طیاروں مہلک کیمیاوی ہتھیاروں اور زہریلی گیسوں کے ذریعے تباہ و برباد کیا جا رہا ہے، سینکڑوں **علماء کرام، مشائخ اور مبلغین** کو قتل کر دیا گیا ہے، ہزاروں **مرد اور عورتوں** کو گرفتار کر کے قیدی بنا دیا گیا اور ان کے ساتھ غیر انسانی، بے رحمانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ **لاکھوں** معصوم بچوں، عورتوں اور معمر غیر محفوظ افغان مسلمان عوام کو اپنے دھڑ ہکیل جہازوں، ٹینکوں، توپوں کے گولوں کا نشانہ بنا کر **شہید** کیا گیا ہے۔ پانچ ملین سے زیادہ افغان عوام کو بے گھر کر کے ہمسایہ اسلامی ملک میں ہجرت پر مجبور کیا گیا ہے۔ روسی چاہتے ہیں کہ وہ افغانستان میں جبر و ظلم کے تحت اس کے درخشاں اسلامی اور تاریخی افتخارات کو نیست و نابود کر کے **ازبکستان، تاجکستان** اور دوسرے اسلامی ریاستوں کی طرح اس پر اپنا قبضہ جما کر ہڑپ کر جائے۔ اور اسے اپنی قلمرو کا جزو بنائے۔ روسی **افغانستان** میں اسلامی تہذیب و تمدن اور شرعی نظام کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ کفر و الحاد کا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن **افغانستان کے جیالے**، نڈر اور غیور مسلمان مجاہد ملت نے اپنے اسلامی عقائد، بقائے اسلام اور آزادیٔ وطن کے لیے روسی جارحیت کے خلاف اسلامی جہاد کا اعلان کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان سات سالوں میں یہ جہاد پوری قوت و ہمت کے ساتھ کامیابی کی جانب رواں دواں ہے۔ اس طویل عرصے میں افغان مجاہد ملت نے ایک ملین سے زیادہ شہیدوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اور شہیدوں کے قافلے میں اضافہ آئے دن جاری ہے لیکن روسی ایک دنیاوی سپر طاقت ہونے کے باعث افغانستان پر بے شرمانہ حملوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کے **مظالم** پہلے سے کہیں زیادہ بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

لہذا قطعی طور پر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ **افغان جہاد** ایک حقیقی اور اسلامی جہاد ہے۔ یہ **کفر و اسلام کی جنگ ہے**، حق و باطل کا مقابلہ ہے۔ ایک طرف ظالم، باطل اور طاغوتی طاقت یعنی روس اور ان کے حلقہ بگوش پٹھو اور دوسری جانب اسلامی عقیدے کے جیالے، بے دفاع افغان مسلمان مجاہد عوام، ذکر شدہ مظالم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ جہاد صرف افغان عوام کا جہاد نہیں بلکہ سارے **عالم اسلام کا جہاد** ہے۔ یہ درد و مصیبت صرف افغان مسلمان عوام کی نہیں بلکہ سارے عالم اسلام کا مشترکہ درد ہے۔ شرعی نصوص اور فقہی مسائل کی روشنی میں **یہ فتویٰ دیا جاتا ہے** کہ اس جہاد میں حصہ لینا اور شریک ہونا (الاقرب فالاقرب) کے حکم کے مطابق **ہر مسلمان پر فرض عین ہے**۔ پہلے قدم میں پاکستان اور ایران کے مسلمان عوام کا اور پھر ثم بالترتیب ترکی و عرب اور عالم اسلام کے مسلمانوں کا فرض عین ہے کہ اسلامی جہاد کی حمایت، امداد اور اس کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

**افغان مہاجرین** ہمارے اسلامی بھائی ہیں۔ ان کے ساتھ امداد کرنا، انہیں پناہ دینا پاکستانی عوام پر واجب ہے، وہ لوگ جو اس اسلامی جہاد کو غلط معنوں میں تعبیر کر رہے ہیں یا چاہتے ہیں کہ مہاجر و انصار کے درمیان فتنہ و فساد پیدا کریں۔ ان کا یہ **عمل اسلامی شریعت** کی رو سے مردود اور گناہ عظیم ہے۔ جو لوگ اس جہاد میں کمیونسٹوں یا غاصبوں کا ساتھ دیتے ہیں تو ان کے خلاف بھی جہاد فرض ہے۔

شیخ الحدیث و مفتی دار العلوم حمایت الاسلام [illegible]
حضرت مولانا الحاج مفتی [illegible] صاحب

مہتمم دار العلوم حمایت الاسلام [illegible]
حضرت مولانا الحاج میاں بادشاہ گل صاحب میاں بادشاہ گل

محمد حسن جان خادم علوم حدیث
جامعہ امداد العلوم
پشاور صدر

محمد ایوب [illegible] امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد
محمد [illegible] مہتمم [illegible] پشاور

اقول وباللہ التوفیق

شیخ الحدیث، دار العلوم اسلامیہ چارسدہ
روح الامین عفی عنہ

مسیح الدین [illegible] صاحب مہتمم دار العلوم [illegible]
صدر جمعیۃ علماء افغان

عبد الرشید مہتمم جامعہ رشیدیہ

راحت گل
مہتمم مرکز علوم اسلامیہ
رحمت آباد
پشاور

عبد اللطیف عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
مفتی دار العلوم حسینیہ
ڈاکٹر [illegible] حسین [illegible] اسلام

مفتی دار العلوم اسلامیہ چارسدہ
قمر زمان عفی عنہ

مولوی سید روح اللہ
ساکن ماہزارہ بقلم خود

محمد گوہر شاہ عفی عنہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ چارسدہ

حسن الابرار صدر مدرس
دار العلوم حمادیہ پشاور

مولوی عبد الہادی

[illegible] دار العلوم [illegible]

[illegible] جہاد افغانستان عالم اسلام [illegible]

مہتمم جامعہ [illegible] العلوم
پشاور

مفتی محمد یوسف عفا اللہ عنہ
مدرس حدیقۃ العلوم پشاور

محمد زبیر عفی عنہ خادم الافتاء
والحدیث بدار العلوم الحقانیہ
اکوڑہ خٹک

[illegible] مہتمم دار [illegible]
پشاور

افغان مجاہدین نے [illegible] جہاد [illegible]
کر رہے ہیں مذکورہ بالا فتوی درست ہے [illegible] حمد اللہ
المفتی منظور الاسلام بقلم خود

تحریر: سخیداد (فائز)

# مہاجرین اور انصار کی ذمہ داریاں

نوکِ قلم سے صفحۂ کاغذ پر ظہور پذیر ہونے والے الفاظ ہیں، جمعیتِ اسلامی افغانستان کے اس اردو مجلہ کے ذریعے، جو ہمارے نصب العین دلی تمناؤں، نیک خواہشات جوان جذبوں اور پُرعزم حوصلوں کی معرفت اور شناخت کا بہترین ذریعہ ہے. ہم اپنے اجتماعی، معاشرتی اور قومی و ملّی تقاضے اس عالمِ مہاجرت میں اپنے انصار بھائیوں سے گذارش کریں گے تاکہ اس ذریعے سے ایک دوسرے کے طرزِ فکر، ذہنی سوچ اور خیالات و نظریات سے باخبر ہوسکیں. دوسری بات یہ کہ ہمارے یعنی انصار و مہاجرین کے درمیان زندگی کے تقاضے ایک جیسے ہیں جو چاہیے نہ چاہیے باہمی اتحاد و یگانگت کے لئے ذرائع و وسائل مہیا کرتے رہتے ہیں. ہمیں چاہیئے کہ یہ ذرائع تلاش کر کے ایک خوشحال و باآرام زندگی کی طرف قدم بڑھائیں.

اگر انسانی زندگی کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو بغیر کسی شک و شبے اور تردید کے یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ کائنات کے اس عالمِ موجودات میں روح و جان رکھنے والی مخلوق میں صرف انسان ہی وہ جاندار گروہ ہے. جو ایک خاص مقصد و نصب العین کا مالک ہے اور اس کی طرف رواں دواں ہوتا ہے اور اس کے علاوہ وہ کسی بھی حرکت یا کام کو گوارا نہیں کر سکتا. لہٰذا ہر انسانی گروہ بشری طور پر نصب العین کا مالک ہوتا ہے اور اپنے ذہنی تقاضوں سے محکم رشتہ رکھتے ہیں اور وہ اپنے تصرف و اختیار کی تمام چیزوں مال و متاع، قوت، قدرت اور طاقت کو نصب العین کے حصول کی راہ میں قربان کرنے سے گریز نہیں کرتے. ترکِ وطن کر کے راہ ہجرت اختیار کرنا بھی مقصد کے حصول کی راہ میں ایک قربانی ہے.

لوگ ہجرت کیوں کرتے ہیں؟ ہجرت کے بنیادی عوامل کیا ہوتے ہیں؟ بڑی تعداد میں لوگ مجبور ہو کر اپنا گھر بار، ملک و وطن گاؤں اور علاقہ جس کے ساتھ ان کو محبت و عقیدت ہو جہاں ان کا بچپن گزرا ہو اور یادیں وابستہ ہوں. جو ان کے آبا و اجداد کا مدفن و آخری آرام گاہ ہو اور جہاں ان کی گذری ہوئی زندگی کا ایک ایک لمحہ یادگار رہو، چھوڑ دیں اور اپنے سرمایہ اشیائے ضرورت، گھریلو سامان اور جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھے. دوست و احباب، عزیز و اقارب اور رشتہ داروں سے بچھڑ جائیں. ایک پردیس اور غیر ملک کا رخ کر کے بے یار و مددگار دشت و بیابانوں میں تتر بتر ہو جائے، غریب الوطنی میں بے سرو سامانی کا بھاری بوجھ اپنے ضعیف اور ناتواں کندھوں پر اٹھائے، دشت و صحراؤں میں سردی و گرمی کے امواج سوزان کا نشانہ بنے. ایک لمحہ کے لئے بھی آرام کی سانس لینے کے لئے کوئی موزوں جگہ نہ پا لے. یہ اور اس نوعیت کی دیگر مصائب و تکالیف کیونکر برداشت ہوں اور وہ کونسا اعلیٰ و ارفع نصب العین ہے. جس کے حصول کی خاطر اتنی بے شمار دشواریاں قبول کرتے ہیں. وہاں کی ساری نعمتیں، آسائش آسودہ حالی اور اپنے پسند کی زندگی چھوڑ کر یہاں عالم ہجرت میں مشقت، تکالیف بے وطنی دشت سوزاں اور بے آب و گیاہ صحراؤں میں زندگی بسر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں صرف اس لئے کہ ایک اعلیٰ نصب العین اُن کے سامنے ہے اور وہ یہ کہ تجاوز، فساد فتنہ، تباہی، تخریب کاری، غنڈہ گردی اور ہر نوع کے ظلم و تشدد اور بربریت کا سدباب کیا جا سکے.

مختصر یہ کہ نظام الٰہی کے خلاف جو بھی نظام ہے. جس میں زور آور لوگ ہر قسم کی آسائش اور نعمتوں سے سرفراز ہوتے رہتے ہیں. لیکن بالمقابل ناتواں اور غریب لوگ ہر نوع انسانی اور بشری حقوق سے محروم رہتے ہیں. ایسے نظام کا قلع و قمع کیا جا سکے. اور اس کی بجائے نظامِ عدل الٰہی جو ظلم، تشدد اور بربریت کا شدید مخالف اور مستحق کو حق دینے کا حامی اور مددگار ہے، قائم و حاکم کیا جائے.

ایسے حالات واقع ہونے کی وجہ سے مہاجرین نے (ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعل لنا من لدنك نصيرا) کا نعرہ بلند کیا یہی وجہ ہے کہ وہ امنیت کی عدم موجودگی

بے انصافی، خرابکاری، قتل و غارت، غیر مصئون محیط اور ایسے دیگر غیر انسانی اعمال سے شدید ناراض ہوتے ہوئے ان سے اظہار نفرت کرتے ہیں اور خرابکاری ظلم و ناروا اور انسان کے بیجا خون کرنے سے پریشان ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک آبرومند اور انسانی زندگی بسر کرنے کی خاطر ایک ایسی جگہ کی تلاش میں نکلتے ہیں جو ہر لحاظ سے محفوظ اور مامون ہو وہاں عدالت ہو، فساد، فتنہ اور تخریب کاری کا نام و نشان تک نہ ہو۔ بلکہ وہاں ایسا امن و امان برقرار ہو کہ کوئی دشمن غاصب اور متجاوز انصار اور مہاجرین کو آسیب و آذیت نہ پہنچا سکے اور وہ پوری اطمینان سے زندگی بسر کر سکے

اب ہمیں غور سے یہ قضاوت کرنا ہے کہ وہ لوگ جو ایک محفوظ جگہ کی تلاش میں نکلے ہوں اور انہیں ایسی جگہ میسر آجائے۔ جس کے حصول کی خاطر وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر نکلے ہوں وہ کیسے ایسی جگہ کو برباد کریں گے اور تخریبی کارروائیوں اور دیگر ناشائستہ اعمال کا نشانہ بنائیں اور وہاں بدامنی پھیلائیں گے۔

ہم اپنے انصار پاکستانی بھائیوں کو جو پاکستان کو پاکستانیوں کے لئے چاہتے ہیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اُن کے مہاجر بھائی بھی پاکستان کی ترقی اور امن و آزادی کے اتنے ہی خواہاں ہیں۔ کیونکہ یہ ان کا دارالپناہ ہے۔ پاکستان میں بدامنی، بےچینی اور تخریب کاری کو وہ اپنی ناکامی سمجھتے ہیں اور اس خطے میں امن و امان برقرار رکھنے اور تخریب کاری کے واقعات کا سدباب کرنے کے لئے شب و روز کوشاں ہیں کیونکہ بدامنی اور بےقراری ہجرت کے محیط میں اپنے لئے ایک عظیم خطرہ محسوس کرتے ہیں لہٰذا امن و امان کی بحالی اور تخریب کاری کے ذرائع کا سدباب کرنے کے لئے وہ ہر قسم کی ایثار و قربانی کے لئے تیار ہیں کیونکہ وہ اسلام کی حفاظت کے لئے ہمیشہ قربانی دیتے چلے آرہے ہیں اور آخری رمق حیات تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے مطابق (کل المسلم حرام دمہ و مالہ و عرضہ)

مفہوم: مسلمان کی عزت و آبرو، مال و دولت اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

تجاوز گروں کے مقابلے میں اپنے خون کے بدلے اس کا دفاع کریں گے اور یہ اس لئے کہ ہم نظام الٰہی کی حاکمیت اور قرآنی قانون نافذ کرنے کا عزم صمیم کر چکے ہیں۔

قرآن فساد اور خرابکاری کا سخت مخالف ہے۔ تخریب کاری جو امت مسلمہ کی عزت و آبرو کو صدمہ پہنچاتی ہے اور جان و مال کے اتلاف کا موجب بھی بنتی ہے بے گناہ مسلمانوں کو زندگی سے محروم کر کے انہیں موت کی نیند سلا دیتی ہے ایک تعداد یتیم اور بیواؤں کو بے سہارا چھوڑ دیتی ہے۔ ہم اس عمل کو رد کرتے ہیں۔

(بقیہ صـ ۱۹ پر)

تحریر۔ ہمدرد

# پشاور میں تخریب کاری اور افغان مہاجرین کے خلاف روسی ایجنٹوں کا پروپیگنڈہ

حالیہ دنوں میں جو بموں کے خوفناک دھماکے اور تخریب کاری کے افسوسناک واقعات۔ پشاور شہر اور اس کے گردو نواح میں ہوئے ہیں واقعتاً ان واقعات میں بے شمار قیمتی جانیں ضائع اور بھاری مالی نقصان ہوا۔ تخریب کاری کے ان ہولناک واقعات نے صوبہ سرحد کے عوام میں خوف و ہراس اور بے چینی کی ایک لہر دوڑا دی ایک مٹھی بھر افراد نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فوراً افغان مہاجرین پر یہ الزام لگا دیا کہ یہ تخریب کاری افغان مہاجرین کر رہے ہیں۔

ارباب اختیار صوبہ سرحد نے فوراً بموں کے دھماکوں کو سدباب کرنے اور تخریب کاروں کو گرفتار کرنے اور انہیں کیفر اعمال تک پہنچانے کے لئے بغیر کسی کوتاہی کے موثر اقدام کئے اور یہ ثابت کر دکھایا کہ یہ انسان کش کاروائی ایک سازش کے تحت بیرونی سپر طاقت اور ان کے ایجنٹوں کے ذریعے کی جا رہی ہے

میں ان حضرات کو یہاں یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ افغان مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد یہاں تخریب کاری کے لئے نہیں آئی ہے اور نہ ہی وہ عیش و عشرت، تجارت کرنے یا روزگار کے لئے آئے ہیں۔ ایک بیرونی سپر طاقت نے مجبور کیا کہ وہ اپنا گھر بار اور وطن چھوڑ دیں۔ افغانوں کا انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا کوئی انہونی بات نہیں افغان اپنے تہذیب کے ابتدائی دور میں خانہ بدوشوں کی طرح صرف اپنی ضروریات زندگی کے حصول کے لئے سرگرداں رہتے تھے۔ آج یہاں تو کل وہاں۔ نقل مکانی کے کئی محرکات ہو سکتے ہیں اگر کوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے، اچھی ملازمت دریافت کرنے۔ تجارت کرنے۔ سیر و تفریح یا علاج و معالجے کی غرض سے دوسرے ملک جائے اور وہاں وقتی طور پر زندگی بسر کرے تو اُس پر یہ اطلاق نہیں ہوتا کہ وہ مہاجر ہے۔ مہاجر سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی دین و عقیدہ یا کسی سیاسی رائے کی وجہ سے انتقامی کاروائی کے قوی اور واضح فرق جس میں ان کی جان و مال اور اس کے دین و مذہب کو خطرہ لاحق ہو اور وہ اپنا پیارا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو جائے وہ شخص صحیح معنوں میں مہاجر کہلا سکتا ہے۔ جس کی زندہ اور جاوید مثال افغان مہاجرین ہیں۔

افغان مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد جو پاکستان میں آ چکی ہے اس کی بنیادی ذمہ داری افغانستان کے اندرونی حالات وہاں پر بیرونی مداخلت اور بڑھتے ہوئے جانی اور مالی نقصان ہے۔ جس نے عام شہری کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنی جان بچانے اور یہ کہ وہ بھی دوسرے روس نوازوں کی طرح کفر و الحاد کی زنجیروں میں نہ جکڑے جائیں محفوظ مقام کی طرف کوچ کر جائیں۔

پاکستان جو کہ ہمارا ایک ہمسایہ اسلامی ملک ہے اور یہاں کے عوام کے ساتھ ہمارا صدیوں پرانا رشتہ و ناطہ ہے۔ پاکستان کے غیور مسلمان عوام نے انسانی ہمدردی اور اسلامی بھائی چارے کے جذبے کے تحت ہمیں پناہ دی ہے پاکستانی بھائیوں نے ہمارے ساتھ جس فراخ دلی اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا ہے۔ شاید اُس کی مثال تاریخ میں کم تر دیکھنے کو ملے۔

اگرچہ ہم اپنے وطن سے دُور ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ احساس نہیں کرتے کہ ہم یہاں مہاجر ہیں ہم پاکستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اور یہاں کے عوام کو اپنے سگے بھائی۔ جو احسان اور ہمدردی ہمارے ساتھ ان آٹھ سالوں میں یہاں کی گئی ہے۔ ہم حکومت جمہوریہ اسلامی پاکستان اور خاص طور پر پاکستانی مہمان نواز عوام کے مشکور اور ان کے احسان کے مرہون منت ہیں ہم یہ احسان موت کی آخری گھڑی تک فراموش نہیں کریں گے۔ پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک

ہے. جسے یہ سعادت حاصل ہوئی ہے کہ وہ اس اپنی دور میں اور بڑھتی ہوئی آبادی کے باوجود ۳۵ لاکھ کے لگ بھگ افغان مہاجرین کو اپنے ملک میں پناہ دیئے اور ان کی تمام تر ضروریات زندگی کو ممکنہ حد تک پورا کرنے دن رات جدوجہد کرے. پاکستان کا موقف افغان مسئلہ کے حل کے بارے میں بھی قابل تحسین ہے

۹۵ فیصد افغان مہاجرین آج کل صوزاں صحراؤں میں گوم خیمے تلے اپنے بال بچوں سمیت ایک ہلاکت بار زندگی گزار رہے ہیں وہ دن رات اپنا خون پسینہ بہا کر رزق حلال کما کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں آپ ذرا سوچیں یہ مصائب و آلام سب کچھ کیا اور کس لئے افغان عوام برداشت کر رہے ہیں. کیا ہمیں اپنا وطن جہاں ہم پلے بھلے پیارا نہیں ؟ ہر انسان کو اپنے وطن کے چپے چپے سے محبت ہوتی ہے ہم یہ سب کچھ بقاء اسلام اور افغانستان کی فضاؤں میں اسلام و توحید کا جھنڈا دوبارہ لہرانے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کر رہے ہیں.

میں ان حضرات کو جنہوں نے افغان مہاجرین پر یہ من گھڑت الزام لگایا ہے کہ تخریب کاری کے مرتکب افغان مہاجرین ہیں. بتانا چاہتا ہوں

بھائی جان ! پاکستان افغان مہاجرین کے لئے ان کا دوسرا وطن کا گھر ہے ہمارے پہلے گھر کو تو روسیوں اور ان کے ایجنٹوں نے تباہ و برباد کر ڈالا. اب ہم کیوں کر اپنے گھر کو خود آگ لگا کر تباہ کر ڈالیں. کیا ایک باہوش انسان جس ڈالی پر بیٹھا ہو. وہ خود اُسے کاٹے یا جس کشتی میں وہ سوار ہو وہ خود اُس میں چھید لگائے ہیں نہیں یہ بات باور کرنے کے قابل نہیں یہ تخریب کاری ایک سپر طاقت کی ایما پر ان کے ایجنٹوں کے ذریعے پاکستان میں خوف و ہراس پھیلانے کے لئے کی جا رہی ہے یہ الزام تراشی محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ افغان مہاجرین اور پاکستانی عوام کے اخوت کے گہرے رشتوں میں پھوٹ ڈال کر انہیں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکائیں اور وہ اپنے پلید عزائم میں کامیاب ہو جائیں. لیکن تخریب کاروں کا یہ ارمان ہر گز پورا نہ ہو سکے گا. پاکستانی عوام افغان مہاجرین کے بھائی ہیں. پاکستان کے دوست ہمارے دوست ہیں اور پاکستان کا بُرا چاہنے والے ہمارے دشمن ہیں . والسلام

## بقیہ :- اداریہ

امن و شرافت کا مظاہرہ کیا ہے. کیونکہ وہ اس سرزمین کو اپنے جان و مال اور عزت کا ایک محفوظ پناہ گاہ سمجھتے ہیں.

روز اول سے پاکستانی عوام نے انصار مدینہ کی طرح دل کھول کر اپنے گود میں مہاجرین کو جگہ دے کر اسلامی تاریخ میں ایک بار پھر انصار مدینہ کی یاد تازہ کر دی. یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اب مہاجرین اس دوستی بھائی چارے اور اسلامی اخلاص کے بدلے میں ان کے دشمن بن کر ان کی جان بازی لگا دے. اس بارے میں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب ارباب محمد جہانگیر خان نے بالکل درست فرمایا ہے کہ دھماکوں میں ملوث لوگ چاہتے ہیں کہ افغان مہاجرین اور پاکستانی انصار کے درمیان نفرت کے بیج بوئے.

درست فرمایا ہے جناب ارباب محمد جہانگیر خان نے. افغان مہاجرین اور مقامی انصار کی زندگی ایک ہے. ان کے طور طریقے، تہذیب و ثقافت اور قومیت ایک ہے. دونوں کے مقاصد اور اہداف ایک ہے، دشمن ایک ہے دین و ایمان اور خدا و رسول ؐ ایک ہے. اگر کفر و باطل مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ملت واحدہ ہے (الکفر ملۃً واحدہ) تو مسلمان بھی ایک امت اور ایک ملت ہے. وہ کیوں ایسے عمل کا مرتکب ہوں گے جو اسلامی جمہوریہ پاکستان اور پاکستان کے مسلمان عوام کی زندگی اور انفرادی و اجتماعی مفادات کے منافی ہوگا.

افغان مہاجرین ایک سرخ سامراج کے ظلم و بربریت کے نتیجے میں بے گھر ہوئے ہیں ان کی دشمنی بھی اسی سامراج کے خلاف ہے. نہ کہ اپنے مسلمان اور انصار پاکستانی بھائیوں سے مہاجرین و انصار ایک دوسرے کے محافظ ہیں. ایک امت مسلمہ کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں. دوسرے ان کو پشت پناہی اور پناہ دے رہے ہیں. ایک کی زندگی دوسرے سے اور دوسرے کی زندگی پہلے سے مربوط ہے. پھر کوئی اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں کیسے ختم کر سکتا ہے.

تحریر: مولوی اہدی احمدزیؒ

# اسلامی جہاد کے مقاصد اور نصب العین

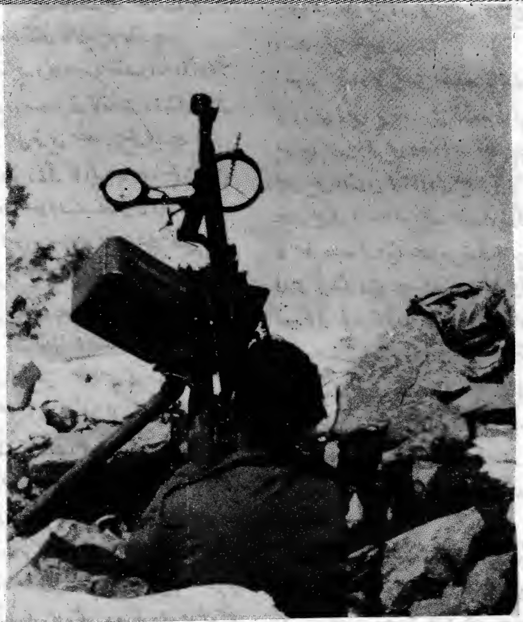

دشمنان اسلام بالخصوص نام نہاد مغربی مستشرقین کی تمام تر کوششیں یہی ہوتی ہیں کہ اسلامی تاریخ میں کوئی نہ کوئی تحریف پیدا کریں۔ مسلمانوں کے دلوں سے اسلامی نظام کے اثرات مٹا دیں۔ تاکہ امت مسلمہ دوبارہ نہ اُبھر سکے اور روح جہاد سے بے بہرہ رہ جائے اس کے لئے دشمنان اسلام بے شمار طریقوں سے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے اور سامراج کے درمیان عقیدے کی جنگ نہیں جس کے لئے جہاد کی ضرورت ہو۔ بلکہ یہ جنگ تجارتی منڈیوں، خام مال اور فوجی اہمیت کے حامل علاقوں کے حصول کی جنگ ہے۔ اس لئے جہاد غیر ضروری ہے۔

لیکن اسلام نے اپنی طویل تاریخ جہاد میں، جہاد اس لئے نہیں کیا۔ کہ کسی کو جبراً قبول اسلام کے لئے مجبور کیا جائے۔ یا کسی قوم اور ملک کے خام مال کے گوداموں پر غاصبانہ قبضہ کیا جائے۔ بلکہ وہ مقاصد کچھ اور ہیں جن کے لئے جہاد ناگزیر ہو۔

اب جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں سے وہ تکلیف اور فتنہ دور کیا جائے جس سے ان کے جان و مال اور عقیدہ کو خطرہ ہو اور جو انہیں برداشت کرنا پڑ رہا ہے تاکہ ان کا جان و مال اور عقیدہ محفوظ ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "والفتنۃُ اشدُ مِنَ القتل" گویا اسلام نے عقیدے کے خلاف زیادتی عقیدے کی بنا پر ظلم اور فتنہ کو جان پر زیادتی سے بھی زیادہ شدید اور ناروا قرار دیا ہے' اس اصول کی روشنی میں عقیدہ اسلام کی نظر میں زندگی سے زیادہ قیمتی ہے۔ پس اگر مومن کو اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے قتال کی اجازت ہو سکتی ہے تو اپنے عقیدے اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے بدرجہ اولیٰ ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں نے ہر جگہ اور ہر مقام پر اپنے عقیدے کی وجہ سے تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کی ہیں اور کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر اسپین میں کس قدر بھیانک طریقے پر مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اور یہ قتل عام صرف اسی وجہ سے تھا کہ وہ مسلمان تھے اور آج افغانستان میں روسی درندوں کے ہاتھوں جو قتل عام ہو رہا ہے اسی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کہ افغان عوام بحیثیت مجموعی مسلمان ہیں اور اپنا یہ عقیدہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں

ہیں۔ اسی طرح صلیبی جنگوں کا مقصد شمع اسلام کو بجھانے کے سوا اور کیا تھا؟ آج افغانستان کے علاوہ دیگر ممالک اسٹریا، فلپائن وغیرہ میں صرف اس لئے اذیتیں اور تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں صرف اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں چنانچہ ایسے حالات میں مسلمانوں کے لئے جہاد و قتال ناگزیر ہو جاتا ہے۔

۲۔ جہاد کا دوسرا مقصد آزادیٔ دعوت ہے۔ اسلام نے کائنات و زندگی کے بارے میں مکمل ترین تصور پیش کیا ہے اور انسانی زندگی کا ایک جامع دستور العمل دیا ہے اور مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا ہے کہ وہ اس پیغام الٰہی کو انسانیت تک پہنچادیں پھر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر پر جمے رہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "لا اکراہ فی الدین" مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ "لا یرضیٰ لعبادہ الکفر" اور اسی وجہ سے بندہ اپنی طور پر کفر کو اختیار کرنے سے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مگر اسی تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کے لئے ضروری ہے کہ راستے کی تمام مشکلات ختم کر دی جائیں اور ہر قسم کی رکاوٹیں دور کر دی جائیں تاکہ لوگ اس ہدایت کو سن کر سمجھ کر اور اپنا کر قافلۂ ایمان میں شامل ہو سکے ان رکاوٹوں میں سے ایک بڑی رکاوٹ کسی سرکش، ظالمانہ اور جابرانہ نظام کا قیام بھی ہے کیونکہ اس قسم کے نظام ہائے زندگی قبولیت حق اور دعوت حق کے راستے میں سخت ترین رکاوٹ ہیں۔ اسی لئے اسلام ان جابرانہ نظام ہائے زندگی کے خلاف جہاد کا حکم دیتا ہے تاکہ ان کی جگہ ایسا عادلانہ نظام برپا ہو جس میں دعوت حق اور قبول دونوں کی پوری پوری آزادی ہو۔ یہ مقصد آج بھی موجود ہے اور مسلمانوں کے لئے جہاد بھی پہلے کی طرح فرض ہے اور تا قیامت فرض ہو کر رہے گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "الجہاد ماض الی یوم القیامۃ" تاکہ وہ دعوت کے راستے کی رکاوٹیں دور کر سکیں اور تبلیغ اسلام کر سکیں۔

۳۔ جہاد کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ روئے زمین پر اسلامی نظام قائم ہو جائے کیونکہ یہی وہ واحد نظام ہے جس میں انسان کو آزادی میسر آتی ہے۔ کیونکہ اسلام ایک اللہ کی بندگی کا حکم دے کر دنیا سے ہر بندگی اور ہر غلامی کو مٹا دیتا ہے۔ کوئی فرد کوئی طبقہ اور کوئی قوم قانون ساز نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ قانون بنا کر دوسرے انسانوں کو غلام بنائے اور انہیں ذلیل کرے بلکہ ایک ہی پالنہار اور پروردگار ہے جو تمام انسانوں کا قانون ساز ہے اور تمام عالم انسانیت اسی کے تابع فرمان ہے۔

اسلام میں ایک انسان دوسرے انسان کی اطاعت نہیں کرتا۔ سوائے اس صورت کے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت نافذ کر رہا ہو اور اس شریعت کے تحت اولی الامر ہو۔ لیکن اولی الامر کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ قانون بنائے کیونکہ قانون سازی صفت الٰہی ہے۔ کسی بندے کے لئے یہ بات ہرگز روا نہیں ہے کہ وہ مقام الوہیت کا دعویٰ کر بیٹھے۔

اسلام کے پیش کردہ نظام الٰہی کا یہ ایک بنیادی اصول ہے اور اسی بنیادی اصول پر ایک پاکیزہ اخلاقی نظام قائم ہے۔ جس میں ہر انسان کو آزادی حاصل ہے۔ حتیٰ کہ اس شخص کو بھی جو اسلام قبول نہ کرے اسلام ہر شخص کی حرمت کا تحفظ دیتا ہے اور اس کا ضامن ہے حتیٰ کہ ان لوگوں کا بھی جو دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوں اسلامی ریاست میں ہر شہری کے حقوق کا تحفظ ہے۔ خواہ وہ کسی بھی دین و ملت سے تعلق رکھتا ہے اسلامی ریاست کے کسی باشندے کو قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جاتا کیونکہ قرآنی اصول کے مطابق دین قبول کرنے میں کوئی زبردستی نہیں بلکہ دین کی اشاعت کا ذریعہ تبلیغ دین ہے۔

اسلام نے اس بلند تر نظام کے قائم کرنے کے لئے اپنے معتقدین پر جہاد فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان غلط نظام ہائے زندگی سے مقابلہ کیا جائے۔ جو انسان کی بندگی پر استوار ہے۔ جن میں بندے خود ہی خدا بن بیٹھے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں یہ ناممکن تھا کہ پہلے دنیاوی نظام قائم کرے پھر اسلامی نظام برپا ہونے کے بعد لوگوں کو اجازت دے دے کہ وہ اپنے اپنے عقائد میں آزاد رہیں اور اپنے شخصی احوال میں اپنے عقائد کے مطابق عمل پیرا رہیں اسلام ان کی آزادیٔ عقیدہ ان کے شہری حقوق اور ان کی حرمتوں کے تحفظ کی مکمل ضمانت دیتا ہے۔

اس بلند تر نظام کے برپا کرنے کے لئے جہاد آج بھی مسلمانوں پر فرض ہے تاکہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ بندوں کی خدائی مٹ کر خدا کی خدائی قائم ہو جائے۔

اسلام نے تلوار اس لئے نہیں اٹھائی کہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنائیں اور جبراً اپنا نظام نافذ کرے۔ بلکہ اسلام نے جہاد اس لئے

کیا ہے کہ مظلوم انسانوں اور قوموں کو غاصب اور جابر قوموں کے خون آلود پنجوں سے آزادی دلا دی جائے اور ہر طرح طاغوتی نظام کو روئے زمین سے مٹا کر اس کی ویرانیوں پر ایک ایسا نظام اور قانون قائم اور نافذ کیا جائے جس میں انسان ہر طرح کی آزاد زندگی بسر کر سکے اور جس میں تمام عقائد کے لوگوں کو حریت عقیدہ حاصل ہو اور تمام انسان پورے سکون و اطمینان کے ساتھ اس نظام عدل کے زیر سایہ زندگی گزار سکیں خواہ وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں۔

مطلب یہ کہ نفاذِ اسلام کے لئے ایک ریاست کی بھی ضرورت ہے اس کے لئے قوت و طاقت بھی ناگزیر ہے اور ان باتوں کا حصول بغیر جہاد کے ممکن نہیں ہے اس لئے جہاد اسلام کی طبیعت و مزاج میں شامل ہے اور جہاد کو کسی بھی طرح اسلام سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جہاد میں امت مسلمہ بلکہ انسانیت کی زندگی ہے۔ جہاد روح اسلام ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

سورۃ انفال پارہ ۱۰ - آیت ۱۰

اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لئے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کر دو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنے دین کو سمجھے اس پر عمل کرے اور ہر وقت جہاد و قتال کے لئے تیار و کمربستہ رہے۔ کیونکہ جہاد میں انسانیت کی فلاح اور مسلمانوں کی بقاء و سلامتی مضمر ہے۔

## بقیہ: مہاجرین وانصار کی ذمہ داریاں

یہ جنایات جو اسلامی احکام کے منافی ہیں اور جس نے پاکستان کے مسلمان عوام کو بے قرار اور بے چین کر رکھا ہے۔ افغان مہاجرین کے عقیدہ میں یہ عمل منفور و مردود ہے کیونکہ ایسے مقاصد کے حصول کے لئے وہ عمل جو نیک بھی کیوں نہ ہو اگر ناجائز طریقے سے اور امت مسلمہ کے اجتماعی مفاد کے خلاف ہو اسلام اجازت نہیں دیتے۔ نہ ہی نیک مقصد کے لئے ناجائز وسائل کے استعمال کی اجازت دیتا ہے

ہمارا یہ رسالہ جو واقعیت حقیقت اور روزمرہ اہم مسائل کی نشاندہی کرتا ہے قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہے تاکہ وہ روسیوں کی وحشت، بربریت اور ان کے حلقہ بگوش غلاموں کی جنایات کے واقعات و ہکذا روسیوں کے غیر انسانی سلوک سے جو افغان مسلمان قوم کے قتل عام اور ان کے حقوق کی پائمالی اور افغان مسلمان عوام پر تحمیلی جاری جنگ کے ذریعے ہو رہی ہے۔ واقفیت حاصل ہو سکے۔ افغان مسلمان عوام بقاء اسلام مقدسات اسلام کی حفاظت کے لئے اور ایثار و قربانی کے لئے حاضر ہیں۔ اپنا خون بہا چکے ہیں، بہا رہے ہیں اور شہید ہو رہے ہیں۔ ہماری یہ آرزو ہے کہ ہم اپنے عزیز قارئین کو جو اردو زبان سے آشنائی رکھتے ہیں۔ افغان عوام پر جو کچھ آج کل بیت رہی ہے سے آگاہ کریں۔

مجاہدین و مہاجرین اس آیہ کریمہ کے مطابق (انما المومنون اخوۃ) سبھی مسلمان خصوصاً انصار مسلمان بھائیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور یہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ انہیں کوئی ضرر و آذیت نہ پہنچے۔ ان کے مسائل کو اپنے مسائل اور ان کے خسارات کو اپنا خسارہ سمجھتے ہیں۔

ہاں! وہ عناصر جنہوں نے اسلام کے انسان ساز مکتب میں سبق سیکھی ہو اور ان کے دماغ نے قرآنی مدرسے سے نور حاصل کی ہو۔ اس وقت کامیابی کی آخری منزل تک پہنچ سکتے ہیں کہ اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کی امداد و تعاون ہی زندگی بسر کریں کیونکہ اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو سکتی ہے اور منزل مقصود تک رسائی ہیں کامیابی ہو سکتی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ (اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ) اور اس میں شک نہیں کہ نصرت الٰہی ہی ہر گونہ مشکلات کے حل کے لئے کافی ہے۔ اور انہیں کامیابی کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے (الیس اللہ بکاف عبدہٗ)

اسلام پرور اور خدا دوست مہاجرین اور مجاہدین اس حالت میں زمین و زمان اور کائنات الٰہی کو اپنا پشت پناہ اور مددگار بنا سکتے ہیں کہ وہ خود دین خدا کا پشت پناہ ہو اور قرآن و سنت کی حرف حرف کو سر تسلیم خم کریں۔ اسی عقیدہ کی بناء مجاہدین و مہاجرین مسلمانوں کی آبرو ان کی سرزمین اور حریم پاک اسلام کی حمایت کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے آٹھ سالہ دور جہاد کو دنیا والوں کے سامنے ایک نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس جہاد مقدس کے جاری رکھنے کے سلسلے میں جو کامیابی اور باطل پر حق کے غلبے کا بہترین راستہ ہے اللہ تعالیٰ سے نصرت و امداد کی استدعا کرتے ہیں۔

ماہنامہ

# مشعل

م س ا ع

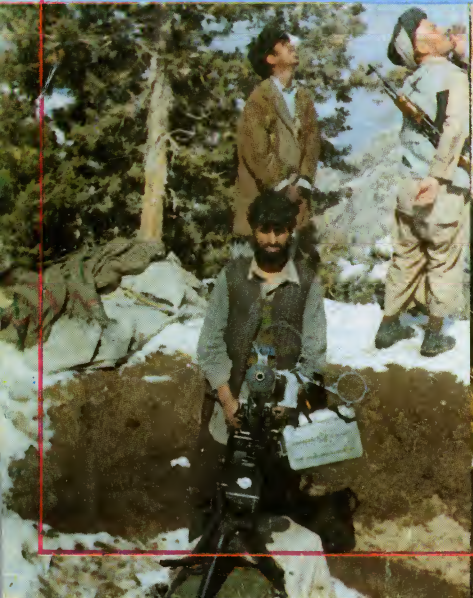

# افغان نسل بگاڑی جا رہی ہے

جان بیرن ریڈرس ڈائجسٹ کے سینئر ایڈیٹر ہیں۔ وہ جنگ افغانستان کے حالات معلوم کرنے کی غرض سے گئے تو انہیں معلوم ہوا کہ افغان بچوں کو پکڑ کر جاسوسی اور قتل کی تربیت کے لئے سوویت یونین بھیجا جاتا ہے۔ انہوں نے مجاہدین کی وساطت سے ایک ایسے ہی لڑکے سے ملاقات کی جو روس سے قندھار واپسی کے بعد ہی پکڑ لیا گیا تھا۔ اس کی بربادی کی کہانی کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

نعیم کی سیاہ چمکدار آنکھیں اور شوخ مسکراہٹیں بڑی پیاری تھیں وہ نو سال کی عمر میں ہی ایک ایسا دہشت پسند بن گیا ہے جسے سوویت یونین میں جاسوسی تخریب کاری اور قتل کی بھرپور تربیت دی گئی تھی۔

نعیم کا باپ کمیونسٹ اور جز وقتی افسر تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو سکھایا کہ اچھا مسلمان بننے کے لئے اس کو روسیوں سے تربیت حاصل کرنی چاہیئے، چنانچہ ایک معصوم بچے کو قاتل سوویت روبوٹ میں تبدیل کرنے کی کارروائی ۱۹۸۱ء میں شروع ہوئی۔

نعیم ان تقریباً ایک ہزار بچوں میں سے ایک تھا جو فوجی ہوائی جہازوں سے تاشقند پہنچانے جانے کے لئے کابل کے ہوائی اڈے پر اکٹھے کئے گئے۔ ان میں شیرخوار سے لے کر ۱۵ سال تک عمر کے لڑکے اور لڑکیاں شامل تھیں۔ ان بچوں میں سے بیشتر یتیم تھے جن کے والدین روسی بمباریوں میں ہلاک ہو گئے تھے۔ کچھ اپنے خاندان سے بچھڑ گئے تھے۔ کچھ سڑکوں پر سے اغوا کئے گئے تھے۔ نعیم جیسے کچھ بچے ایسے بھی تھے جن کے والدین نے روسیوں کی خوشنودی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اجازت دے دی تھی۔

تاشقند میں تقریباً پچاس بچے لاپتہ ہو گئے جو روس میں ٹریننگ کے بعد سوویت ایجنٹ یا غیر ملکی حاکم کی صورت میں کبھی نمودار ہوں گے۔ بقیہ بچوں کو ازبکستان کے اس قدیم شہر کے باہر ایک بہت بڑے کیمپ میں رکھا گیا اور مسلح پہرہ لگا دیا گیا۔

فوجی وردیوں میں ملبوس روسی ٹرینر (مربی) ان بچوں سے ان کی مادری زبان پشتو یا فارسی میں بات کرتے اور روزِ اوّل ہی سے انہیں اپنے سانچے میں ڈھالنے کی کوششیں شروع کر دیں اور بچوں کو ذہن نشین کرایا کہ

- روس اور افغانستان اب ایک ملک اور قوم ہیں۔
- تم بھی مسلمان، ہم بھی مسلمان، ہم تمہیں اچھا مسلمان بننا سکھائیں گے
- مجاہدین سچے مسلمان نہیں ہیں وہ باغی اور غدار ہیں۔ تمہارا ملک برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔
- اگر تم نے تعلیم حاصل کی، ہماری بات مانی اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے میں ہماری مدد کی تو بہت دولت اور اقتدار پاؤ گے۔

نعیم نے کمیونسٹ یوتھ آرگنائزیشن میں بھی ایسی باتیں سنی تھیں اس لئے اسے انسٹرکٹروں کی باتوں پر کوئی شک نہیں گزرا۔ یہ تنظیم افغان خفیہ پولیس خاد کا ایک محافہ ہے جو بذاتِ خود "کے جی بی" کی کٹھ پتلی ہے۔

ابتداً نعیم خوش نہیں تھا۔ کیونکہ روسی بڑی سختی کرتے تھے۔ بچوں کو صرف آپس میں بات چیت کرنے کی اجازت تھی اور کسی سے نہیں۔ معمولی خلاف ورزیوں پر بھی طمانچہ رسید کر دیا جاتا۔ چنانچہ وہ راتوں کو رویا کرتا، روسی ان بچوں کو اچھا مسلمان بننے کی تعلیم و تلقین کی آڑ میں انہیں اسلام کے بنیادی اصولوں سے بھی منحرف کرنے کی کوشش کرتے مثلاً نعیم کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ شراب مفت دستیاب ہے جو کہ مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔ واڈکا پینے پر ان کی

حوصلہ افزائی کی جاتی۔ نعیم نے اعتراف کیا کہ اس نے روسی اتالیقوں کو خوش کرنے کے لئے شراب پی۔

صبح جسمانی ورزش سے ابتدا ہوتی پھر خوب دوڑایا جاتا۔ بچوں کو آپس میں لڑایا جاتا۔ جوڈو کراٹے بھی سکھایا جاتا زمین پر رینگ کر کہیں پہنچنے کی ٹریننگ دی جاتی۔ دشمن کے گشتی دستوں کی نظر سے بچ نکلنے اور غاروں اور پہاڑوں میں چھپنے کے ڈھنگ سکھائے جاتے۔

نعیم کو آتشیں اسلحہ بہت پسند تھا بقیہ باتیں تو اس کے لئے لڑکوں کے کھیل جیسی تھیں وہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر رائفل اور پستول کے پرزے الگ الگ کر کے پھر مرمت کر سکتا تھا۔ رائفل کے معاملے میں اسے کچھ دقت ہوتی تھی کیونکہ رائفل کے برابر تو اس کا قد ہی تھا۔

تاشقند میں ابتدائی ٹریننگ تین مہینے کے بعد ۱۹۸۲ء کے موسم بہار میں ختم ہوئی اس کے بعد کوئی ۱۵۰ بچے اعلیٰ تربیت کے لئے چنے گئے جن میں نعیم بھی شامل تھا۔ انہیں تقریباً ساٹھ میل کے فاصلے پر ازبکستان کے ایک قدیم شہر سمرقند لے جایا گیا وہاں پانچ خصوصی تربیتیں دی گئیں "روپ بدل کر دھوکا دینا فرار کے طریقے، خفیہ مواصلات، توڑ پھوڑ اور قتل۔"

نعیم ہوشیار تھا اور ایک گونگے لڑکے کا کردار بخوبی ادا کر سکتا تھا نعیم کو اشارے سکھائے گئے تاکہ وہ دوسرے ایجنٹ بچوں کو پہچان سکے۔ پکڑے جانے کی صورت میں اس کو فرار ہونے کی تدبیریں بھی سکھائی گئیں۔

روسیوں نے نعیم کو ہر طرح کے دھماکہ خیز مادوں کا استعمال سکھایا۔ جیسے کہ بمباری، سرنگیں وغیرہ، ٹریننگ مکمل ہونے تک نعیم ہلاک کرنے کے دوسرے طریقے بھی سیکھ گیا۔

روسیوں نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اس کے افغانستان واپس پہنچنے پر یوتھ آرگنائزیشن سے یہ تمام چیزیں اس کو ملنے لگیں گی اور وہ مجاہدین کے علاقوں میں جا کر کھلونا بم۔ بال پوائنٹ یا گھڑیاں جن میں بارود بھری ہوتی ہے۔ بچوں کو سستے داموں بیچے، ممکن ہے بیرونی ملکوں میں غیر ملکی مشنوں میں مہلک سامان پہنچانے کے لئے اس کو استعمال کیا جائے۔ اس کے لئے اس کو زیادہ معاوضہ دیا جائیگا

سمرقند میں بھی نعیم کی ٹریننگ تین مہینے جاری رہی۔ دریں اثنا روسیوں نے اس کی بچپن کی معصومیت کے ساتھ ساتھ اس کی تمام مذہبی، روایتی، تہذیبی خاندانی اقدار کا بھی صفایا کر دیا اور اس کو صرف اتنا یاد رہا کہ اس کو جو کچھ کرنا ہے۔ روسیوں کی ہدایت کے مطابق ہی کرنا ہے۔

۱۹۸۲ء کی گرمیوں میں نعیم کو قندھار میں واپس پہنچایا گیا۔ جہاں پہنچتے ہی اس نے یوتھ آرگنائزیشن کے لئے کام شروع کر دیا۔

ایک دن نعیم نے افغان مجاہدین کو دیکھتے ہی افغان فوجی حکام کو خبر کر دی۔ اس وقت انہوں نے ٹینک بھیج دیئے۔ گو مجاہدین دو ٹینکوں کو نقصان پہنچا کر فرار ہو گئے۔ لیکن یوتھ آرگنائزیشن نے نعیم کی تعریف کی اور ایک پاجامہ بطور انعام دیا۔ ایک اور موقع پر اس نے مجاہدین کے ایک مخبر پر گولیاں چلا دیں۔ وہ بچ نکلا پھر بھی کمیونسٹ پارٹی نے نعیم کی تعریف کی۔

ابھی نعیم کو افغانستان میں واپس آئے ہوئے تقریباً تین ہی مہینے گذرے تھے کہ مجاہدین کے ایک نوجوان نے اس کو پہچان لیا۔ اسے دوڑ کر پکڑ لیا گیا اس سے کافی پوچھ گچھ کی گئی اور نعیم کے بیانات کی تصدیق کر لینے کے بعد مجاہدین نے اس کی اصلاح کے لئے اسے پہاڑوں میں لے جانے کا فیصلہ کیا۔ نعیم نے دوبارہ فرار ہونے کی کوشش کی لیکن مجاہدین نے اسے پکڑ لیا۔ تیسری بار فرار ہونے کے بعد وہ کوئی تین ہفتے چھپا رہا پھر خود ہی واپس آ کر مجاہدین سے مل گیا۔ اب نعیم کی عمر تقریباً تیرہ برس کی ہے۔ میں نے گذشتہ مارچ میں مجاہدین کی ایک کمین گاہ میں اس سے دو روز بات چیت کی پھر مئی میں تین دن تک اس سے گفتگو کی۔ اس سے بے شمار سوالوں کے جواب میں جو باتیں معلوم ہوئیں وہ اس کے ان بیانات سے مطابقت رکھتی ہیں جو اس نے تین برس قبل مجاہدین کی پوچھ گچھ کے جواب میں دیئے تھے۔

افغان پولیس کے ایک حالیہ مفرور ایمن گل سے بھی میں نے سوالات کئے اس نے سوویت یونین میں افغان بچوں کی ٹریننگ کے بارے میں جو کچھ بتایا وہ بڑی حد تک نعیم کے بیان کے مطابق ہی تھا۔

معلوم نہیں نعیم اور ایسے ہی دوسرے سینکڑوں بچوں کا حشر کیا ہو گا جنہیں دہشت گردی کی ٹریننگ دی گئی ہے یہ بھی نہیں معلوم کہ کتنے بچوں کی روحانی کیفیت کو اس امید پر بگاڑ دیا گیا ہے۔ کہ وہ دوسری جگہوں پر لوگوں کی زندگیاں خراب کریں گے۔

نعیم ان سب کی محض ایک علامت ہے۔

---

تحریر: سلطان حسین شاہ صدیقی

# روس کی عزت و وقار بلاشرط فوجی انخلا میں ہے

بالآخر وہی ہوا جس کی توقع تھی روس نے اپنے منظور نظر باوفا غلام ببرک کارمل کو افغانستان کی حکمرانی سے سبکدوش کر دیا اور اس کی جگہ اپنے ایک دوسرے مہرے ڈاکٹر نجیب اللہ کو افغان کمیونسٹ پارٹی کا سربراہ مقرر کر دیا۔

ببرک کارمل ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو روسی فوجی جارحیت اور حفیظ اللہ امین کے قتل کئے جانے کے بعد ماسکو سے افغانستان لایا گیا تھا اور کٹھ پتلی صدر کی حیثیت سے افغانستان پر مسلط کیا گیا تھا۔ ببرک کارمل روس کی توقعات پر کہاں تک پورا پورا اترا اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ اس نے واخان کی پٹی روس کے حوالے کرنے کے لئے باقاعدہ دستاویزات دیئے اور اس علاقے سے افغان حکومت کے دست بردار ہونے کا اعلان کیا۔ لیکن ہمارے اصلاحی تحریک کی تاثیر کم کرنے اور مجاہدین کا زور توڑنے کی کوششوں میں وہ اول روز ہی سے ناکام و نامراد رہا تاہم روس اس کا بوجھ برداشت کرتے رہے کہ ان کو اس کی جگہ لانے کے لئے کوئی اچھا پٹھو نہیں مل رہا تھا

اس دوران روس کے سربراہان مملکت افغانستان پر قبضہ حاصل کرنے کی آرزو دل میں لئے اس دنیا سے منہ موڑتے رہے۔ روسی قیادت میں آخری تبدیلی سے گورباچوف حکمران بنے تو انہوں نے افغانستان پر خصوصی توجہ دی اور ان کی نظر انتخاب افغان خفیہ محکمے "خاد" کے سابق سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ پر پڑی۔ نجیب اللہ جاسوسی غنڈہ گردی اور تخریب کاری کی تربیت لینے جب روس گیا ہوا تھا تو وہاں تربیتی مرکز میں اس کا انسٹرکٹر گورباچوف تھا، جو انسٹرکٹر کے عہدے سے آہستہ آہستہ ترقی کر کے کمیونسٹ پارٹی کی سربراہی تک جا پہنچا۔ دوسری جانب ڈاکٹر نجیب دور طالب علمی ہی سے کمیونسٹ پارٹی کے تیسرے درجے کے لیڈروں میں شامل تھا اور اپریل ۱۹۸۶ء تک تیسرے درجے کا لیڈر ہی رہا۔

گورباچوف نے افغانستان پر توجہ دی تو اسے اپنا شاگرد یاد آیا اور اسے تیسرے درجے کی قیادت سے اٹھا کر اعلیٰ قیادت سونپنے کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ افغان کمیونسٹ پارٹی کی قیادت یا مرکزی کمیٹی کے ارکان سے مشورہ اور رائے لئے بغیر کیا گیا اس اقدام سے ایک طرف گورباچوف کا مقصد یہ تھا کہ ان لوگوں کو آگے لایا جائے جو براہِ راست ان سے متعلق رہ چکے ہیں۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ ببرک کارمل جو پہلے سے ایک ناکارہ پرزہ رہ چکا تھا اور روسی مشین میں مزید نہیں چل سکتا تھا کو ہٹا کر مشین کی مرمت نئے پرزے سے کی جائے تاکہ افغان عوام کو قتل کرنے کے سلسلے میں ظلم و تشدد اور وحشت و درندگی میں اضافہ ہو جائے۔ نیز افغان قبائل کو حکومت کا ساتھ دینے پر راضی کیا جائے کیونکہ نجیب کا تعلق بھی قبائل سے ہے۔

روسی اپنے اس نئے منصوبے میں کہاں تک کامیاب ہوتا ہے اس کا صحیح پتہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا اس وقت ڈاکٹر نجیب کے تقرر بلکہ مسلط کئے جانے سے کمیونسٹ پارٹی مزید دھڑوں میں بٹ گئی ہے اور پرچم پارٹی سے تعلق رکھنے والے کمیونسٹوں نے روس کے اس فیصلے اور ڈاکٹر نجیب کی تقرری کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جو اپنی انتہا کو اس وقت پہنچے۔ جب کمیونسٹوں نے ڈاکٹر نجیب پر فائرنگ کر کے اُسے معمولی زخمی کر دیا اور روس کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے اللہ اکبر کے نعرے بھی لگا دیئے۔

ادھر ڈاکٹر نجیب نے پارٹی کا سربراہ بننے کے [illegible]راً بعد ایک تو یہ اعلان کہ کرنا

کہ قیادت میں عنقریب تبدیلی کی جائے گی جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو ہٹا کر نئے لوگوں کو آگے لایا جائے گا جو ان کی تقرری کے فیصلے سے خوش نہیں اور اس کے خلاف کھلے عام اور زیر زمین کام کر رہے ہیں۔ دوسرا اعلان انہوں نے افغان فوجی نفری بڑھانے کے سلسلے میں کیا اور کہا کہ تمام لوگ خواہ طالب علم ہیں اساتذہ ہیں یا دیگر اداروں میں کام کرنے والے وہ فوجی خدمات لازمی طور پر ادا کریں گے اور اس سے پہلے فوجی خدمات کی انجام دہی کے حکم سے جو لوگ مبرا تھے وہ بھی اب مبرا نہیں ہوں گے تو عام لوگوں سرکاری دفاتر میں کام کرنے والوں، طالب علموں اور قبائلیوں میں اس سے نفرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور انہوں نے اس حکم کو اپنے اور اپنے نوجوان نسل کے خلاف ایک سازش قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو جبری بھرتی کر کے موت کے منہ میں دھکیلا جا رہا ہے۔

چنانچہ اب تک کی صورت حال سے جو بات سامنے آئی ہے اس کے مطابق روس کو افغانستان کی موجودہ تبدیلی کی صورت میں بھی حالات کو اپنے حق میں کرنے میں ناکامی کا سامنا ہے، اور افغان مجاہدین کی کامیاب مزاحمت کم ہونے کی بجائے موثر ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے میں روس کے لئے اپنی عزت و وقار برقرار رکھنے کے لئے ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ بغیر کسی شرط کے افغانستان سے اپنی فوجیں واپس بلالیں اور افغان عوام کو اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے دے!

بصورت دیگر وہ افغانستان میں کتنی بار بھی قیادت تبدیل کرتا رہے وہ مزاحمت کم نہیں کر سکتا اور افغانستان میں فوج رکھنے اور جنگ جاری رکھنے پر اس کے جو اخراجات اٹھ رہے ہیں اسے کنٹرول نہیں کر سکتا اور نہ ہی مجاہدین کے ہاتھوں پہنچنے والے جانی و مالی نقصانات میں کمی لا سکتا ہے۔

ہم نظام الٰہی کی حاکمیت
اور قرآنی قانون نافذ
کرنے کا عزم صمیم
کر چکے ہیں،

# عقابوں کو جھپٹ کر پلٹنے اور پلٹ کر جھپٹنے کی تربیت نہیں دی جاتی

تحریر: عبدالحبیب (ہمدرد)

افغانستان میں قتلِ عام، غارت گری تباہی و بربادی کا منظر جو آج کل برپا ہے وہ روسی استعمار کی ایک دیرینہ ہوس کا شاخسانہ ہے۔ تقریبًا سو سال سے روسی زاروں کے دلوں میں یہ ہوس پلتی چلی آ رہی تھی کہ وہ کسی نہ کسی بہانے افغانستان اور اس کے ہمسایہ ملک ایران اور ہندوستان پر قابض ہو جائیں چنانچہ فرانس کے ایک مؤرخ اور مصنف دگستاول بان) نے اپنی تصنیف تمدّنِ ہند کے آخری باب میں یہ پیش گوئی کی تھی کہ روس ایک نہ ایک دِن برصغیر ہند کی طرف ضرور قدم بڑھائے گا۔

آج افغانستان کی صورت حال نہایت تشویشناک مرحلے میں داخل ہو چکی ہے افغان مسئلے کے حل کے بارے میں روسیوں کی ہٹ دھرمی سے یہ توقع ہی عبث ہے کہ اقوام متحدہ کی مساعی کی بدولت روسی فوج کا انخلا افغانستان سے عمل میں آ جائے گا۔ ان آٹھ سالوں میں کئی بار جنرل اسمبلی، اسلامی کانفرنس یورپی برادری اور غیر جانبدار تحریک، غرض سبھی اہم ادارے اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ روسی فوج افغانستان سے بلا قید و شرط نکل جائے لیکن روسیوں نے عالمی ضمیر کے ان فیصلوں کی پرواہ ہی نہیں کی۔

جب کبھی بھی افغان مسئلے کے حل کے بارے میں مذاکرات کے دِن قریب آتے جاتے ہیں روس ایک نہ ایک بہانہ بنا کر پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر کے اس مسئلے کو اور بھی پیچیدہ بنا دیتا ہے۔

اکثر یہ کہا جا رہا ہے کہ افغانستان دوسرا کیوبا بن رہا ہے مجھے یہ سن کر ہنسی آتی ہے کہ افغانستان جو بلند پرواز عقابوں کا نشیمن ہے کیونکر ایک لادین نظام کے تحت کیوبا ثانی بن جائے گا۔ ابھی تو افغان جیالے مجاہد زندہ ہیں اُن کی نسل پھلتی پھولتی چلی آ رہی ہے اور وہ پہلے سے کہیں زیادہ قوی ہو کر دشمن

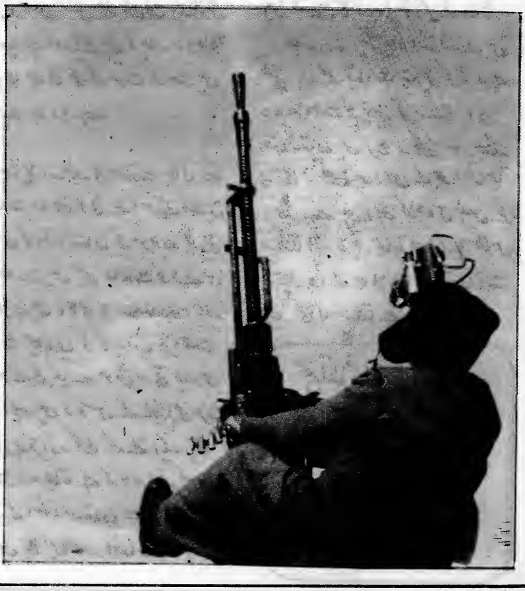

کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ دشمن انتقام جویانہ کارروائی کی غرض سے نئے سے نئے ہتھیاروں سے لیس ہو کر افغان بے دفاع مسلمان عوام پر حملہ آور ہو کر انہیں قتل کر رہے ہیں اُن کے ہنستے بستے خاندان کو ماتم کدہ میں تبدیل کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں یہ جان اور مان لینا چاہئیے۔ کہ افغان مجاہد عوام کو وہ جتنا دبائیں گے وہ اتنے ہی ابھرینگے افغان مجاہدین میں دب کر ابھرنے کی صلاحیت ایک خاص اور منفرد انداز سے موجود ہے۔ اُن کے ہاتھوں ایسے ایسے کارنامے اس دنیا میں انجام پا چکے ہیں۔ جن کی پہلے نظیر نہیں ملتی۔

انشاء اللہ وہ دن اب دور نہیں جب افغانستان کا چپہ چپہ تاریخ انسانی میں ایک نیا نام، نیا واقعہ، نیا جذبہ اور ایک نئی مثال بن کر دنیا والوں کے سامنے آئے گا۔

ابتدائی دنوں میں روسیوں کا یہ خیال تھا کہ افغانوں کی تحریک مزاحمت کو ایک دو ہفتوں کے اندر اندر کچل دیا جائے گا لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ افغانستان شیرانِ مردان کا وطن ہے۔ یہاں کا ہر فرد مجاہد ہے۔

ان آٹھ سالوں میں روسیوں نے ہر محاذ پر شکست کا منہ دیکھا ہے۔ جب وہ ایک محاذ سے دم دبا کر اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بھاگتے ہیں اور وہاں اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے ایسے بہانے اور پروپیگنڈے کرتے ہیں کہ مزاحم ہونے والے ان افراد کو (مجاہدین) پاکستان میں فوجی تربیت دیکر افغانستان بھیجا جاتا ہے اس الزام کو سنتے ہی مجھے ایک بار پھر ہنسی آتی ہے۔ کیوں کہ افغان حریت پسندوں کو فوجی تربیت کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

(باقی صفحہ ۵۱ پر)

# محبت کی شہادت گاہ

حاجی عبدالرزاق (کوثر)
لوند خوڑ

لوگ کہتے ہیں کہ افغانستان کے یہ مہاجر اپنا عزیز ملک کیوں چھوڑ کر آ رہے ہیں۔ بعض روس نواز طبقے یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ یہ لوگ پاکستان میں بے کار روٹی توڑنے یہاں آ رہے ہیں اگر ان کو یہ تیار روٹی نہ ملے تو ان کو دن کے وقت آسمان میں تارے نظر آئیں۔ افغانستان میں روس ان کو کیا کہتا ہے۔ اگر داؤد کی بجائے کارمل یا نجیب سربراہ حکومت ہو جائے تو افغانستان کے عوام کو ان سے کیا کارمل اور نجیب بھی تو آخر اسی سرزمین کے بیٹے ہیں۔ یہاں تو کوئی گورا یہود قسم کا شخص سربراہ افغانستان نہیں بنا تو پھر افغانستان کے لوگوں کا یہ شور و غوغا کیسا؟ افغانستان میں سربراہ حکومت مسلمان ہے۔ پولیس اور دیگر حاکم مسلمان ہیں۔ مگر یہ لوگ بیرونی حکومتوں کے ایماء اور اشاروں پر ناچتے ہیں اور بے فائدہ شور و شیون کر رہے ہیں اس قسم کے لوگوں کو تو دندان شکن جواب یوں دیا جا سکتا ہے۔ کہ آخر آپ کے پیٹ میں کیوں مروڑ اُٹھ رہے ہیں اور آپ کو کس حکیم نے کہا ہے کہ روس کی حمایت میں آپ یہ مجنونانہ باتیں کہہ کر لوگوں کے ہنسی مذاق اور اپنی سادگی اور عقل باختگی کا مظاہرہ کریں۔ یہ باتیں تو بڑے سے بڑے پیغمبروں کے متعلق بھی کہی گئی ہیں اور اب تک بزرگانِ دین کے بارے میں کہی جا رہی ہیں۔ بھلا ابوجہل ابولہب، شیبہ اور عتبہ وغیرہ نے دارالندوہ میں باہمی صلاح و مشورے کے بعد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ پیش کش نہ کی۔ کہ اگر آپ بتوں کو پسند نہیں کرتے یا ہماری دیرینہ رسومِ جاہلیت کے مخالف ہیں۔ تو ہم آپ کو بتوں کی پرستش اور رسومِ جاہلیت کی بجا آوری پر مجبور نہیں کرتے آپ بے شک اپنی انفرادی زندگی اپنی ہی مرضی سے گزاریں۔ ہم آپ سے کوئی تعرض نہیں کریں گے۔ بلکہ ہم آپ کی ہر ضرورت قومی سطح پر آپ کی مرضی و منشا کے مطابق پوری کرینگے حسین سے حسین لڑکی آپ کو پیش کریں گے اور مال و دولت کے ڈھیر آپ کے قدموں میں لا ڈالیں گے۔ یہ عقل کے اندھے کیا جانتے تھے کہ بات حسین لڑکی کی ہمنوائی یا مال و دولت کی فراہمی کی نہیں۔ وہاں تو بادہ توحید کا خمار، احکامِ الٰہی کی تعمیل کی لگن، اعلائے کلمۃ اللہ کا شوق، رسوم باطلہ کے استیصال کا جذبہ اور لیظھرہٗ علی الدین کلہ کا مظاہرہ دل میں لئے ہوئے ہر مشکل سے ٹکر لینے کا جذبہ اور عمل پر آمادہ ہونے کا عزم و ارادہ ہے ہر داعی حق و صداقت کو ہمیشہ سے ان مراحل شاقہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ ملت ابراہیمی کے ہادی اعظم حضرت ابراہیم ؑ کا جب

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

# جنگِ یرموک کا ایک واقعہ

صف بستہ تھے عرب کے جوانانِ تیغ بند
تھی منتظر حنا کی عروسِ زمینِ شام

اک نوجوان صورتِ سیماب مضطرب
آکر ہوا امیرِ عساکر سے ہم کلام

اے بوعبیدہ رخصتِ پیکار دے مجھے
لبریز ہو گیا مرے صبر و سکوں کا جام

بے تاب ہو رہا ہوں فراقِ رسولؐ میں
اک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام

جاتا ہوں میں حضورِ رسالتؐ پناہ میں
لے جاؤں گا خوشی سے اگر ہو کوئی پیام

یہ ذوق و شوق دیکھ کے پرنم ہوئی وہ آنکھ
جس کی نگاہ تھی صفتِ تیغِ بے نیام

بولا امیرِ فوج کہ وہ نوجواں ہے تو
پیروں پہ تیرے عشق کا واجب ہے احترام

پوری کرے خدائے محمدؐ تیری مراد
کتنا بلند تیری محبت کا ہے مقام

پہنچے جو بارگاہِ رسولِ امینؐ میں تو
کرنا یہ عرض میری طرف سے پس از سلام

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیورؐ نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضورؐ نے

بانگِ درا۔ علامہ اقبال لاہوریؒ

# ترانہ مجاھد

عبدالحمید قریشی حاصل پور

آندھیوں میں دیئے جلائیں گے
زلزلوں میں شہر بسائیں گے

بات بگڑی ہوئی بنائیں گے
نقش باطل کے سب مٹائیں گے

وہ جو بھولا ہے فرض انسان نے
یاد پھر سے اِسے دلائیں گے

ساری دنیا ہے امن کو ترسے
پیاس ان کی یہ ہم بجھائیں گے

پھر سے قائم کریں نظامِ حق
پھر سے صبح نئی سجائیں گے

خون بہاتی ہیں طاقتیں ہر سو
اُن کو اخلاق ہم سکھائیں گے

ظلم کمزور پر روا ہو جہاں
جان اپنی وہاں لڑائیں گے

اے قریشی! وہ جل مریں خود ہی
ظلم کی جو چِتا جلائیں گے

باطل کے نمائندے نمرود سے مباحثہ ہوا تو وہاں فلسفے کی دقیق بحث نہیں ہوئی بلکہ ایک عام روزمرہ کی مشاہداتی بات ہی تھی۔ جو ابراہیم ؑ نے دربار نمرودی میں پیش کی اور وہ یہ کہ خدا زندگی دیتا بھی ہے اور لیتا بھی ہے۔ یہ اُس کی شان ہے کہ کسی کو زندہ کرے یا کسی کو مار دے۔ اس پر نمرود نے تجاہل عارفانہ اور کج بحثی سے کام لے کر ایک قابل قتل بدکردار شخص کو لا کر رہا کر دیا اور ایک راہ چلتے بے گناہ شخص کو قتل کر کے دھینگیں مارنے لگا کہ لو! یہ میں بھی کر سکتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو اس کا دندان شکن جواب دینا کچھ مشکل نہ تھا مگر آپ کو معلوم تھا کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں جاتے اُنہوں نے ایک ایسے عملی کام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لو اِس سورج کو دیکھو۔ اس کو میرا خدا اور معبود مشرق کی طرف سے نکالتا ہے۔ اگر تم میں کچھ ہمت ہو۔ تو اس کو مغرب کی سمت سے نکال کر دکھاؤ۔ بھلا اس کا وہ کافر کیا جواب دیتا۔ مغموم و پریشان ہو کر بغلیں جھانکنے لگا مخالف کی ایسی کج بحثی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اتمام حجت کے باوجود نمرود کی خبث باطن اور دشمنی بڑھتی گئی اور جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کو سزا کے طور پر آتش سوزاں میں پھینکا گیا۔ تاکہ وہ آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں میں تڑپ تڑپ کر جلے اور جل جل کر تڑپا کرے۔ مگر جس طرح یہ حقیقت ہے کہ سورج مشرق کی طرف سے نکل کر مغرب کی سمت جا کر غروب ہوتا ہے اسی طرح فتح اور نصرت ہمیشہ حق کو ہوا کرتی ہے یہی آتش نمرودی جس کو اُنہوں نے لاکھوں جتن کر کے دوزخ بنا رکھا تھا" یا نارُ کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم" کی آواز سن کر ابراہیم کے لئے رشک گل بن کر رہ گیا۔ جس طرح خدا نے اُس کو آگ میں محفوظ رکھا اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے بھی اس پر سبب اور زہرہ گداز مقام میں خدا کو یاد کرتا ہے اور اللہ کو یاد کرتے کرتے اس مقام وحشت سے بے نیاز اُن پر اطمینان کی اونگھ طاری ہو کر رہی۔

عمر دل کو تھا چین تو نیند آ گئی انگاروں پہ

ہاں تو ایک فطری امر ہے کہ داعیان حق کا معرکہ ہمیشہ اہل باطل سے ہوتا چلا آیا ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی!

اب اس وقت افغانستان میں مجاہدین آگ و خون سے کھیل رہے ہیں اور خاک و خون میں تڑپنے کی رسم بجا لا رہے ہیں یہ صرف اور صرف اپنے دین و ایمان اور عقائد کے حفاظت کے لئے اپنے سر کی بازی لگاتے ہوئے ہیں۔ افغانستان کے پہاڑوں کے ہر پتھر کے پیچھے گوشت و پوست اور عزم و ہمت کے جو پہاڑ کھڑے رہتے ہیں وہ روسی ٹینکوں کو بینڈک اور روسی طیاروں کو فاختہ سے بھی زیادہ وقعت نہیں دیتے اور اپنے جان و مال کو خدا کی راہ میں قربان کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور اپنے سر کا تحفہ اللہ کو پیش کرنے کے لئے بے تاب اور اپنے خون سے عروس وطن کی حنا بندی کرنے کے لئے بے قرار ہیں یہ عزم و ہمت کے کوہ بے کراں بادۂ ایمان سے سرشار افغانستان کے مجاہد ہیں۔ جنہوں نے دُنیا سے اپنی شجاعت کا لوہا منوایا۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے کوئی شخص بھی مجاہدین اسلام کے سرفروشانہ کارناموں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں جب ہر شخص جہاد کے لئے سیماب صفت طور پر بے تاب و بے قرار تھا۔ اگر کوئی شخص کسی بھی وجہ سے جہاد سے رہ جاتا تو وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا رہتا۔ اسی طرح ایک مشہور غزوہ بدرالکبریٰ میں دو نو عمر اور نوخیز بچے "معاذ اور معوذ" مجاہدین کی صفوں میں خفیہ طور پر گھس آتے تاکہ چوری چھپے لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہ کر جہاد میں شامل ہو سکیں۔ کہ اچانک وہ نظروں کی زد میں آ گئے اور دونوں بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کئے گئے۔ دونوں سراسیمہ و پریشان فرط جذبات سے لرز رہے تھے۔ اتنے میں لوگوں نے سمرہ بن جندب کے تیر اندازی کی تعریف کی۔ جس کو دربار رسالت سے جہاد کرنے کی اجازت مل گئی۔ مگر رافع نے جو یہ دیکھا کہ اُس کے ہم عمر ساتھی کو اجازت مل گئی۔ تو آتش زیر پا ہو کر کہنے لگا۔ کہ میں تو سمرہ ابن جندب سے زیادہ طاقتور ہوں۔ میں اس سے کشتی لڑ کر اس کو پچھاڑ سکتا ہوں۔ بات انصاف کی تھی دونوں کا مقابلہ ہوا۔ دو چھوٹے بچوں کی کشتی عجیب سماں پیش کر رہی تھی آخر وہی ہوا جس کا مدعی نے دعویٰ کیا تھا۔ رافع نے سمرہ کو چاروں شانے چت پچھاڑ دیا۔ اور حسب فیصلہ دونوں کو جہاد کی اجازت مل گئی اُن کی خوشی دیدنی تھی۔ چہرے دمک رہے تھے اور آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اِن حالات نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

تحریر: سید عبداللہ باچا

# مسلمان رہنے کے لیے جہاد ناگزیر ہے

ہر قوم کی اپنی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ وہ اپنی تہذیب و تمدن، رسم و رواج ثقافت، زبان، جغرافیائی حیثیت، قومی ملکی اور مذہبی روایات کی بقاء و ثبات کے لئے سرگرم عمل رہتی ہے اس طرح اپنے قومی تشخص کو دنیا کے دوسری قوموں میں زندہ اور محفوظ رکھ کر صفحہ ہستی سے مٹنے اور گم ہونے سے بچاتی رہتی ہے۔ اگر کسی قوم میں حرکت نہ ہو۔ اور اپنی بقا و سلامتی کے لئے اپنے عقائد اپنے روایات و عادات اور اپنی سرزمین کی حفاظت اور دفاع مردانگی اور بے جگری سے نہ کرے تو صفحۂ ہستی سے اس قوم کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔

مسلمانوں کے بھی اس جہان خاک میں رہنے کے بعد بقا و استحکام کے لئے اپنے کچھ ناقابل تردید اور قابل عمل اصول ہیں جن پر عمل درآمد ان کی بقاء اور ہمیشہ رہنے کا ضامن ہوتا ہے اور جن کی وجہ سے مسلمان اپنی دینی عقائد اور اسلامی شعائر کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اگر خدا نخواستہ ان اصولوں سے پہلو تہی کریں۔ تو فطرت کے اصولوں کے مطابق دشمنوں کا لقمۂ تر بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ دنیا میں دو طاقتیں ہوتی ہیں حق اور باطل ملت مسلمہ حق کی علمبردار ہے اسلام ایک دین حق ہے اور مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں۔ اسلام مسلمان کا ملی تشخص ہے اور دنیا میں اس تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے جہاد کرنا ملت مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے۔ کیوں کہ باطل طاقتیں یہ نہیں چاہتیں کہ حق (اسلام) ان پر غالب آجائے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ بلکہ باطل طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ دنیا میں اسلام کا نام و نشان نہ ہو۔ قانونِ الٰہی کا بول بالا نہ ہو۔ اللہ کے بندے، اللہ کی بجائے باطل اور طاغوتی طاقتوں کو سجدہ ریز ہو جائیں باطل طاقتیں یہ کبھی نہیں چاہتیں کہ حق کے علمبردار ان کا مقابلہ کر سکیں بلکہ ان کی خواہش یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان بھی صفحۂ ہستی سے مٹ جائے اس لئے ان پر فرض ہے کہ وہ بہ حیثیت مسلمان، اسلام اور اپنے اسلامی تشخص برقرار رکھنے کے لئے جہاد و قتال کا راستہ اپنائے۔ تاکہ دنیا میں اپنے دینی اور اسلامی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جہاد اُمت مسلمہ کی حیات ہے اور عمر مسلمانوں میں طاقت خون کے بسنے سے آتی ہے اگر خدا نہ کرے مسلمانان جہاں جہاد کو چھوڑ دیں۔ تو دنیا میں ان کی سیاسی زندگی ختم ہو جائے گی۔ ترک جہاد مسلمانوں کے لئے سیاسی، مذہبی اور قومی زندگی کی تباہی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو" یہ حدیث ابو داؤد نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے

اس قطعی حکم اور امر کو ایک دوسری حدیث شریف سے اتنی تقویت پہنچتی ہے کہ جس کو سن کر انسان خدا کی خوف سے لرزہ براندام ہو جاتا ہے کہ ترک جہاد کی صورت میں خدا کو کیا جواب دیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیارے صحابی جناب حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص ایسی حالت میں مرا کہ اس نے جہاد نہ کیا اور اس کے دل میں بھی جہاد کرنے کا

وہ نام آتے زبان و لب پر تو دِل میں تازہ گلاب اُتریں
نظر کی غارِ حرا میں کتنے ہی لفظ بن کر کتاب اُتریں

اسی کے حسنِ عطا کے باعث ہو رحمتوں کا نزول مجھ پر
اُسی کے دامن کو چھُو کے دونوں جہاں کے مجھ پر ثواب اُتریں

میں شام ہوتے ہی ڈوب جاؤں لطیف سوچوں کی نکہتوں میں
اُداس بوجھل دراز پلکوں پہ خوبصورت سے خواب اُتریں

مرے شکستہ بدن پہ اس کا ہزار سمتوں سے نور برسے
مری دعاؤں کی سرزمیں پر محبتوں کے سحاب اُتریں

عجیب اس کی بصیرتیں ہیں کہ جن کے آگے زمانے بھر کے
بکھر بکھر کر سوال اُبھریں نکھر نکھر کر جواب اُتریں

لہو میں کر لوں جذب انجمؔ جمیل سوچیں تمام اُس کی
یہ عین ممکن ہے اِس طرح کچھ حقیقتوں کے نقاب اُتریں

انجم نیازی

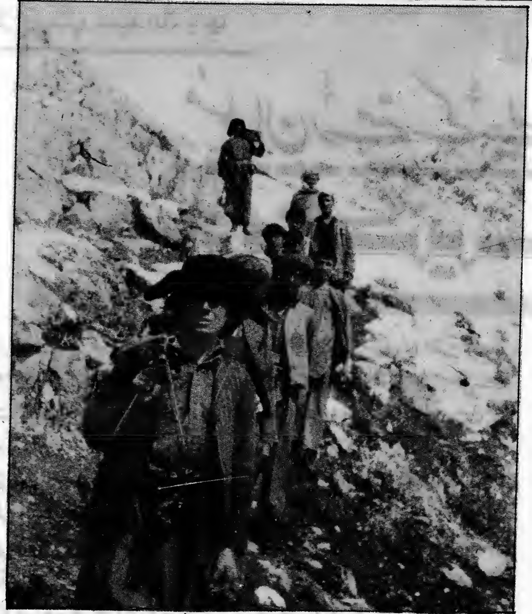

خیال نہ گذرا ہو۔ تو ایسے شخص کی موت نفاق کے ایک قسم پر واقع ہوتی ہے۔" اور محسن انسانیت نے اس کی فضیلت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترغیب اور ہدایت کے طور پر یہاں تک فرمایا کہ جہاد کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری۔ دوسرے مقامات کی ایک ہزار دنوں کی چوکیداری سے بہتر ہے" بلکہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے روایت کے مطابق جو ترمذی شریف اور ابن ماجہ میں روایت کیا گیا ہے کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملا۔ کہ اس کے جسم پر جہاد کی کوئی نشان نہ ہو۔ تو یہ بات بلاخوف و تردید کہی جاسکتی ہے کہ اس کے دین میں نقصان اور کمی ہے۔ اگرچہ یہ سب احادیث مبارکہ جو کہ ذکر ہوئیں زندگی کے راہ عمل کی نشاندہی کرتے ہیں اور مسلمان کے لئے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ مگر مزید اطمینان قلب کے لئے اگر تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیان ہوجاتی ہے۔ کہ مسلمان جس وقت تک مصروف جہاد رہے فتح و نصرت ان کے قدم چومتی رہی ایک سیل بے پناہ کی طرح ممالک شرق و غرب میں فاتحانہ انداز میں بڑھتے رہے اور اپنے فتح کے جھنڈے دنیا کے گوشے گوشے میں گاڑتے رہے جہاد میں قدم بڑھاتے ہوئے زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ

موجیم کہ آسودگی، عدم ماست
ما زندہ بر آنیم کہ آرام نگیریم

زمانہ حال کی تاریخ دیکھی جائے تو روس نے صرف وہ ممالک فتح کئے ہیں جو ترک جہاد کی جانگسل بیماری سے مردہ ہو چکے تھے۔ ان میں قوت مزاحمت ختم ہوگئی تھی۔ اور روسی افواج نے ان کو لقمۂ تر سمجھ کر ہڑپ کرلیا۔

مگر روس نے اسلامی افغانستان کے مسلمان کا غلط تجزیہ کرکے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ افغانستان کی غیور ملت ایک مسلمان ملت ہے اور وہ علامہ اقبال کے اس شعر کی مکمل تفسیر ہے کہ ؎

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کہستانی

افغان مسلمان ملت فطرت کے مقاصد کی نگہبانی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ ان غیور مجاہدوں نے جہاد یعنی فتح و کامرانی کا راستہ اختیار کیا ہے ان تہی دست لیکن ایمانی قوت سے سرشار مجاہدین نے روس جیسی سپر طاقت کو۔ ایسا دندان شکن گھونسہ رسید کیا ہے کہ روس الاماں کا نعرہ لگاتے ہوئے اپنے زخم چاٹ رہا ہے افغانستان کی مجاہد پرور سرزمین سے پوچھ لیں۔ جس میں اگرچہ مجاہدین کا خون جذب ہو چکا ہے۔ مگر روسی افواج کی ہڈیاں بھی کڑکڑاتی ہیں اور یہ بات ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے کہ جہاد ہر مسلمان کا قومی۔ ملی اور مذہبی فرض ہے اور مجاہد کے لئے فتح مقدر ہے۔ افغانستان کے غیور اور مجاہد قوم کا پختہ یقین ہے کہ جہاد کامیابی کا راستہ ہے اور جہاد ہی ہماری رمز حیات ہے۔ وہ عشق جہاد رکھتے ہیں۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

# سید الشہدا حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب

مغلوب ہو کر رہنا فطرت اسلام کے خلاف ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اسلام "کچھ لو اور کچھ دو" کے اصولوں کو تسلیم کر سکتا ہے۔ وہ اسلام کے نصب العین سے بھی واقف نہیں اور اسلام کے ان جان نثاروں کی زندگی سے بھی آگاہ نہیں جن جانثاروں میں سید الشہدا حضرت حمزہؓ جیسے روشنی کے مینار شامل ہیں آپؓ کا نام حمزہ اور کنیت ابو عمارہ تھی آپ بنو ہاشم کے سردار عبد المطلب کے سب سے چھوٹے بیٹے اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا تھے۔ عمر میں آپ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صرف دو سال بڑے تھے۔ ننھال کی طرف سے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہت قریبی رشتہ رکھتے تھے ان کی والدہ ہالہ بنت وھب تھیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کی چچیری بہن تھیں اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ کیونکہ دونوں نے حضرت ثوبیہؓ کا دودھ پیا تھا۔ یہ ثوبیہؓ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا ابو لہب کی کنیز تھیں۔

حضرت حمزہ کی طبیعت بڑی مہم جو اور خطر آزما تھی۔ آپ ابھی دس برس کے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور تعلیم و تربیت اپنے بھائیوں اور ننھال سے حاصل کرتے رہے۔ اس دور میں عربوں کے ہاں زمانۂ قدیم کی شاعری اور انساب کا علم ہی تعلیم سمجھا جاتا تھا۔ اور جنگی مہارت گھڑ سواری اور شکار معزز فنون تھے حضرت حمزہ کو شعر و شاعری سے بھی بڑا شغف تھا۔ آپ کی قبل از اسلام زندگی میں اکثر آپ کی سیر و سیاحت اور شکار کے تذکرے ملتے ہیں۔ آپ بڑے دلیر اور جنگجو تھے۔ جنگلوں میں جا کر اپنی گھڑ سواری۔ نیزہ بازی۔ شمشیر زنی اور تیر اندازی کے ہنر کو مشق کے ذریعے چمکاتے رہتے تھے ان کے قبول اسلام کے واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شکار سے واپس آ رہے تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ ابو جہل نے حضور اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ یہ سنتے ہی انہوں نے ابو جہل کو گستاخی کا مزہ چکھایا۔

قبول اسلام۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ میں دعوت حق کا کام شروع کیا تو مخالفتوں کے تیز جھکڑ چلنے لگے لیکن آپ کا روشن کیا ہوا چراغ ان تھپیڑوں اور آندھیوں کے مقابلہ پر اپنی روشنی بکھیرتا رہا۔ ایک دن آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ابو جہل نے خانہ کعبہ میں بڑی بدزبانی کی۔ بس اس کی یہی حماقت اسلام کی قوت کا وسیلہ بن گئی حضرت حمزہ حسب معمول شکار سے واپس آ رہے تھے کوہ صفا کے دامن میں پہنچے تو ایک لونڈی انہیں ملی۔ اس نے کہا "ابو عمارہ! کاش تم اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حال دیکھتے وہ خانۂ کعبہ میں وعظ کر رہے تھے۔ کہ ابو جہل نے انہیں گالیاں دیں۔ اور برا بھلا کہتا رہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں خاموشی سے چلے گئے۔"

ہاشمی نوجوان یہ بات سنتے ہی غصے سے آگ بگولہ ہو گیا۔ اسکی آنکھوں سے انگارے برسنے لگے۔ وہ نتائج کی پرواہ کئے بغیر سیدھا اس جگہ پہنچا جہاں رئیس مکہ ابو جہل بیٹھا تھا۔

جوش انتقام میں ڈوبا ہوا نوجوان حمزہؓ جوں ہی ابو جہل کی مجلس میں پہنچا۔ حاضرین کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے حمزہؓ نے ابو جہل کے سر پر کمان مارتے ہوئے گرج کر کہا: کیا تو سمجھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبد اللہ بے سہارا ہے؟ کیا تو نے سمجھ لیا ہے کہ بنو ہاشم سارے کے سارے مر گئے ہیں"؟

یہ ایک عجیب منظر تھا۔ مکہ میں اس وقت عملاً ابو جہل مخزومی کی قیادت و سیادت کا ڈنکا بجتا تھا عبد المطلب کی وفات کے بعد ابو جہل ہی رئیس الوادی کے لقب سے سرفراز تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کے خطرناک نتائج بھی برآمد ہو سکتے تھے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ وہ نوجوان تھے جن کی طبیعت میں بزدلی کا عنصر قطعاً ناممکن تھا ان کی رگوں میں عبد المطلب و ہاشم کا خون دوڑ رہا تھا اور انہیں احساس تھا کہ اس کے آباؤ اجداد نے وادئ مکہ میں اپنی شجاعت و مردانگی کے جھنڈے گاڑ دیے تھے اور اب ان کی عظیم روایات کی پاسداری ان کا اولین فرض تھا۔ وہ نتائج و عواقب سے بے خبر گستاخ رسول کو مزا چکھانے آیا۔ بنو مخزوم کے کچھ لوگ اس موقع پر برافروختہ ہو گئے لیکن ابو جہل نے فوراً انہیں روک دیا اور کہا "اسے کچھ نہ کہو میں نے بھی آج اس کے بھتیجے کو بڑی گالیاں دی تھیں۔"

حضرت حمزہؓ کی آتش انتقام سرد ہوئی

تو وہ سیدھے اپنے بھتیجے کے پاس پہنچے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت دارارقم میں صحابہ رضؓ کے ساتھ بیٹھے تھے حضرت حمزہ رضؓ نے جاتے ہی سارا واقعہ سنا دیا۔ اور کہا "بھتیجے! خوش ہو جا! تیرا بدلہ میں نے لے لیا ہے"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمّ محترم! میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ ہاں میں اس وقت حد سے زیادہ خوش ہوں گا۔ جب آپ اس دین میں داخل ہو جائیں جس کو لیکر میں آیا ہوں"

خدا کے آخری نبی صؐ کے ان الفاظ میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ حضرت حمزہ رضؓ نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا اور یوں اسلام کو ایک جانباز سپاہی اور ایک طاقتور سہارا مل گیا۔

## اسلامی معرکوں میں حضرت حمزہ رضؓ کی شمولیت

مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے کے فوراً بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ رضؓ کی ایک جماعت کو کفار کے مقابلہ پر روانہ فرمایا۔ میدان جنگ میں کفار اور مسلمان باقاعدہ صف بندی کر چکے تھے کہ اسی اثناء میں قبیلہ بنو جہینہ کے سردار ابن عمرو نے طرفین میں بیچ بچاؤ کرا دیا۔ اس مہم میں اسلامی تاریخ میں پہلی بار جس کو علم دیا گیا وہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اس طرح اسلامی لشکر کا پہلا اسلامی علمدار ہونے کا اعزاز و افتخار بھی حضرت حمزہ رضی اللہ ہی کو حاصل ہے۔

اس مہم کے کچھ عرصہ بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود تقریباً ساٹھ صحابہ رضؓ کے ساتھ "ابواء" کی طرف کوچ کیا۔ تاکہ قریش مکہ کی نقل و حرکت کا سدباب کیا جا سکے۔ اس غزوہ میں بھی حضرت حمزہ رضؓ اسلامی افواج کے علمبردار تھے۔ قریش کا قافلہ جا چکا تھا۔ لیکن اس مہم کا یہ فائدہ ہوا کہ ابواء کے قرب و جوار میں رہنے والے قبیلہ سے دوستانہ معاہدہ ہو گیا۔

سنہ ۲ھ میں ابوجہل ایک ہزار مسلح جوانوں کا لشکر تیار کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ بدر کے میدان میں دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ اور کفر و اسلام کی پہلی جنگ کا آغاز ہوا۔ صف آرائی کے بعد قریش کا سردار عتبہ اور اس کا بھائی شیبہ اور بیٹا ولید میدان جنگ میں نکل آئے۔ تینوں فنون حرب کے ماہر استاد تھے۔ ان کے مقابلے پر انصاری جوان میدان میں آئے۔ لیکن قریشیوں نے کہا کہ نہیں۔ ہمارے مقابلے پر قریش کے جوان ہی آئیں۔ تب خدا کے رسول صؐ نے اپنے گھر سے ہی ابتداء فرمائی اور حکم دیا کہ حمزہ رضؓ ابن عبد المطلب۔ ابو عبیدہ رضؓ بن حارث بن عبد المطلب اور علی رضؓ بن ابی طالب بن عبد المطلب مقابلہ پر جائیں۔ حضرت حمزہ رضؓ نے پہلے ہی وار میں عتبہ کا کام تمام کر دیا۔ حضرت علی رضؓ نے ولید کو ختم کر دیا اور ابو عبیدہ رضؓ اور شیبہ میں دیر تک جنگ ہوتی رہی حضرت ابو عبیدہ رضؓ زخمی ہو گئے۔ شیبہ زندہ نہ بچ سکا قریش نے یکبارگی حلہ بول دیا۔ اور ان جوان مردوں کو نرغے میں لے لیا یہ دیکھ کر اسلامی لشکر بھی ٹوٹ پڑا۔ حضرت حمزہ رضؓ جدھر کا رخ کرتے کافروں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ پھینکتے انہوں نے اپنے دستار مبارک میں شترمرغ کی کلغی لگا رکھی تھی۔ کفار جب شکست کھا کر بھاگے تو انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا "کلغی والا کون تھا" کسی نے بتایا "حمزہ" اس پر وہ بولے "ہمارے نوجوانوں کو اسکی تلوار ایسے ہی کھا گئی۔ جیسے آگ گھاس پھونس کو کھا جاتی ہے۔

## غزوہ احد میں انکی شرکت اور شہادت

سنہ ۳ھ میں ابوسفیان بدر کا بدلہ لینے کے لئے حملہ آور ہوا۔ احد کے دامن میں جنگ ہوئی۔ کفار کی طرف سے سباغ نکلا اور مبارزت طلب کی۔ حضرت حمزہ رضؓ نے رجز یہ شعر پڑھے "کیا تو اللہ اور اس کے رسول صلعم سے لڑنے آیا ہے"

پھر اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوئی۔ تو حضرت حمزہ رضؓ کی شمشیر بے نیام نے صفوں کی صفیں الٹ دیں۔ ایک حبشی غلام وحشی کو کچھ سرداران قریش نے آزادی کا لالچ دے کر کہہ رکھا تھا۔ کہ حمزہ رضؓ کو قتل کر دو گے تو آزاد کر دیئے جاؤ گے اس نے تاک میں بیٹھ کر آپ پر نیزہ پھینکا جو جگر کے پار ہو گیا۔ دشمنوں نے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور اس طرح اسلام کے ایک دلیر اور شجاع سپاہی صورت اسلامی صف سے بچھڑ گئے۔ ان کی شہادت کا ایک دردناک اور افسوسناک داستان ہے۔ آپ کی شہادت پر قریش کی عورتوں نے خوشی سے جھوم جھوم کر رزمیہ ترانے گائے۔

ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے (جو عتبہ کی بیٹی شیبہ کی بھتیجی اور ولید کی بہن تھی) اپنے اعزہ کا بدلہ لینے کے لئے حضرت حمزہ رضؓ کے جگر کے ٹکڑے کئے۔ انہیں چبایا اور تھوک دیا۔ ناک اور کان کاٹ لیئے اور ان کا ہار بنا کر گلے میں ڈال لیا۔ حضور اکرم صؐ نے جنگ کے بعد شہدائے احد کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا۔ جب رسول اکرم صلعم اپنے محبوب چچا کی لاش کے قریب آئے اور اس کے ٹکڑے بکھرے ہوئے دیکھے تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو ابل پڑے فرمایا "تم پر خدا کی رحمت ہو تم رشتہ داروں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے اور تمام نیک کاموں میں سب سے آگے رہتے تھے۔ اگر مجھے صفیہ کے رنج و غم کا خیال نہ ہوتا تو میں اسی طرح چھوڑ دیتا کہ درندے پرندے تمہیں کھا جائیں اور قیامت کے روز تم ان کے پیٹ سے اٹھائے جائیں اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا انتقام واجب ہے میں تمہارے عوض ستر کافروں کا مثلہ کروں گا"، لیکن بعد میں وحی الہٰی نے اسکی ممانعت کر دی اور آپ نے کفارہ یمین ادا کر کے قسم توڑ دی۔

تحریر: - سید عبداللہ

# انسان کا مقصد حیات

انسان کی خلقت اور پیدائش بے معنی اور بے مفہوم نہیں - نہ اسے پیدا کر کے بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ وہ نفس امارہ کی خواہشات کو پورا کرے - خواہشات کی بندگی یا موجودات میں سے کسی عنصر کی بندگی بھی اس کا مقصد حیات نہیں بلکہ وہ صرف اور صرف اپنے خالق حقیقی (اللہ ج) کی عبادت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: کہ وما خلقت الجنّ والانس الاّ لیعبدون -

ترجمہ: جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے - جانوروں کی طرح کھاتے پیتے اور کچھ عرصہ زندہ رہنے کے بعد فنا ہو جانا ہی انسان کا مقدر نہیں - بلکہ عقیدہ اسلام کے مطابق انسان خدا کی بندگی و اطاعت کے لئے پیدا ہوا ہے انسان کا مقصد حیات اپنے آقا کی خوشنودی اور اس کی رضا کا حصول ہے - انسان کو چاہیئے کہ وہ ہر حالت میں اللہ کی خوشنودی کو مدنظر رکھ کر زندگی بسر کرے کیونکہ انسان کی پیدائش اسی لئے ہوئی ہے -

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانی مقصد حیات بالخصوص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بالعموم انسان کو ہدایت سے یوں آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: قل انّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی اللہ رب العلمین ٥

ترجمہ: کہو میری نماز میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے - انسان کی عبادت - مناسک - حیات و ممات صرف اللہ ہی کے لئے چاہیئے اور اس کی مرضی کے بغیر قدم رکھنا انسانی مقام سے کھلا انحراف ہوگا - اللہ کے ہاں انسان کا بہت بڑا مقام ہے زمین پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ نامزد کیا ہے تاکہ خدا کی مرضی کے مطابق زمین پر اس کی نیابت اور خلافت کی بھاری ذمہ داری پوری کرے یہ اسے تکلیف عملی دی گئی ہے اور بار مسئولیت اس پر ڈالا گیا ہے - اور حیات آزمائشی لمحات بسر کرنے کے بعد موت کی سرحد عبور کر کے بالآخر اسے حیات خلود و بقا سے ہمکنار ہونا ہے - لیکن اتنے بڑے مقام تک رسائی کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے اس راستے میں کانٹے بھی ہیں - اور پتھر بھی - اس راستے پر ہمیشہ روڑے رکاوٹ بنتے ہیں لیکن یہ تمام دشواریاں منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے برداشت کرنی پڑتی ہیں - نائب خلیفہ کا یہ فرض ہے کہ وہ قوانین الٰہی کو روئے زمین پر نافذ کرے اور امر الٰہی کو کرۂ خاکی پر بسنے والے لوگوں تک پہنچائے اللہ کے بندے کو منکر و نواہی سے منع کرے اور کرۂ ارض پر سارے مفاسد اور برائیوں کا قلع قمع کرنے کی کوشش کرے یہ انسان کی پیدائش اور خلیفہ بننے کے بعد ڈیوٹی لگی ہوئی ہے یہ الگ بات ہے کہ وہ کسی حد تک اپنی ذمہ داریاں نبھانے اور فرض ادا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ شب و روز اسی مقصد کے درپے ہو اور اپنے مولا کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرے -

انسان کا مقصد حیات واضح ہو گیا کہ قوانین الٰہی کا نفاذ دوسرے لوگوں کو احکامات خداوندی پہنچانا اور منکر و بدی سے منع کرنا ان کا وظیفہ اور معمول زندگی ہے - اب قوانین الٰہی سے مراد قرآن حکیم کا بتایا ہوا راستہ ہے جو دین اسلام سے مسمّٰی ہے - روئے زمین پر دین اسلام کا پھیلانا انسان کا فرض ہے - اس راہ حق میں اگر ضرورت پڑے تو خون کا نذرانہ بھی پیش کرنا کیونکہ دین حق کا اپنے پیروکاروں سے یہی تقاضا ہے -

دین اسلام کی سربلندی اور امر الٰہی کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ ایک ضروری عمل اور اصل مقصد تک رسائی کی راہ میں بنیادی وسیلہ ہے روئے زمین پر الٰہی قوانین کا نفاذ اسلام کی سربلندی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انسان کا مقصد حیات اور اس راہ میں جہاد ان کے مقصد حیات کا وسیلہ ہے - اور واضح رہے کہ وسیلے کے بغیر بنیادی مقصد میں کامیابی دشوار بلکہ نظر نہیں آتی - یہ تو تھی اللہ والوں کی بات دوسری جانب مادیت کی ملحدانہ فکر - انسان کی کوئی منزل اور غایت متعین نہیں کرتی - کیونکہ منزل کا تعین کسی مقصد کے لئے ہوتا ہے اور مادیت کا فلسفہ انسان کو ایک بے مقصد حیوان قرار دیتا ہے - لہٰذا اس کے پاس انسانیت کے نام کوئی پیغام نہیں - الاّ یہ کہ خوب محنت و مشقت کی جائے تاکہ عیش و عشرت کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

# اِخبارِ جہاد

## صُوبہ ہرات میں مجاہدین اور روسی افغان فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپیں،

### ۳۰۰ ملیشیائی افراد اسلحہ سمیت مجاہدین سے آملے،

جمعیت اسلامی افغانستان کا نمائندہ صوبہ ہرات سے اطلاع دیتا ہے کہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۶ء کو مجاہدین راہِ حق نے مہر آباد، لبریا باف اور پُشت برنامی علاقوں میں جہاں دشمن کے فوجی اڈے تھے۔ اس پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں پانچ روسی مزدور ہلاک اور ۳۰۰ ملیشیائی افراد اپنے ہتھیار سمیت مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ اس جنگ میں ۲ دلیر مجاہدوں نے شہادت پائی۔

ایک دوسری اطلاع میں پایا گیا ہے کہ قاضی عبدالظاہر شہید اور صوفی عبدالغفار شہید کے محاذ کے جیالے اور غیور مجاہدین نے درہ زیرک اور سر احسن خواجہ نامی دشمن کی فوجی چوکیوں پر حملہ کر کے انہیں ویران کر دیا۔ اس لڑائی کے دوران دشمن کے ۲۰ افراد کو مجاہدین نے اسیر بنالیا۔ ۳۰ مختلف النوع اسلحہ پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔

ایک اور خبر میں ہمارا نمائندہ اطلاع دیتا ہے کہ کابل روسی فوج نے مجاہدین اسلام کے مورچوں کو درہم برہم کرنے کے لیے ایک وحشیانہ حملے کا آغاز کیا۔ لیکن اس جنگ میں فتح و نصرت مجاہدین راہِ حق کو نصیب ہوئی۔ اس لڑائی میں دشمن کے ۸ ٹینک تباہ اور اس میں سوار فوجی ہلاک ہو گئے۔

## صُوبہ لوگر میں مجاہدین کی شاندار کامیابی

### رُوسی اور افغان "خاد" کے ۲۵ کارندے ہلاک، اور دیگر ۸ افراد زندہ گرفتار کر لیے گئے

صوبہ لوگر سے موصولہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۸۶ء کو روسیوں نے اپنے حلقہ بگوش مزدوروں کے ساتھ کلنگار نامی علاقے کا محاصرہ کیا۔ جمعیت اسلامی افغانستان کے جیالے مجاہدین نے جناب ملا نواب کمانڈر کی زیر قیادت دشمن پر حملہ کر کے اس کے ۲۵ روسی اور "خاد" تنظیم کے کارندوں کو ہلاک اور دیگر ۸ افراد کو زندہ گرفتار کر لیا۔ اس جنگ میں خاد تنظیم کا سربراہ شدید زخمی ہوا۔ دشمن کی ۸ کلاشنکوف اور ۲ راکٹ لانچر غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگے۔ جب کہ مجاہد بھائی دشمن کی گولی کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر گئے۔

## تخار میں کمانڈر احمد شاہ مسعود کی گرفتاری کیلئے فوجی کاروائی، خونریز لڑائی کے دوران ڈیڑھ سو سے زائد فوجی ہلاک، ساٹھ مجاہد شہید ہو گئے

لندن ——— (اڑانس افغان) روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمالی صوبے تخار میں تاخیر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین کے خلاف فوجی کاروائی میں فریقین کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی دستوں نے ۱۸ جون کو صوبائی صدر مقام طالقان کے جنوب مغرب میں سب ڈویژنل قصبے اشکمش کے نزدیک مجاہدین کے اہم مرکز پہ حملہ کیا جہاں وادی پنجشیر کے شہرہ آفاق گوریلا کمانڈر انجینئر احمد شاہ مسعود بھی موجود تھے۔ مجاہدین نے کمانڈر احمد شاہ مسعود کی ترتیب کردہ جنگی حکمت عملی اور مرکز کے سربراہ قاضی اسلام الدین کی قیادت میں دن بھر کی شدید مزاحمت کے بعد حملہ آور دستوں کو مار بھگایا اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے ساٹھ مجاہد شہید اور ڈیڑھ سو سے زاید روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ قابض روسی حکام کے اس اقدام کا مقصد انجینئر احمد شاہ

مسعود کو گرفتار کرکے روسی علاقے منتقل کرنا تھا جس میں وہ ناکام رہے ہیں۔ عالمی شہرت کے حامل کمانڈر احمد شاہ مسعود ان دنوں بغلان، تخار اور کندز میں مجاہدین کی تنظیم نو کر رہے ہیں۔

## صوبہ ہرات میں روسی مگ طیارہ تباہ کر دیا گیا

ایرانی سرحد پر واقع مغربی افغان صوبے ہرات میں جہاں چند روز قبل روسی دستوں کو فوجی کارروائی کے دوران شدید نقصان پہنچا ہے۔ مجاہدین نے دوآب کے علاقے میں ایک روسی مگ طیارہ مار گرایا۔ اطلاعات کے مطابق ۲۲ جون کو روس کے کٹھ پتلی دستوں نے جنہیں جنگی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کی امداد حاصل تھی۔ دوآب کے علاقے میں مجاہدین کے مرکز پر یلغار کر دی۔ یہاں پر کمانڈر خلیفہ سبحان کی سرکردگی میں تین دن تک مزاحمت کر کے فوجی دستوں کو پسپا کر دیا گیا جو متعدد لاشیں لئے چار ٹینکوں اور نو گاڑیوں کا ملبہ چھوڑ گئے حملے کے پہلے روز مجاہدین ایک مگ طیارہ مار گرانے میں کامیاب رہے جس کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔ اس کارروائی میں ایک افسر سمیت بائیس کٹھ پتلی فوجی مجاہدین سے آملے۔

## کابل میں پل چرخی زندان کے اسیروں پر نئے مصائب کا آغاز، تشدد اور جسمانی ایذارسانی کے علاوہ "ملاقات" خط وکتابت تک محدود ہو گی

لندن

افغانستان میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے نئے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ کی تقرری کے بعد کابل کی بدنام زمانہ پل چرخی جیل کے اسیروں پر مصائب کا ہولناک دور شروع ہو گیا ہے اسی جیل کے ذرائع کو بتایا کہ قابض روسی حکام نے پل چرخی جیل کے قیدیوں پر تشدد اور جسمانی ایذارسانی کے جدید طریقے وضع کئے ہیں۔ اس قیدی نے اپنا نام خفیہ رکھنے کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ قیدیوں پر تشدد کے نئے حربے آزمانے کے لئے روسیوں کو ڈاکٹر نجیب اللہ جیسا شخص مل گیا ہے۔ جو روسیوں کی زیرِ نگرانی دہشت گرد تنظیم "خاد" کا سربراہ رہ چکا ہے اس قیدی کے مطابق پل چرخی زندان کی "کنٹین" بند کر دی گئی ہے۔ لکڑی کے کھوکھے پر مشتمل اس "کنٹین" میں محض سگریٹ، بسکٹ اور ٹافیاں دستیاب تھیں جو منتخب قیدی حاصل کر پاتے تھے۔ قبل ازیں قیدیوں کی "ملاقات" کے لئے آنے والے افراد اپنے ساتھ خورد و نوش کی اشیاء لا سکتے تھے۔ تاہم یہ افراد اپنے اسیروں سے ملاقات نہیں کر پاتے تھے بلکہ ان کی لائی ہوئی اشیا جیل حکام کی صوابدید پر قیدیوں کو پہنچا دی جاتی تھیں۔ جیل کے موجودہ "قوانین" کے مطابق اب یہ قیدی اپنے عزیزوں کی لائی ہوئی اشیا سے بھی محروم ہوں گے اور قیدیوں کا اپنے لواحقین سے رابطہ خط وکتابت تک محدود رہے گا جو پہلے جیل حکام سنسر کیا کریں گے۔ پل چرخی زندان سے نجات پانے والے ایک اور قیدی نے انکشاف کیا ہے کہ روسی حکام نے قیدیوں کے لئے مروجہ تعلیمی نصاب تبدیل کر کے انہیں "نظریاتی کتب" فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔

## قندھار میں چھاپہ مار کارروائی

افغان حریت پسندوں نے جنوبی صوبے قندھار میں میوند اور پنجوائی کے درمیانی علاقے میں ۲۲ مئی کو ایک حفاظتی چوکی پر حملہ کیا جہاں دس کارمل فوجی ہلاک اور ایک ٹینک تباہ کر دیا گیا۔ اس کارروائی کے دوران چار مجاہد زخمی ہو گئے۔ تاہم اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے دیگر فوجی بھاگ نکلے مجاہدین نے چوکی کی عمارت نذر آتش کر دی

## بدخشاں میں مجاہدین کی فوجی کارروائیاں

لندن ۱۵ جون (اتحاد اسلامی افغان) افغان مجاہدین نے تین مختلف حملوں کے دوران صوبہ بدخشاں میں کم از کم پچاس روسی کارمل فوجی ہلاک کر دیئے اور دوسرے بے شمار زخمی کر دیئے۔ انہوں نے دو فوجی چوکیاں بھی تباہ کر دیں۔ جمعیت اسلامی افغانستان کے ذرائع کے مطابق انہوں نے پہلی گوریلا کارروائی صوبہ بدخشاں کے درواز سب ڈویژن میں کیں جہاں دشمن کے بیس فوجی ہلاک کر دیئے جب کہ سات مجاہدین شہید ہوئے۔ مجاہدین نے اس حملے میں آٹھ بھاری مشین گنوں پر قبضہ کر لیا۔ مجاہدین کی کارروائی کا مرکز ایک اہم گاؤں میٹے میں تھا۔ جہاں کابل انتظامیہ نے دوسو فوجی متعین کئے ہوئے تھے۔ حملہ تین ہفتے پہلے کیا گیا تھا۔ ایک دوسرے حملے میں جو کرنوجان کے علاقے میں کیا گیا۔ جہاں کابل انتظامیہ نے ایک چھوٹا ہوائی اڈہ قائم کر رکھا ہے۔ تین خلقی اور پرچمی مارے گئے۔ جب کہ نو مجاہد شہید ہوئے۔ تین سال قبل یہ جگہ مجاہدین کے قبضے میں تھی۔ لیکن بعد میں روسی کارمل سپاہیوں نے اس پر قبضہ کر لیا، موسم سرما کی وجہ سے اس علاقے میں رسائی مشکل تھی۔ لیکن کارمل انتظامیہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعے یہاں فوجی اتارے اور اس پر قبضہ کر لیا۔ مجاہدین ان دنوں بہت فعال ہیں اور دوبارہ اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

مجاہدین نے تیسری گوریلا کارروائی ڈریسج کی وادی میں کیں جہاں انہوں نے دو فوجی

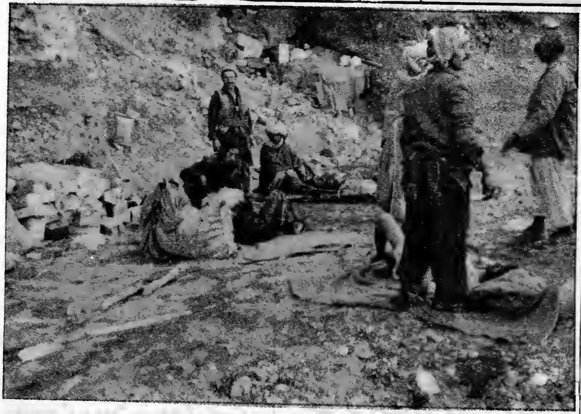

چوکیاں تباہ کر دیں۔ یہ علاقہ پامیر کی پہاڑی سلسلوں کے قریب واقع ہے اور روسی سرحد یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ہے یہ وادی پچاس سے ساٹھ کلومیٹر لمبی ہے اور یہاں سے ایک شاہراہ گزرتی ہے۔ جو روسی علاقے کو کابل کے ساتھ ملاتی ہے۔ مجاہدین اس علاقے میں ان دنوں اس لئے بہت فعال ہیں۔ تاکہ اس سپلائی لائن کو کاٹا جا سکے۔

## وادی پنجشیر اور لوگر میں ایک مگ طیارہ، دو ہیلی کاپٹر تباہ، مجاہدین نے راکٹ برسا کر اسلحے کا ذخیرہ اڑا دیا

لندن افغان

مجاہدین نے جنگی اہمیت کی وادی پنجشیر میں ایک مگ طیارہ اور کابل کے جنوب کی سمت وادی لوگر میں دو ہیلی کاپٹر تباہ کر دیے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق ۱۴ جون کو صوبہ لوگر کے سب ڈویژنل قصبے محمد آغا کے نزدیک گھات لگائے مجاہدین نے گردیز سے کابل آنے والے فوجی دستے پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ راکٹوں کے فائر سے دو ٹینک تباہ ہو گئے جن کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ حملے کے دوران فوجی دستے کی حفاظت پر متعین ہیلی کاپٹروں کو مجاہدین نے نقصان پہنچانے سے قبل مشین گنوں سے نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں ایک ہیلی کاپٹر آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں زمین پر آ گرا جب کہ ایک اور ہیلی کاپٹر دھواں چھوڑتا ہوا کابل کی طرف نکل گیا۔ اس کاروائی کے بعد مجاہدین نے قریبی حفاظتی چوکی پر گولہ باری کر کے اسلحے کا ذخیرہ اڑا دیا۔ ادھر صوبہ کاپیسا کے علاقے محراب میں ۳ جون کو مجاہدین نے ایک روسی مگ طیارہ مار گرایا جو مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے والا تھا اسی قصبے کے نزدیک مجاہدین نے ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کر کے کٹھ پتلی فوج کے مقامی کمانڈر ملا جان سمیت چار فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے۔

دریں اثنا افغانستان کے انتہائی شمالی صوبے بدخشاں کے سب ڈویژنل قصبے کشم میں فوجی کیمپ پر ۵ جون کی گولہ باری سے بیس روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ جب کہ دو مجاہد شہید اور سات زخمی ہوئے۔

## صوبہ پکتیکا میں مجاہدین پر بمباری اسلحے سے بھری آٹھ گاڑیاں تباہ، ایک مجاہد شہید ہو گیا

صوبہ پکتیکا سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ روسی طیاروں نے ۵ جون کو مجاہدین کی اسلحے سے لدی آٹھ گاڑیوں پر بمباری کی۔ جس سے تمام گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گیئں۔ یہ گاڑیاں اسلحہ لے کر صوبہ غزنی میں مجاہدین کے مراکز کی طرف جا رہی تھی کہ سر روضہ کے مقام پر روسی طیاروں نے انہیں گھیر لیا۔ بمباری کے نتیجے میں ایک مجاہد شہید اور چار زخمی ہو گئے۔

## وادی لوگر میں روسی مگ طیارہ تباہ کر دیا گیا، بمباری کے دوران ایک افغان عورت جاں بحق، متعدد مکانات تباہ ہو گئے

لندن ۱۷ جولائی (اثرانس افغان)

کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں افغان حریت پسندوں نے نہتے شہریوں پر بمباری کرنے والا ایک روسی مگ طیارہ مار گرایا جس کا پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق روسی طیاروں نے ۲ جولائی کو برکی برک کے علاقے میں لعلک خیل اور بادِ خواب کی دیہی آبادیوں پر بمباری کی جہاں ایک عورت شہید اور پانچ بچوں سمیت چودہ افراد زخمی ہو گئے۔ مجاہدین نے انٹی ایئر کرافٹ گنوں سے طیاروں کو نشانہ بنایا جس سے ایک طیارے کو آگ لگ گئی اور گر کر تباہ ہو گیا۔ بمباری سے متاثرہ آبادیوں میں ۳۸ مکان ملبے کا ڈھیر بن گئے۔

## افغانستان میں فوجی بھگوڑوں کیلئے عام معافی ریڈیو کابل نے کٹھ پتلی فوجیوں کے فرار کا اعتراف کر لیا

افغانستان میں قابض روسی حکام کی ہدایت پر کٹھ پتلی انتظامیہ نے فوجی بھگوڑوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا ہے ریڈیو کابل نے اپنی نشریات میں کٹھ پتلی فوجیوں کے فرار کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ "انقلاب دشمنوں کے دباؤ" سے بھاگ نکلنے والے فوجی واپس آجائیں انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ ریڈیو کے مطابق عام معافی کا اعلان چھ ماہ تک موثر رہے گا یہ امر قابل ذکر ہے کہ روسی جارحیت کے بعد گذشتہ چھ برسوں میں کارمل فوجیوں کی دو تہائی اکثریت ہلاک ہونے کے علاوہ فرار یا مجاہدین سے جا ملی ہے موجودہ وقت نوے ہزار کارمل فوجیوں کی تعداد تحلیل ہو کر ۳۵ سے چالیس ہزار کے درمیان رہ گئی ہیں۔ (آژانس افغان)

## افغانستان کی کٹھ پتلی انتظامیہ کو خانہ بدوش قبائل کا تعاون حاصل کرنے میں ناکامی

لندن ۹ جولائی (آژانس افغان) افغانستان کی کٹھ پتلی انتظامیہ خانہ بدوش قبائل (پاوندوں) کو مزاحمت کے خلاف استعمال کرنے میں ناکام ہو گئی ہے جس کے لئے دو ماہ سے کوششیں جاری تھیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذریعے تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ کے ایک اعلیٰ افسر اشرف خان جو خود بھی خانہ بدوش قبائل سے تعلق رکھتا ہے۔ مئی کے وسط میں پاوندوں کے سرکردہ افراد سے ملاقات کی اور انہیں وزیر سرحدات سلیمان لائق سے ملاقات کرنے پر آمادہ کیا۔ جون کے پہلے ہفتے جلال آباد میں پاوندوں کے ایک وفد کی سلیمان لائق سے ملاقات کرائی گئی جس نے اس کٹھ پتلی انتظامیہ سے تعاون کرنے کی اپیل کی بعد ازاں ۱۷ جون کی صبح خانہ بدوش قبائل کو ڈاکٹر نجیب اللہ سے بلوایا گیا جہاں ڈاکٹر نجیب اللہ نے پاوندوں کو "انقلاب دشمنوں" کے خلاف ہر قسم کا اسلحہ فراہم کرنے کی پیشکش کر دی اس موقع پر قبائلی وفد کے سربراہ نے ڈاکٹر نجیب اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ روسیوں کو افغانستان سے نکال دیں۔ افغان عوام خود اپنے ملک کا دفاع کر سکتے ہیں جبکہ خانہ بدوش قبائل اسلحے سے لیس تھے جب قبائلی وفد کو اپنا اسلحہ "رجسٹرڈ" کرانے کے لئے کہا تو یہ تقریب بدنظمی کا شکار ہو گئی وفد کے سربراہ نے ڈاکٹر نجیب اللہ پر واضح کیا کہ خانہ بدوش قبائل کسی کے آلہ کار بننا نہیں ہیں وہ مسلمان ہونے کے ناطے روسی سامراج کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔

## صوبہ فراہ میں فوجی کیمپ پر مجاہدین کا حملہ

ایرانی سرحد پر واقع افغانستان کے مغربی صوبے فراہ میں مجاہدین نے بالا بلوک قصبے کے نزدیک ایک فوجی کیمپ پر یلغار کی جس کے نتیجے میں متعدد روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور پانچ مجاہد شہید ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق راکٹوں سے مسلح مجاہدین کا ایک گروپ ۲۲ جون کو فوجی کیمپ پر ٹوٹ پڑا جہاں جانی نقصان کے ساتھ دو ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ کر دی گئی۔ مجاہدین امدادی دستوں کی آمد سے قبل اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے (آژانس افغان)

## پوری افغان قوم روسیوں سے نبرد آزما ہے

لندن ۸ جولائی (آژانس افغان) روس افغانستان میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں اسکا واسطہ کسی پیشہ ور فوج سے نہیں بلکہ پوری افغان قوم روسیوں کے خلاف نبرد آزما ہے۔ صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے آزاد کردہ ایک علاقے میں گرفتار روسی فوجی دیمیا بولوف نے ایجنسی افغان پریس کے خصوصی نمائندے سے انٹرویو کے دوران بتایا کہ روسی فوج افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں ہزیمت اٹھانے کے بعد دیہی آبادیوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بناتی ہے جہاں بوڑھے مرد، عورتیں اور بچے روسیوں کی بربریت کا شکار ہوتے ہیں۔ روس کے شہر یوکرائن سے تعلق رکھنے والے اٹھارہ سالہ بولوف نکولائی نے کہا کہ اسے گذشتہ برس کے اوائل جبری طور فوج میں بھرتی کیا گیا اور روسی مقبوضہ مسلم ریاست ترکستان کے شہر اوتانت منتقل کر دیا گیا۔ یہاں پر چھ ماہ کی تربیت پانے کے بعد اسے افغانستان دھکیل دیا گیا۔ بولوف نکولائی نے انکشاف کیا کہ گذشتہ مارچ وادی کنڑ میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی کے دوران پسپا ہونے کے بعد روسی فوجی دستہ جس میں وہ خود بھی شامل تھا کیپٹن مویوف کی سرکردگی میں ایک گاؤں میں جا گھسا۔ روسی دستے نے گھروں میں داخل ہو کر لوٹ مار کی اور قیمتی اشیاء پر ہاتھ صاف کر کے اسمار کی طرف فرار ہو گئے۔

## صوبہ پکتیا میں فوجی کارروائی ناکام بنا دی گئی

صوبہ پکتیا میں افغان حریت پسندوں نے سروضہ کے علاقے میں ۲۳ جون کو بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی ناکام بنا دی جس کا مقصد مجاہدین کے ایک اہم مرکز پر قبضہ کرنا تھا۔ اطلاعات کے مطابق روسی کٹھ پتلی فوجی دستے ٹینکوں اور بکتر بند

گاڑیوں کے ساتھ اس مرکز پر حملہ کیا تاہم شام تک جاری رہنے والی مزاحمت کے نتیجے میں حملہ آور فوجی اسلحہ اور بھاری تعداد میں گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے

خونریز لڑائی میں آٹھ مجاہدین شدید زخمی ہوگئے۔ (داڑانس افغان)

## کابل میں برزنیف کا قریبی عزیز ادہالوف شدید زخمی

لندن ۱۹ رجولائی (داڑانس افغان) افغان دارالحکومت کابل میں شہری چھاپہ مار مجاہدین نے روس سربراہ برزنیف کے ایک قریبی عزیز اور قابض روس انتظامیہ کی اہم شخصیت اوہالوف کو گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اس واقعے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ ۳۰ رجون کو ادہالوف سپین زر ہوٹل میں داخل ہونے کے لئے فوجی گاڑی سے باہر نکلا تھا کہ گولیوں کی بوچھاڑ نے اسے زمین پر ڈھیر کر دیا۔ اوہالوف فوری طور کابل کے چہار صد بستر ہسپتال منتقل کر دیا گیا جبکہ سپین زر ہوٹل میں ہونے والا "خاد" کا اجلاس افراتفری کا شکار ہوگیا جس میں شرکت کے لئے ادہالوف سپین زر ہوٹل آرہا تھا اطلاعات کے مطابق ادہالوف افغانستان کے سابق حکمران ظاہر شاہ کے دور میں منظر عام پر آیا جب اکیس برس قبل اسے ماسکو سے کابل بھیجا گیا تھا کابل میں اوہالوف کی آمد کا مقصد افغانستان میں کمیونزم کا پرچار کرنے کے لئے مختلف اداروں کو تشکیل دینا تھا۔ اوہالوف نے روس اور افغانستان میں "دوستی" کا معاہدہ کرانے کے لئے اہم کردار ادا کیا اور اس سلسلے میں مذاکراتی ٹیم کا رکن تھا۔ افغانستان میں روسی اثر و نفوذ پھیلانے اور "نظریاتی تعلیم" کا پرچار کرنے کے لئے ادہالوف مقتدر حیثیت کا حامل تھا جسے اس مقصد کے لئے روس کا "مرد اول" کہا جاتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں سیاسی تبدیلیوں اور فوج کے علاوہ دیگر سرکاری اداروں میں ادہالوف براہ راست دخل رکھتا تھا۔

## قندھار شہر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی ؛

افغان حریت پسندوں نے ۱۲ رجولائی کو قندھار شہر میں ایک حفاظتی چوکی پر حملہ کر کے ۱۹ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک یا زخمی کر دیئے۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے راکٹوں کے ذریعے خواجہ فقیر بابا کے علاقے میں قائم اس حفاظتی چوکی کا ایک ٹینک اور ایک ٹرک بھی تباہ کر دیا تیز رفتار چھاپہ مار کارروائی کے بعد مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔ (داڑانس افغان)

## صوبہ پکتیا میں کٹھ پتلی فوجیوں کے بریگیڈ کا محاصرہ

لندن ۱۸ رجولائی (داڑانس افغان) افغانستان کے صوبہ پکتیا میں مجاہدین نے نرسی کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں کا ایک بریگیڈ گھیرے میں لینے کے علاوہ خوست چھاؤنی پر حملوں کا سلسلہ تیز کر دیا ہے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق مختلف تنظیموں کے مجاہدین نے ۷ رجولائی علاقہ نرسی کے فوجی بریگیڈ پر میزائلوں سے حملہ کیا۔ شام سے آدھی رات تک جاری رہنے والی اس کارروائی میں متعدد کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین نے فوجی بریگیڈ کا محاصرہ کر لیا ہے جو ۱۲ رجولائی کی اطلاعات تک جاری تھا ادھر بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے خوست چھاؤنی پر دوبارہ حملے شروع کر دیئے ہیں جہاں ہلکی توپوں کی گولہ باری سے چھاؤنی میں محصور فوجی دستوں کا بھاری نقصان ہوا ہے تاہم اس کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں دریں اثناء صوبہ پکتیا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۴ رجولائی کو اور گون قصبے کے نزدیک روسی دستے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ جس میں دس روسی فوجی ہلاک اور دو گرفتار کر لئے گئے۔ خونریز تصادم کے دوران نائب کمانڈر مولانا سیف اللہ اور ان کے ایک ساتھی شہید ہوگئے۔

## ننگرہار کے سرحدی علاقے میں حفاظتی چوکی پر حملہ

افغان حریت پسندوں نے مشرقی افغان صوبے ننگرہار کے سرحدی علاقے چکنور میں ایک حفاظتی چوکی تباہ کر دی۔ مجاہدین نے ۱ رجولائی کی صبح چکنور قصبے کے نزدیک حال ہی میں قائم ہونے والی اس چوکی پر یلغار کی جس کے نتیجے میں آٹھ لاشیں اور متعدد زخمیوں کے ساتھ کٹھ پتلی فوجی جلال آباد کی طرف بھاگ نکلے۔ چھاپہ مار کارروائی کے دوران جوابی فائرنگ سے ایک مجاہد شہید اور سات زخمی ہوگئے۔ (داڑانس افغان)

## صوبہ پکتیکا میں مجاہدین کے مرکز پہ حملہ

### مزاحمت کے دوران ستر سے زائد روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی

لندن ۱۶ رجولائی (داڑانس افغان) افغانستان کے صوبے پکتیکا میں مجاہدین کے خلاف فوجی کارروائی کے دوران حملہ آور دستوں کو بھاری جانی نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ روسی اور کٹھ پتلی دستوں نے ۳ رجولائی کو زرمت کے علاقے میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا۔ یہاں پر صبح سے شام تک ہونے والی خونریز لڑائی میں ستر سے زائد فوجی ہلاک ہوگئے جبکہ مجاہدین کے ایک کمانڈر استاد حشمت اللہ جان سمیت تین مجاہد شہید اور گیارہ زخمی ہوئے۔

# افغان تحریکِ مزاحمت نازک مرحلے میں داخل ہوگئی ہے پروفیسر برہان الدین ربانی

## متوازی یا جلاوطن حکومت کے بارے میں افغان رہنما مشورہ کرینگے

اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے ترجمان اور جمعیت اسلامی کے سربراہ پروفیسر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ افغان تحریک مزاحمت انتہائی حساس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور سعودی عرب کے دورے کے بعد اسلام آباد میں ایجنسی افغان پریس کے فلم یونٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جارح روسی افغانستان میں اسلامی انقلاب کی جد و جہد اور افغان عوام کا جذبہ آزادی کو کچلنے کے لئے بدترین مظالم ڈھا رہے ہیں۔ لیکن روس افغان عوام کو شکست نہیں دے سکیں گے انہوں نے کہا کہ ان کی قیادت میں افغان وفد نے صدر ریگن اور امریکی کانگریس، سینٹ اور دیگر ریاستی اداروں سے افغان بحران کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔

ایک سوال کے جواب میں پروفیسر ربانی نے کہا کہ افغان وفد کے دورہ امریکہ کے نتیجے رائے عامہ اور سیاسی حلقوں میں افغانستان جنگ آزادی کو بہتر طور پر سمجھا جانے لگا ہے ایک اور سوال کے جواب میں پروفیسر برہان الدین ربانی نے کہا کہ مجاہدین کی نمائندہ حیثیت تسلیم کئے جانے کے بارے وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے اپنے بیان کی تصحیح کرتے ہوئے واضح کیا تھا۔ کہ مجاہدین کی نمائندہ حیثیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے امریکی سینٹ کی افغان کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر گارڈن ہمفری اور کانگریس کے ارکان نے بھی مجاہدین کی نمائندہ حیثیت کے متعلق افغان وفد کی حمایت کی تھی۔ جلاوطن حکومت کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے افغان رہنما نے کہا کہ یہ اہم نوعیت کا معاملہ ہے۔ جس کے لئے سات جماعتی اتحاد کی مشاورت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جلاوطن حکومت کی بجائے افغانستان کے اندر متوازی حکومت قائم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ایسی صورت میں کٹھ پتلی انتظامیہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (اژانس افغان)

### صوبہ کنڑ اور وردک میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں

افغانستان کی مشرقی وادی کنڑ میں مجاہدین نے ۶ رجولائی کو سب ڈویژنل قصبے اسمار کو میزائلوں سے نشانہ بنایا جہاں سرکاری عمارات گولہ بارود کا ڈپو اور چھاؤنی کا ایک حصہ تباہ ہو گیا اس کارروائی میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق جانی نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا ادھر افغان دارالحکومت کابل کے مغرب کی طرف صوبہ وردک میں علاقہ چک کے مجاہدین نے ۳۰ رجون کو کابل ہرات شاہراہ پر فوجی دستے پر یلغار کر کے چار موٹر سائیکلوں پر قبضہ کر لیا۔ افغانستان کے شہر قندھار کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ چھاپہ مار مجاہدین کے گروپوں نے ۲ رجولائی کو قندھار کے نواحی علاقے ڈنڈ میں دو حفاظتی چوکیاں تباہ کر دیں راکٹوں کے فائر سے کم از کم بیس کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے، جبکہ دیگر فوجی مقابلہ کے بغیر بھاگ نکلے۔ تباہ ہونے والی حفاظتی چوکیوں سے اسلحہ اور گولہ بارود کی بھاری مقدار مجاہدین کے ہاتھ آئی (اژانس افغان)

### افغانستان میں روسی فضائیہ کے سب سے بڑے اڈے بگرام پر حملہ

لندن ۱۵ رجولائی (اژانس افغان) افغان دارالحکومت کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان میں مجاہدین روسی فضائیہ کے سب سے اہم بگرام کے ہوائی اڈے پر یلغار کر کے چار ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق مجاہدین نے ۸ رجولائی کی رات بگرام ہوائی اڈے پر میزائل اور راکٹ برسائے جس سے رن وے پر کھڑے چار روسی ہیلی کاپٹر کا ڈھیر بن گئے بتایا گیا ہے کہ متعدد میزائل اور راکٹ بیرکوں کے علاوہ گولہ بارود کے ذخیرے پر جا لگے جہاں زبردست دھماکوں کے بعد آگ بھڑک اٹھی۔ اس کاروائی میں رات کی تاریکی کے باعث جانی نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا تاہم بیسیوں روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ تیز رفتار حملے کے بعد

يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

ماہنامہ

# مَشعَل

م ش ع ل

صاحب امتیاز

کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

معاون: سید عبداللہ  نویسندہ رکن: عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر اول ٥ شمارہ نمبر اول ٥ مسلسل نمبر اول ٥ جولائی ۱۹۸۶ء ٥ ذی القعدہ ۱۴۰۶ ھق

## اس شمارے میں


۱- بموں کے دھماکوں سے...

۲- فرمان الٰہی..

۳- ارشاد نبوی

۴- جناب پروفیسر برہان الدین ربانی کی پریس کانفرنس

۵- شرعی فتویٰ

۶- مہاجر اور انصار کی ذمہ داریاں

۷- پشاور میں تخریب کاری

۸- اسلامی جہاد کے مقاصد

۹- افغان نسل بگاڑی جارہی ہے۔

۱۰- روس کی عزت و وقار...

۱۱- عقابوں کو جھپٹ کر پلٹنے اور...

۱۲- محبت کی شہادت گاہ

۱۳- مسلمان رہنے کے لیے...

۱۴- سید الشہداء حضرت حمزہ رض

۱۵- انسان کا مقصد حیات

۱۶- محاذ کی خبریں

۱۷- کاروانِ شہداء


احمد شاہ ((وحدت))
Ahmad Shah (Vahdat)
A. K. P. O.

## پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX No: 345
PESHAWAR PAKISTAN

پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور، پاکستان

## بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے

ششماہی — ۳۰ ″

فی پرچہ — ۵ ″

**بیرونی ممالک**

سالانہ — ۲۰ ڈالر

مجاہدین بحفاظت اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے گئے۔

## صوبہ پکتیا اور پکتیکا میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں

لندن ۱۳ر جولائی داثرانس افغان) افغانستان کے صوبوں پکتیا اور پکتیکا میں جولائی کے پہلے ہفتے مجاہدین نے چھاپہ مار کاروائیوں کے دوران متعدد روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور تین ٹینک تباہ کرنے کے علاوہ اسلحے کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ سب ڈویژنل قصبے زرمت میں پرچم دھڑے کے عہدیداروں کے ساتھ یکم جولائی کے تصادم میں دس پرچمی ہلاک ہو گئے جبکہ چار مجاہد شہید ہوئے۔ جن میں وادی لوگر کے ایک کمانڈر معلم عبدالقادر شامل ہیں۔ خونریز جھڑپ میں ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا جبکہ چودہ کلاشن کوف رائفلیں مجاہدین کے ہاتھ آئیں۔ زرمت قصبے کے نزدیک ۵ر جولائی کو مجاہدین کے ایک گروپ نے گھات لگا کر روسی فوجی دستے پر اچانک حملہ کیا جہاں راکٹوں کے فائر سے دو ٹینک تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ فوجی دستہ مزاحمت کی بجائے ہلاک ہونے والوں کی لاشیں لیکر بھاگ نکلا جس چھوڑے ہوئے اسلحے اور گولہ بارود پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ قبل ازیں ۲۹ر جون کو صوبہ پکتیکا کے صدر مقام شرنہ کے نزدیک غفار جڑانی کے مقام مجاہدین نے خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کر کے گشتی دستے کے پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک کر دیئے جبکہ جوابی حملے میں تین مجاہد زخمی ہو گئے

## صوبہ فاریاب میں فوجی کیمپ تباہ کر دیا گیا

روسی سرحد سے ملنے والے شمال مغربی افغان صوبے فاریاب کے دارالحکومت میمنہ میں مجاہدین نے زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائلوں سے ایک فوجی کیمپ کا صفایا کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق ۱۲ر جون کی اس کاروائی میں میزائلوں کے فائر سے فوجی کیمپ میں آگ لگ گئی دو روز قبل مجاہدین نے ایک سرکاری دفتر پر حملہ کیا جہاں "خاد" کے بارہ عہدے دار ہلاک ہو گئے۔ (داثرانس افغان)

## کابل میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے وزیر داخلہ کے خصوصی معاون کو گولی مار دی گئی

لندن ۱۲ر جولائی داثرانس افغان (افغان۔ دارالحکومت کابل میں شہری چھاپہ مار مجاہدین نے ایک ہندو سیٹھ کو اسکی داشتہ سمیت گولی مار کر ہلاک کر دیا جو کٹھ پتلی انتظامیہ کے وزیر داخلہ سید محمد گلاب زوئی کا غیر سرکاری معاون اور قریبی دوست تھا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق کابل شہر کے علاقے دیہہ افغانان کا رہنے والا یہ ہندو سیٹھ کابل شہر کی اہم کاروباری شخصیت اور سرکاری حلقوں میں رسوخ کا مالک تھا۔ ۲۸ر جون کی رات ہندو سیٹھ اپنی داشتہ کے ہمراہ گھر جا رہا تھا کہ مجاہدین نے گولیوں کی باڑھ سے دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ادھر جلال آباد کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے ۳۰ جون کو مربوط کاروائی کر کے نازیان کے علاقے تورغنڈی میں تین حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ نازیان میں گذشتہ مارچ کی فوجی کاروائی کے بعد یہ حفاظتی چوکیاں قائم کی گئی تھیں جن پر مختلف تنظیموں کے مجاہدین نے بیک وقت حملہ کیا۔ ان چوکیوں میں موجود کٹھ پتلی فوجی تھوڑی دیر مزاحمت کرنے کے بعد متعدد لاشیں اٹھائے بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شہید اور سات زخمی ہو گئے۔ چھاپہ مار کاروائی کے دوران تین مارٹر گنیں۔ دو مشین گنیں اور ایک طیارہ شکن توپ مجاہد کے ہاتھ آئی۔

## صوبہ پکتیا اور پکتیکا میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملے

لندن ۸ر جولائی داثرانس افغان) افغانستان کے صوبوں پکتیا اور پکتیکا میں مجاہدین نے فوجی دستوں کے مسلسل حملے ناکام بنا دیئے ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی دستے ۲۹ر جون کو خوست چھاؤنی کے نواح مجاہدین کے حضرت عمر فاروق رض فرنٹ پر حملہ آور ہوئے۔ کمانڈر حضرت محمد کی قیادت میں مجاہدین نے چار دن جاری رہنے والی جھڑپوں کے بعد فوجی دستوں کو پسپا کر دیا جن کی تین گاڑیاں تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ فوجی کاروائی کے دوران کٹھ پتلی انتظامیہ کے ۱۶ فوجی اسلحے کی بھاری مقدار سمیت مجاہدین سے آملے۔ ادھر پکتیکا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق روسی دستوں نے ۲۶ر جون کو صوبائی صدر مقام شرنہ کے نزدیک مجاہدین کے مرکز پر یلغار کی۔ مجاہدین نے اس حملے کے بارے پہلے سے باخبر ہونے پر روسی دستے کو راستے میں روک لیا۔ یہاں پر تین گھنٹے کی خونریز جھڑپ میں متعدد روسی فوجی ہلاک ہو گئے جن کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ مجاہدین نے روسی فوجیوں کے چھوڑے ہوئے اسلحے اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا جن میں ایک واشکا مشین گن گیارہ کلاشن کوف رائفلیں اور سینکڑوں کارتوس شامل ہیں مزاحمت کے دوران دو ٹینک اور دو گاڑیاں تباہ ہو گئیں

## وادی لوگر میں چھاپہ مار کاروائی

وادی لوگر کے علاقے کاریز زرداد میں مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگیں پھٹنے سے ایک ٹینک تباہ ہو گیا ۱۲ر جون کو بارودی سرنگیں ایک فوجی قافلے کے راستے میں بچھائی گئی تھیں جو گردیز کی طرف جا رہا تھا مجاہدین

## ڈاکٹر نجیب اللہ زمانہ طالب علمی سے روسیوں کا آلہ کار تھا

### حکمران جماعت کے بیشتر عہدے دار نئے سربراہ کے مخالف ہیں۔ گلبدین حکمت یار

ممتاز افغان رہنما انجینئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ کا موجودہ سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ زمانہ طالب علمی سے روسیوں کا آلہ کار تھا۔

پشاور میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے افغان رہنما نے کہا۔ کہ کابل یونیورسٹی میں طالب علمی کے دوران وہ طلبا یونین کے عہدے دار تھے۔ جب کہ ڈاکٹر نجیب اللہ بھی طلبا یونین کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن تھا۔ روسیوں نے "دیرینہ خدمات" کے عوض ڈاکٹر نجیب اللہ کو "خاد" کا سربراہ مقرر کیا تھا جسے موقع پاتے ہی ببرک کارمل کی جگہ نامزد کر دیا گیا۔

اس کارروائی میں جانی نقصان سے محفوظ رہے تاہم فوجی دستے کی جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شدید زخمی ہو گئے (ڈاثرانس افغان)

## وادی لوگر میں روسی طیاروں کی مہاجرین کے قافلے پر بمباری

لندن ۷ر جولائی (ڈاثرانس (افغان) افغان دارالحکومت کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں روسی طیاروں نے مہاجرین کے قافلے پر بمباری کی جبکہ صوبہ غزنی اور وردک میں دیہی آبادیوں پر انتقامی بمباری میں ۱۰۰ سے زائد افغان شہری شہید ہو گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق روسی طیاروں نے ۲۰ر جون کو بوڑھوں، بچوں اور عورتوں پر مشتمل ایک قافلے پر بمباری کی جس سے ۳۲ افراد شہید ہو گئے۔ برکی برک قصبے کے نزدیک یہ بمباری مجاہدین کے حملے کے بعد کی گئی۔ فوجی دستے کے ساتھ تصادم کے دوران دو ٹینک تباہ کر دیئے گئے تھے صوبہ غزنی میں ۲۷ر جون کو روسی دستوں نے قرہ باغ، مقر اور جاغوری کے علاقوں میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملے کئے جنہیں مجاہدین نے شدید مزاحمت کر کے پسپا کر دیا۔ ان حملوں میں بھاری نقصان اٹھانے کے بعد روسی طیاروں نے نہتے شہریوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں متعدد افراد شہید ہو گئے ادھر صوبہ وردک کے علاقے میدان میں بھی روسی مگ طیاروں نے ۲۳ر جون کی صبح دیہی آبادیوں کو بمباری کا نشانہ بنایا جس کے دوران ساٹھ مرد اور عورتیں شہید ہو گئے۔ صوبہ وردک اور غزنی میں اندازہ ہے کہ جانی نقصان کے علاوہ متعدد گھر تباہ اور مویشیوں کی بڑی تعداد ہلاک ہو گئی ہے۔

## صوبہ غور میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی، حکمران جماعت کے بیس عہدیدار ہلاک۔ بھاری تعداد میں اسلحہ پر قبضہ

وسطی افغانستان کے صوبے غور میں مجاہدین نے صوبائی صدر مقام چغچران کے نزدیک حفاظتی چوکیوں پر یلغار کی جس میں حکمران جماعت کے بیس عہدے دار ہلاک کر دیئے گئے۔ ۲۰ر جون کی اس کارروائی میں سولہ کلاشن کوف رائفلیں ایک مشین گن اور بھاری تعداد میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ تیز رفتار حملے میں جوابی فائرنگ سے تیرہ مجاہد شدید زخمی ہوئے۔

## کابل کے نزدیک چھاپہ مار کارروائی میں اعلیٰ روسی فوجی افسر ہلاک

لندن ۱۱ر جولائی (ڈاثرانس افغان) افغان دارالحکومت کابل سے چودہ کلومیٹر دور پل سرخ کے مقام پر مجاہدین نے ۲۸ر جون کی چھاپہ مار کارروائی کے دوران ایک اعلیٰ روسی فوجی افسر ہلاک کر دیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق روسی بریگیڈیئر ٹینکوں اور بکتر بند دستے سمیت دارالحکومت کی نواح حفاظتی چوکیوں کے معائنے کے بعد واپس جا رہا تھا کہ سرائے غزنی کے قریب پل سرخ کے مقام پر گھات میں بیٹھے ہوئے مجاہدین روسی دستے پر ٹوٹ پڑے مجاہدین نے راکٹوں کے مسلسل فائر سے دو بکتر بند گاڑیاں تباہ اور ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا۔ اس حملے میں سولہ روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جن میں اعلیٰ روسی فوجی بھی شامل ہے۔ تیز رفتار کارروائی کے بعد مجاہدین ایک زخمی ساتھی کے ساتھ محفوظ ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

## روسی ذرائع ابلاغ کی ببرک کارمل کے بارے میں خاموشی ۲۴ر جون کو ایک اجلاس میں شرکت کی تھی۔ ریڈیو کابل

(افغانستان) سے ملنے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حکمران جماعت کے سبکدوش سربراہ ببرک کارمل ۲۴ر جون کو منظر عام پر آئے تھے۔ جب انہوں نے کٹھ پتلی انتظامیہ کے ہیڈ

کوارٹر، انقلابی کونسل عمل، میں روس کی حکمران پارٹی کے ایک وفد کا خیر مقدم کیا تھا۔ بعد ازاں ببرک کارمل کی موجودگی تاحال معمہ بنی ہوئی ہے جس کے بارے روسی ذرائع ابلاغ بھی خاموش ہیں۔ ریڈیو کابل کے مطابق ببرک کارمل نے ۱۴ رجون کو ڈاکٹر نجیب اللہ اور سلطان علی کشتمند کے ہمراہ روسی وفد کے ساتھ مذاکرات میں حصہ لیا تھا تاہم ریڈیو نے ان مذاکرات کی تفصیل نہیں بتائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قبل ازیں کابل کے ایک فوجی کیمپ میں ببرک کارمل کے نظر بند کئے جانے کی اطلاعات ملی تھیں لیکن ان کی تصدیق نہیں ہو سکی

## صوبہ پکتیا میں ایک اور فوجی کارروائی کا امکان خوست چھاؤنی میں فوجی دستوں کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے

صوبہ پکتیا کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ قابض روسی حکام ایک اور فوجی کارروائی کی تیاریوں میں مصروف ہیں جس کے لئے خوست چھاؤنی میں مزید فوجی دستے لائے جا رہے ہیں ادھر پکتی کے علاقے میں پیش قدمی کرنے والے روسی کٹھ پتلی فوجی دستے ۲۶ رجون کو مجاہدین کے ہاتھوں بھاری نقصان اٹھانے کے بعد خوست چھاؤنی واپس آگئے ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے ۲۸ رجون کو علی خیل قصبے کے نزدیک ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کر کے سات روسی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے۔ حملے کے دوران گیارہ کلاشنکوف رائفلیں۔ گولہ بارود کی خاصی مقدار اور ایک وائرلیس سیٹ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ ایک روز پہلے مجاہدین نے علی خیل قصبے پر ہلکی توپوں سے گولہ باری کی تھی جس کے نتیجے میں متعدد روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے

## صوبہ ہلمند میں ایک فوجی کیمپ تباہ کر دیا گیا قندھار شہر میں کٹھ پتلی فوج کا کیپٹن ہلاک

افغانستان کے جنوبی صوبے ہلمند میں مجاہدین نے ایک فوجی کیمپ پر یلغار کر کے پچاس سے زائد روسی اور کٹھ پتلی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے جبکہ شدید معرکے میں سترہ مجاہد شہید اور بیالیس زخمی ہوگئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق راکٹوں اور ہلکی توپوں سے لیس مجاہدین ۱۸ رجون کی رات ناوہ قصبے کے نزدیک فوجی کیمپ پر ٹوٹ پڑے یہاں صبح تک جاری رہنے والی خونریز لڑائی میں تین ٹینک اور پانچ بھاری گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ مجاہدین نے جانی نقصان کے باوجود چھاپہ مار کارروائی جاری رکھی تاہم انہیں اگلے روز فوجی کیمپ میں محصور فوجیوں کے لئے ہیلی کاپٹروں کی کمک ملنے پر واپس جانا پڑا۔ ادھر قندھار شہر میں مجاہدین نے ۲۰ رجون کو ایک فوجی جیپ پر فائرنگ کی جس میں سوار کٹھ پتلی فوج کا ایک کیپٹن عبدالعزیز جیش موقع پر ہلاک ہوگیا۔ مجاہدین نے کیپٹن کی لاش باہر نکال کر فوجی جیپ نذر آتش کر دی اور جیپ سے دستیاب دو کلاشن کوف رائفلیں لیکر بحفاظت نکل گئے ایک اور اطلاع کے مطابق اسی روز سرحدی قصبے سپین بلاک کے نواح میں روسی ہیلی کاپٹروں کی بمباری سے تین مجاہد شہید اور آٹھ زخمی ہوگئے۔ مجاہدین کا یہ گروپ شین نری کے علاقے جا رہا تھا کہ بمباری کی زد میں آگیا۔

## غزنی ایرپورٹ کی حفاظتی چوکیوں پر حملے

مجاہدین نے ۲۲ رجون کو غزنی ائیرپورٹ کی حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جس کے دوران چار روسی فوجی ہلاک اور ایک افسر گرفتار کر لیا گیا۔ اس کارروائی کے بعد مجاہدین نے گرفتار روسی افسر کو آزاد علاقے کی عدالت کے سپرد کر دیا دریں اثناء سب ڈویژن قرہ باغ میں نرکشاں اور زردالو باز نامی مواضعات پر ۱۷ رجون کو روسی طیاروں کی بمباری سے متعدد افغان شہری شہید ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

## صوبہ زابل میں ایک ہیلی کاپٹر تباہ دوسرا ناکارہ بنا دیا گیا صوبائی صدر مقام قلات غلیزئی کے نزدیک مجاہدین کی کارروائی

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے زابل میں مجاہدین نے ایک روسی ہیلی کاپٹر تباہ اور دوسرا ناکارہ بنا دیا جو چھاپہ مار کارروائی کے دوران بمباری کر رہے تھے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۴ رجون کو راکٹوں سے ایک فوجی قافلے پر حملہ کیا جس میں ۲۰ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ مجاہدین اور فوجی دستے میں جھڑپ جاری تھی کہ روسی ہیلی کاپٹر نے بمباری شروع کر دی جنہیں مجاہدین نے طیارہ شکن توپوں سے نشانہ بنایا۔ اینٹی ایرکرافٹ گنوں کے فائر سے ایک ہیلی کاپٹر آگ کے شعلوں میں گھر کر تباہ ہوگیا۔ جبکہ دوسرا ہیلی کاپٹر

دھواں چھوڑتا ہوا غزنی کی سمت بھاگ نکلا۔ ہیلی کاپٹر کی تباہی کے ساتھ فوجی دستہ ہلاک ہونے والوں کی لاشوں سمیت واپس چلا گیا۔ اطلاعات کے مطابق روسی بمباری سے چودہ مجاہد شدید زخمی ہوئے جنہیں محفوظ ٹھکانوں کو منتقل کر دیا گیا

## قندھار میں سرکاری دفاتر پر حملے

چھاؤنی کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ آٹھ روسی ہلاک

قندہار شہر میں مجاہدین نے ۲۲ رجون کو ایک سرکاری دفتر پر دستی بموں سے یلغار کر دی جہاں خودکار ہتھیاروں کی شدید فائرنگ سے آٹھ روسی فوجی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ یہاں سے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی کلاشن کوف رائفلیں اور دیگر اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا جو سرکاری دفتر کا حفاظتی دستہ چھوڑ گیا تھا ایک اور اطلاع کے مطابق اسی روز قندھار چھاؤنی پر راکٹ اور مزائل برسائے تاہم نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی (راڈ انس افغان)

## افغانستان میں جبری فوجی خدمات "تعلیمی دور" میں شمار کی جائیں گی

## طلباء کو جبری بھرتی کی ترغیب دلانے کے لئے کٹھ پتلی انتظامیہ کا نیا اقدام

لندن ۳ر جولائی (راڈ انس افغان) افغانستان میں قابض روسی حکام کی ہدایت پر حکمران جماعت کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ نے احکامات جاری کئے ہیں کہ طلباء کے لئے جبری فوجی بھرتی کا عرصہ "تعلیمی دور" میں شمار کیا جائے گا اور انہی خدمات کے صلے انہیں بغیر امتحان پاس کئے اگلی کلاسوں میں "ترقی" دی جائے گی کابل میں ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ افغان شہری کٹھ پتلی انتظامیہ کے ان اقدامات کو جبری بھرتی کی ترغیب دلانے کی نئی مہم سمجھتے ہیں جس کا مقصد کٹھ پتلی فوجیوں کی روز بروز کمی کو پورا کرنا ہے۔ جبری بھرتی کے سلسلے میں ۱۵ رجون کو کابل میں روسی دستوں نے تعلیمی اداروں کا محاصرہ کر کے سات ہزار دو سو طالب علم گرفتار کر لئے تھے۔ جن کے ورثاء ابھی تک اپنے بچوں کی موجودگی سے لاعلم ہیں۔ حالیہ اقدامات سے عوام کے علاوہ حکمران جماعت کے عہدیداروں میں مزید بے چینی پھیل گئی ہے۔ جو پہلے ہی ڈاکٹر نجیب اللہ کی نامزدگی کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں ادھر کابل میں شدید مظاہروں کے پیش نظر افغان دارالحکومت میں روسی دستوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر نجیب اللہ بذات خود طب کا سات سالہ کورس گیارہ برسوں میں بھی مکمل نہ کر سکے اور انہیں محض روسیوں کے لئے "اعلیٰ خدمات" کی بدولت ڈگری دی گئی ہے

## صوبہ وردک میں روسی طیاروں کی بمباری

## صوبہ کندز میں مجاہدین نے فوجی چوکی تباہ کر دی

افغانستان کے صوبے وردک میں روسی طیاروں نے ۱۸ رجون کو تخمک کے مقام بمباری کی جس سے دو افغان شہری شہید اور ایک بچہ شدید زخمی ہو گیا۔ ایک روز قبل اس علاقے میں فوجی دستے کے ساتھ جھڑپ کے دوران مجاہدین نے متعدد کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی کر دیئے جبکہ ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔ ادھر روسی سرحد پر واقع صوبے کندز میں مجاہدین نے آق تپہ کے علاقے میں ایک فوجی چوکی کا صفایا کر دیا جہاں پر متعین روسی فوجی مقابلہ کئے بغیر فرار ہو گئے ۱۲ رجون کی اس کارروائی میں مجاہدین اسلحے کی بھاری مقدار سمیٹ کر محفوظ ٹھکانوں کی طرف نکل گئے (سا)

## صوبہ غزنی میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی قندھار کی طرف امدادی دستوں کی روانگی ناکام بنا دی گئی

لندن ۲۴ رجون (راڈ انس افغان) افغانستان کے صوبے غزنی میں افغان مجاہدین نے یکے بعد دیگرے دو فوجی قافلوں کو نشانہ بنایا۔ جو بھاری اسلحہ لئے کابل سے قندھار جا رہے تھے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ قندھار میں مجاہدین کی مسلسل چھاپہ مار کارروائیوں کے پیش نظر ٹینک بردار دستے ۷ رجون کو قندھار کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے جس کی اطلاع ملنے پر مجاہدین نے عسکر کوٹ کے نزدیک بارودی سرنگیں نصب کر دی تھیں۔ ان سرنگوں کی زد میں آتے ہی تین ٹینکوں کا صفایا ہو گیا۔ جس کے ساتھ مجاہدین نے خودکار ہتھیاروں اور راکٹوں کا استعمال کیا۔ یہ فوجی قافلہ تھوڑی دیر مزاحمت کے بعد کابل کی طرف واپس چل گیا۔ اطلاعات کے مطابق اگلے روز مجاہدین نے بکتر بند گاڑیوں پر مشتمل ایک اور قافلے پر زبردست یلغار کی جس کے نتیجے میں فوجی دستے واپسی کی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین کے حملوں کے بعد روسی طیاروں نے عسکر کوٹ کی نواحی آبادیوں پر اندھا دھند بمباری کی جس میں متعدد نہتے شہری شہید ہو گئے

## جبری بھرتی کے ذریعے گرفتار ہونے والے سینکڑوں نوجوانوں کا فرار

غیر ملکی ذرائع کی اطلاعات کے مطابق سینکڑوں افغان نوجوان فوجی چھاؤنیوں سے فرار ہوئے ہیں جنہیں فوجی بھرتی کے نام پر گرفتار کر کے تربیت دی جا رہی تھی ان ذرائع کا کہنا ہے کہ گذشتہ دو ماہ کے دوران ساڑھے تین ہزار افغان نوجوان مجاہدین سے آملے ہیں جن میں بیشتر جبری بھرتی

کے تحت فوجی تربیت مکمل کر چکے تھے معلوم ہوا ہے کہ تربیت یافتہ افغانی نوجوان اسلحے اور گولہ بارود کی بھاری مقدار بھی اپنے ساتھ لائے ہیں۔ (داڑانس افغان)

## مجاہدین نے روسی علاقے سے آنے والی موٹر بوٹ دریائے آمو میں ڈبو دی

## موٹر بوٹ میں سوار سات روسی فوجی ہلاک مجاہدین پر حملہ ناکام ۔۔۔!

لندن ۳۰ جون (داڑانس افغان) افغانستان کے انتہائی شمال میں واقع صوبے بدخشاں میں مجاہدین نے درواز کے علاقے دریائے آمو میں ایک موٹر بوٹ کا صفایا کر دیا گیا جن میں سوار سات روسی فوجی اہلکار ان کی رہنمائی کرنے والا کٹھ پتلی انتظامیہ کا ایک عہدے دار دریا میں غرق ہو گئے۔ جمعیت اسلامی کے ذرائع نے اس کارروائی کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ دریائے آمو مائل ہونے کی بنا پر درواز کا علاقہ روسی اور افغانستان میں تقسیم ہے یہاں پر مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیوں کے پیش نظر دریائے آمو کے آرپار حفاظتی چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ ان ذرائع کے مطابق روسی درواز کے صدر مقام قلعہ خم میں تعینات روسی دستوں نے ورپیح کے مقام مجاہدین کے مرکز پر حملہ کر دیا۔ ۱۸ جون کی صبح موٹر بوٹوں میں سوار روسی فوجی دریائے آمو پار کر رہے تھے کہ حملے سے باخبر مجاہدین نے راکٹوں کے ذریعے ایک موٹر بوٹ تباہ کر دی جبکہ دیگر کشتیاں افغان ساحل کی طرف بڑھنے کی بجائے واپس جانے پر مجبور ہو گئیں۔ اس حملے میں ناکامی کے بعد روسی طیاروں نے اگلے روز دیہی آبادیوں پر اندھا دھند بمباری کی۔ جس کے نتیجے میں متعدد نہتے شہری شہید اور زخمی ہو گئے روسی فوجیوں کی رہنمائی کرنے والا حکمران جماعت کا عہدے دار عبدالرحمن دیگر سات فوجیوں سمیت دریائے آمو میں ڈوب گیا۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال مجاہدین نے کمانڈر امیر قاضی احمد کی قیادت میں روسی قبضے قلعہ خم کے ہوائی اڈے پر کھڑے دو ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے تھے۔

## صوبہ پکتیا میں تازہ دم فوجی دستوں کی آمد

صوبہ پکتیا سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ خوست چھاؤنی سے ۲۱ جون کو تازہ دم فوجی دستے بوری خیل کے علاقے روانہ کئے گئے ہیں۔ مجاہدین کے ذرائع کا کہنا ہے کہ فوجی دستوں کی اگلی منزل باڑی کا علاقہ ہے جہاں متعدد حفاظتی چوکیاں گذشتہ تین برسوں سے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں اس علاقے میں حزب اسلامی اور مولانا جلال الدین حقانی کے حریت پسند قابض روسی فوج کے خلاف برسر پیکار رہیں۔ (داڑانس افغان)

## افغانستان روسی استبداد سے آزاد ہو کر رہے گا چینی عوام اور حکومت افغان بھائیوں کو ہر ممکن امداد دے گی۔ چینی سفیر

لندن ۲۸ جون (داڑانس افغان) پاکستان میں عوامی جمہوریہ چین کے سفیر جناب وانگ چن نے کہا ہے کہ چینی عوام اور حکومت افغانستان کی آزادی میں ہر ممکن امداد دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہے جس کا مقصد افغانستان سے روسی استبداد کا خاتمہ اور روسی افواج کی واپسی ہے وہ گذشتہ روز اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے جس کے دوران انہوں نے عوامی جمہوریہ چین کی ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے افغان مہاجرین کے لئے ایک لاکھ ڈالر مالیت کا امدادی سامان چیف کمشنر برائے افغان مہاجرین بریگیڈیئر ریٹائرڈ سعید اظہر کے حوالے کیا۔ اس موقع پر چین کے سفیر نے اپنی حکومت اور عوام کے موقف کو دہرایا کہ افغانستان کے عوام آزادی کی جدوجہد میں کامیاب ہوں گے۔ جس کے لئے انہیں آزاد اقوام کی پوری حمایت حاصل ہے انہوں نے کہا کہ گذشتہ چھ برسوں سے افغانستان میں روسی افواج کی موجودگی نہ صرف ایک آزاد ملک کی خود مختاری اور غیر جانبدارانہ حیثیت کے لئے خطرہ ہے بلکہ اس طرح لاکھوں افغان باشندے اپنا ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چینی عوام بے خانماں افغان باشندوں کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں اور چین بھی ان ممالک میں شامل ہے۔ جو افغان مہاجرین کو ممکن حد تک امداد دے رہے ہیں۔ تقریب کے دوران عوامی جمہوریہ چین کی فراخدلانہ امداد پر چیف کمشنر برائے افغان مہاجرین نے چینی سفیر کا شکریہ ادا کیا۔

## مسلم ایڈ کے ارکان کا دورہ پاکستان

افغانستان، سوڈان اور فلسطین کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے قائم کردہ تنظیم مسلم ایڈ کے دو ارکان ڈاکٹر ابو انس اور سید محمد تنظیم واسطی پر مشتمل وفد آج کل پاکستان کے دورے پر ہے۔ اس تنظیم کے بانی نو مسلم برطانوی اور سابق پاپ سنگر یوسف الاسلام ہیں۔ وفد کے ارکان نے پشاور میں افغان خیمہ بستیوں کا دورہ کرنے کے علاوہ گذشتہ روز اسلام آباد میں چیف کمشنر برائے افغان مہاجرین سے ملاقات کر کے ان سے افغان مہاجرین کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

## صوبہ قندھار میں مجاہدین نے چھاپہ مار کاروائیاں تیز کر دیں قندھار چھاؤنی کا محاصرہ، روسی اور کٹھ پتلی فوجیوں کا زبردست اجتماع

لندن ۲۶ر جون (ازالنس افغان) ایک ماہ سے زائد چھاپہ مار کاروائیوں کے ہدف جنوبی افغان صوبے قندھار میں مجاہدین نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۵ جون کو سرحدی قصبے سپین بلاک کے نزدیک انگرا گئی کے مقام پر دو جیپوں کا صفایا کر دیا۔ دستی بموں کا نشانہ بننے والی جیپوں میں آٹھ کٹھ پتلی فوجی سوار تھے جو موقع پر ہلاک ہو گئے۔ تیز رفتار کاروائی کے دوران مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر واپس نکل گئے۔ تیز رفتار کاروائی کے دوران مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر واپس نکل گئے۔ ادھر ہرات شہر سے روسی دستوں کی پسپائی کے بعد قابض روسی حکام اب قندھار چھاؤنی کو بچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اطلاعات کے مطابق کابل اور غزنی سے امدادی دستوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ جہاں کابل قندھار شاہراہ پر فوجی دستوں کے اجتماعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ غزنی سے آنے والے فوجی دستوں نے قندھار سے متصل دامان کے علاقے میں پختہ مورچے بنا لئے ہیں۔ قابض روسی حکام ہرات میں ہزیمت اٹھانے کے بعد قندھار شہر ناقابل تسخیر بنانا چاہتے ہیں جس کے لئے مجاہدین اپنی حکمت عملی مرتب کر رہے ہیں۔

## صوبہ ہلمند میں روسی دستوں اور مجاہدین میں خونریز لڑائی، چالیس سے زائد روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک سو گرفتار کر لئے گئے

لندن ۲۳ر جون (ازالنس افغان) افغانستان کے جنگ زدہ صوبے قندھار کے ساتھ مجاہدین نے ملحقہ جنوبی صوبے ہلمند میں دو ہفتوں کی چھاپہ مار کاروائیوں میں چالیس روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک کرنے کے علاوہ سو کٹھ پتلی فوجی گرفتار کر لئے۔ جبکہ پانچ ٹینکوں کا صفایا کر دیا گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق یہ کاروائیاں ۴ سے ۱۷ر جون کے عرصے میں جاری رہیں۔ جن میں گیارہ مجاہد شہید اور چونتیس زخمی ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں ایک نائب کمانڈر طالب آقا شامل ہیں۔ جبکہ چھاپہ مار کاروائیوں کی قیادت کرنے والے کمانڈر محمود خان اور شہباز خان زخمی ہو گئے۔

## صوبہ کنڑ میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ متعدد حملہ آور فوجی ہلاک بارہ مجاہد شہید ہو گئے

افغانستان کی وادی کنڑ سے ملنے والی اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ مجاہدین نے دالگام کے علاقے میں ۱۴ر جون کو فوجی دستوں کا حملہ ناکام بنا دیا۔ جو ان کے ایک اہم مرکز کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے روسی اور کٹھ پتلی دستے چار روز تک دالگام قصبے میں مقیم رہے تاہم ۱۷ر جون کو مجاہدین نے یلغار کر کے فوجی دستوں کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ مزاحمت کے نتیجے میں متعدد روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ جبکہ بارہ مجاہد شہید اور اٹھائیس زخمی ہوئے (ازالنس افغان)

## صوبہ سمنگان میں حکمران جماعت کے دفتر پر حملہ، دست بدست لڑائی میں بارہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک پانچ مجاہد شہید ہو گئے

افغانستان کے شمالی صوبے سمنگان کی تاخیر سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے ۳ر جون کو کوہ یرد کے علاقے میں حکمران جماعت کی تنظیم "جبہ ملی پدر وطن" کا دفتر تباہ کر دیا، جہاں زبردست فائرنگ کے تبادلے میں بارہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور پانچ مجاہد شہید ہو گئے۔ جبکہ اٹھارہ فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ روسی سرحد کے نزدیک اس علاقے میں مجاہدین کی سال رواں میں یہ پہلی کارروائی تھی۔ (اثرانس افغان)

## ایرانی سرحد کے نزدیک صوبہ ہرات میں مجاہدین اور روسی کارمل دستوں میں جھڑپ ہرات شہر کی حفاظتی فصیل توڑ دی گئی متعدد روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک

لندن ۲۲ر جون (اثرانس افغان) صوبہ قندہار میں جہاں ایک ہفتے کے دوران مجاہدین نے چار مگ طیارے گرائے ہیں۔ ایرانی سرحد پر مغربی صوبے ہرات میں بھی وسیع پیمانے پر چھاپہ مار کارروائیاں جاری ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے تازہ ترین اطلاعات کے حوالے سے بتایا ہے کہ مجاہدین کے گروپوں نے ۱۵ر جون کی صبح ہرات شہر کے ارد گرد تینتیس حفاظتی چوکیوں پر بیک وقت یلغار کر دی۔ ان حفاظتی چوکیوں کو مجاہدین کے حملوں سے بچاؤ کے لئے "حفاظتی فصیل" کا نام دیا گیا ہے۔ مجاہدین کے طوفانی حملوں سے حفاظتی چوکیوں میں موجود بیشتر روسی اور کٹھ پتلی فوجی بھاگ نکلے تاہم چالیس فوجی گرفتار کر لئے گئے جنہیں آزاد علاقے کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا قبل ازیں ۱۴ جون کو گلران اور دو آب کے علاقوں میں مجاہدین کے مراکز پر روسی دستوں کے حملوں کی اطلاعات ملی ہیں جہاں مجاہدین نے چار روز تک مزاحمت جاری رکھی۔ شدید معرکے کے دوران حملہ آور دستوں کو زبردست جانی نقصان کے علاوہ چھ ٹینکوں اور اسلحے کی بھاری مقدار سے محروم ہونا پڑا جبکہ پچیس روسی کارمل فوجی گرفتار ہوئے اپنے مراکز کا دفاع کرتے ہوئے گیارہ مجاہد شہید اور ۳۷ زخمی ہو گئے۔

## ببرک کارمل "طبی وجوہ" کی بنا پر سبکدوش کئے گئے، کٹھ پتلی انتظامیہ میں تبدیلی کے بارے میں ڈاکٹر نجیب اللہ کا پہلا انٹرویو

افغانستان میں روسیوں کی نامزد کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ نے کہا ہے کہ ببرک کارمل طبی وجوہات کی بنا پر اپنے "فرائض" سے سبکدوش کئے گئے ہیں۔ ریڈیو کابل نے آسٹریا کے ایک اخبار نویس سے ڈاکٹر نجیب اللہ کے انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ببرک کارمل کی صحت "انقلاب ثور کے پھیلاؤ" اور تحریک مزاحمت سے شدید متاثر ہوئی تھی۔ جس کے نتیجے میں قابض روسی حکام نے ببرک کارمل کو برطرف کر کے ڈاکٹر نجیب اللہ کو حکمران جماعت کا سربراہ مقرر کر دیا (اثرانس افغان)

## صوبہ کندز میں چھاپہ مار کارروائی

افغانستان کے شمالی صوبے کندز میں روسی سرحد کے نزدیک واقع قصبے خان آباد میں روسی اور کٹھ پتلی دستوں اور مجاہدین کے درمیان خونریز تصادم کی اطلاعات ملی ہیں۔ مجاہدین نے ۲ جون کی جھڑپ کے دوران کم از کم بیس روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ جن میں تین افسر بھی شامل ہیں۔ اس کارروائی میں ایک ٹینک اور تین فوجی گاڑیاں راکٹوں کے فائر سے اڑا دی گئیں۔

## قندھار شہر میں ایک ہی دن دو طیارے تباہ۔ تباہ ہونے والے روسی طیارے بمباری کے دوران نشانہ بنائے گئے

لندن ۱۱ر جون (اثرانس افغان) قندھار شہر میں چھاپہ مار مجاہدین نے ایک ہی دن میں دو روسی مگ طیارے مار گرائے جو شہر کے گنجان آباد علاقوں میں گر کر تباہ ہو گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ۷ر جون کو روسی طیاروں نے قندھار کے نواح حق شناس فرنٹ کے مجاہدین پر بمباری کر دی۔ اس بمباری کے دوران اینٹی ایر کرافٹ گن کے فائر سے ایک مگ طیارہ نشانہ بن گیا جو قندھار شہر کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں پر جا گرا جلتے ہوئے طیارے کے ملبے کی لپیٹ میں آکر تین مجاہد شہید اور گیارہ زخمی ہو گئے جبکہ طیارے کا روسی پائلٹ اور اس کا معاون موقع پر ہلاک ہو گئے۔ روسی طیاروں نے اسی روز رات کے وقت دوبارہ مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا۔ لیکن اینٹی ایر کرافٹ گنوں کے مسلسل فائر سے حملہ آور طیارے نقصان پہنچائے بغیر بھاگ نکلے۔ تاہم ایک مگ طیارہ قندھار شہر کے علاقے محرابہ میں گر کر تباہ ہو گیا

# قافلۂ شہداء

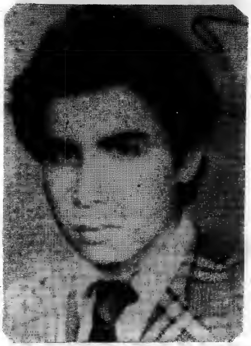

جناب محمد اللہ نے بھی اپنا نام ان لازوال ہستیوں میں شامل کر لیا جن کے بارے میں حافظ شیرازی نے یہ فرمایا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(۱) جوان سال شہید محمد اللہ صوبہ کندوز کے چقمر قشلاق نامی گاؤں کے ایک شریف اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام فیض اللہ تھا۔ وہ جناب بچپن ہی سے ذکی اور ملنسار انسان تھے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد گرامی اور علاقے کے علماء کرام سے سیکھی۔ جذبہ جہاد اور شہادت ان کی رگ رگ میں سمایا تھا۔ ابھی عمر سات برس کی نہیں تھی کہ انہیں سکول میں داخل کر دیا گیا ۱۹۷۵ء میں مڈل کا امتحان پہلی پوزیشن میں پاس کیا اور اگلے سال اپنے ہی صوبے کے شیرخان نامی ہائی سکول میں داخل ہو گئے ابھی تعلیم میں مصروف تھے کہ افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور رونما ہوا۔ اور افغان عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے وہ ہمیشہ اس سوچ و فکر میں رہا کرتے کہ کس طرح اس عذاب سے چھٹکارا پایا جائے۔

۱۹۷۹ء میں جب روسیوں نے افغانستان میں فوجی مداخلت کی تو اس باہمت نوجوان نے اپنے دینی فریضے کی ادائیگی کے لئے تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور مسلح جہاد کا آغاز کیا وہ ایمان کامل اور سچے عقیدے کی دولت سے مالا مال تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوش خلقی اور ملنساری کا جوہر عطا کیا تھا وہ ہر شخص کے دلوں کو اپنی موہنی موہنی باتوں سے اسیر کر لیا کرتے اور اپنے مجاہد ساتھیوں کے دلوں میں عزم و ہمت کے جوت جگاتے۔ انہوں نے چھ سال لگاتار جہاد کیا اور ہمیشہ صف اول کے مجاہد رہے ان کے جہادی کارناموں کی تفصیل یوں کچھ ہے۔

(۱) صوبہ کندوز کے الچین نامی علاقے میں دشمن کے ٹھکانے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دشمن کے کئی ٹینک اور گاڑیاں تباہ ہو گئیں نیک محمد نامی ان کا مجاہد ساتھی توپ کے بیرحم گولے کا نشانہ بن کر شدید مجروح ہو گیا۔

(۲) ۲۳ جنوری ۱۹۸۳ء کے ایک خونین معرکے میں جو قصبہ کشان نامی گاؤں میں ہوا۔ دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ اور راہ حق کے سات دلیر مجاہد معمولی زخمی ہوئے جب کہ عبدالکریم مجاہد شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوا۔

(۳) انہی جیالے مجاہدوں نے صوبہ کندوز میں دشمن کی ایک عبدالرحمٰن نامی چوکی پر حملہ کیا جس میں دشمن کو بھاری جانی نقصان ہوا اور اس کے کئی ساتھی جہنم واصل کر دئیے گئے۔ جونہی سورج طلوع ہوا اور صبح کی روشنی پھیلنے لگی دشمن کے لڑاکا جہازوں نے مجاہدین کے

ٹھکانوں پر گولے اور راکٹ برسائے یہ جنگ چار بجے عصر تک جاری رہی اس خونین لڑائی میں دشمن کے ۱۸ فوجی مارے گئے اور چار ٹینک کو نذر آتش کر دیئے گئے۔ آخر کار یہ مرد مجاہد ۲۹ اگست ۱۹۸۵ء کی خونریز جنگ میں اپنے ایک بھائی بسم اللہ سمیت جام شہادت نوش کر کے اپنی خالق حقیقی سے جاملے۔

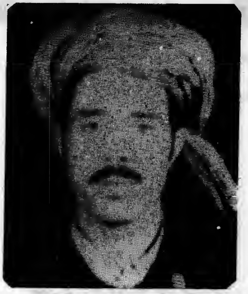

جوان سال شہید عبدا لغفور ولد امین اللہ صوبہ پکتیا کے احمد نامی گاؤں کے ایک شریف، دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ بچپن ہی سے بااخلاق اور ایک ملنسار انسان تھے جب افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے بندوق اٹھائی اور میدان جہاد میں کود پڑے۔ کئی معرکوں میں دشمن کے دانت کھٹے کر کے انہیں بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ آخر کار ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں جب وہ شاندار کامیابی حاصل کر کے اپنے ٹھکانے کی طرف موڑ رہے تھے کہ راستے میں ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے شہید ہوگئے۔

---

شہید اصیل خان کے والد کا نام کاظم خان تھا وہ جناب صوبہ پکتیا کے طوطا خیل نامی گاؤں کے ایک متقی، دیندار اور

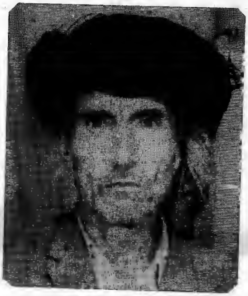

محب وطن گھرانے میں تولد ہوئے وہ بچپن ہی سے جذبہ جہاد اور شہادت دل میں رکھتے تھے۔ جہاں افغانستان میں کفر و الحاد کا کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا بے شمار خلقی اور پرچمی وطن فروشوں کو موت کے گھاٹ اتار کر جہنم واصل کر دیا آخر کار عید قربان سے تین دن قبل ۱۹۸۵ کے ایک خونین معرکے میں وہ دشمن کے ایک بیرحم گولی کا نشانہ بنے اور شہید ہو کر کاروان شہداء میں شامل ہوگئے۔

شہید سخی مراد ۱۹۳۹ء میں صوبہ کاپیسا کے گل تدوق نامی گاؤں کے ایک پرہیزگار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام خواجہ قل تھا۔ جب افغانستان میں نام نہاد روسی انقلاب آیا اور افغان مسلمان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ تو انہوں نے دنیاوی کاموں سے منہ پھیرا اور مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابیوں نے ان کے قدم چومے۔ آخر کار ۱۴ مارچ ۱۹۸۴ء کے ایک خونین معرکے میں ۳۶ سال کی عمر میں جام شہادت نوش کر گئے۔

جوان سال شہید معین ولد علم گل صوبہ پکتیا کے احمد زائی نامی گاؤں کے ایک محب وطن اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہیں بھی بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق تھا جو اللہ تعالیٰ نے عالم جوانی میں اُن کی دونوں آرزوؤں کو پورا کر دیا۔ افغانستان میں روسی سرخ انقلاب آتے ہی انہوں نے عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی محاذوں پر دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا آخر کار ۱۹۸۶ء میں ایک بم پھٹنے سے وہ اپنے بھائی سمیت شہید ہوگئے۔

---

شہید شیر زمین کے والد گرامی کا نام محمد زمین تھا۔ وہ جناب صوبہ کنڑ کے کنار جدید نامی گاؤں کے ایک متقی اور پرہیزگار گھرانے میں پیدا ہوئے جونہی افغانستان میں انقلاب ثور آیا اور افغان مظلوم عوام غلامی کی

زنجیروں میں جکڑے جانے لگے۔ تو انہوں نے اپنے دینی فریضے کی ادائیگی کے لئے عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں دشمن کو منہ توڑ جواب دیا آخر کار ۲۸ سال کی عمر میں یکم مئی ۱۹۸۵ء کو دشمن کی ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے شہید ہو گئے۔

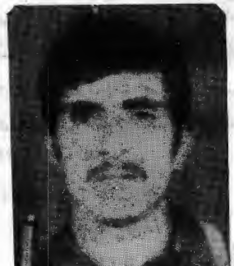

شہید دور گل ولد علم گل جو جوان سال شہید حسین کے سگے بھائی ہیں وہ جناب بھی انقلاب ثور کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے بھائی حسین اور دوسرے مجاہد بھائیوں کے ساتھ مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ آخر کار ایک بم پھٹنے سے شہید ہو گئے۔

---

عبدالمالک کے جوان سال فرزند شہید عبدالرزاق ۱۹۶۱ء میں صوبہ بغلان کے ایک متدین اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے جب افغانستان

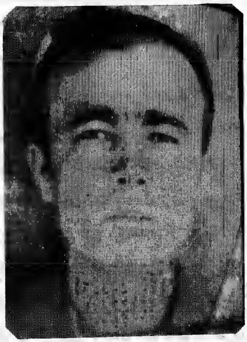

میں سرخ وحشی روسیوں کا نام نہاد انقلاب ثور آیا تو انہوں نے دنیوی کاموں سے منہ پھیرا اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ وہ ہمیشہ صف اول کے مجاہد تھے آخر کار وہ ۲۵ سال کی عمر میں شہید ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

---

جواں سال شہید عبدالحفیظ ولد ملا شاہ محمد ۱۹۶۲ء میں صوبہ بغلان کے بالادوری جابہ قطر نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے جونہی افغانستان کی پاک فضا کو کفر والحاد کے تاریک اندھیروں نے اپنی لپیٹ میں

لے لیا تو انہوں نے مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا اور ۱۹۸۳ء کی ایک خونین جنگ میں ۱۷ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

جنابِ عبدالحنان کے جوان سال فرزند شہید عبدالرشید ۱۹۵۷ء میں صوبہ لغمان کے ہرلی نامی گاؤں کے ایک شریف محب وطن اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم پوری کرنے کے بعد ۱۹۷۰ء میں صوبہ لغمان کے روشان نامی ہائی سکول میں داخل ہوا اور ۱۹۷۷ء میں فراغت حاصل کی مالی مشکلات کی بنا پر وہ اپنی تعلیم کو مزید آگے نہ بڑھا سکے۔ مجبوراً اپنے والد کے ساتھ زراعت کا پیشہ اختیار کیا۔ جونہی افغانستان میں کمیونسٹ روسی انقلاب آیا ۱۹۸۰ء میں آپ نے

فوجی نوکری سے کنارہ کیا اور فوجی چوکی میں جو کچھ بھی حربی ساز و سامان تھا وہ مجاہدین راہ حق کے حوالے کر دیا ایک خونین جنگ میں دو عالی مرتبہ کارمل افسر مردار اور بھاری مقدار میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ لگا ۱۹۸۵ء میں روسی اور کارمل فوج نے علی شنگ نامی علاقے پر فوجی کاروائی کی۔ جناب عبدالرشید اور ان کے دلیر مجاہدوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دشمن کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ آخر کار ۱۶ مارچ ۱۹۸۶ء کے ایک خونین جنگ میں بے جگری سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہید ہو گئے۔

اداریہ

# بموں کے دھماکوں سے مہاجرین کا قطعی تعلق نہیں

خلقت انسانی سے لے کر آج تک حق و باطل کے درمیان کشمکش کا سلسلہ چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ کیونکہ اسی کشمکش میں دونوں قوتوں کا رمز حیات پوشیدہ ہے۔ حق کا راستہ آشکار ہے۔ واضح ہے اور روشن بھی ہے۔ حق کے ماننے والے لوگ کسی خوف و خطر دغا بازی اور دوسروں کو نقصان پہنچائے بغیر اس راستے پر چل رہے ہیں۔ لیکن بالمقابل باطل قوتیں اپنی بقاء اور غلبے کی خاطر ہر قسم کے ظلم و تشدد، تخریب کاری اور بے گناہ معصوم اور نہتے لوگوں کو ضرر پہنچانے کے لئے تخریب کاری کے مختلف راستے اختیار کر لیتے ہیں۔

افغان مہاجرین نے اپنے دین و عقیدہ کے تحفظ کے لئے روسی درندوں اور ان کے کاسہ لیس ایجنٹوں کے ظلم و تشدد سے ہجرت کی راہ اپنائی اور اس کے ساتھ غلبۂ حق کے لئے میدان جہاد میں کھود گئے ہیں۔ ایک طرف روسی درندوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مجاہدین اور جہاد کی ضرورت ہے۔ تو دوسری جانب اطمینان قلب کے لئے لواحقین اور دیگر عزیز و رشتہ داروں کو کسی پناہ گاہ کی ضرورت ہے اور پاکستان ان لوگوں کی ایک پناہ گاہ ہے جن کا اپنا جائے پناہ روسی درندوں نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ چنانچہ جو لوگ ایک جائے پناہ گم کرنے کے بعد دوسری جائے پناہ میں جاتے ہیں تو وہ اسے اپنے ہاتھوں سے تباہ نہیں کر سکتے۔ مہاجرین پاکستان کو ایک اسلامی قلعہ اور اپنے لئے ایک پناہ گاہ تصور کر کے روسی جارح فوج کو اپنے سرزمین سے نکالنے کی خاطر ہجرت کئے ہوئے ہیں۔ وہ اتنے بے وقوف کیسے ہو سکتے ہیں کہ اپنے آخری پناہ گاہ اور ٹھکانہ کو تخریبی کارروائیوں اور بموں کے دھماکوں کے نتیجہ میں تباہ کریں گے۔ بموں کے دھماکے تو وہی لوگ کر رہے ہیں جو پاکستان کو اپنی پناہ گاہ نہیں سمجھتے اور اسے اپنے آقاؤں کے عزائم میں ایک رکاوٹ گردانتے ہیں وہ اپنے ان آقاؤں کے کہنے پر اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسے تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور تخریبی کارروائیوں میں مصروف و مشغول ہیں یہ وہ مادہ پرست عناصر ہیں جو چند ٹکوں کی خاطر اور الحادی نظریات رائج کرنے کے لئے اپنی غیرت و ایمان اور انسانی تشخص پر داؤ لگا کر مختلف مقامات پر بم رکھ کر شریف، بے گناہ اور مخلص عوام کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔ ایسے لوگ نہ تو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کا اتحاد و سکون ان کو ایک آنکھ ـــــ بموں کے دھماکے بھی انہی لوگوں کے ہاتھ ہو رہے ہیں اور الٹا مہاجرین کا نام لے کر انہیں بدنام کر رہے ہیں۔

اگر کوئی افغان اس قسم کی تخریبی کارروائیوں میں ملوث ہو۔ تو اس کی افغانیت کی وجہ سے افغان مہاجرین کو بدنام نہ کیا جائے اور نہ اس کا بدلہ بیچارے مہاجرین سے لیا جائے۔ گذشتہ آٹھ سالوں کے دوران پاکستان مختلف شہروں میں رہ کر افغان مہاجرین نے

(باقی صـ۱۶ پر)

## انسان کا مقصد حیات ---

اسباب فراہم ہو سکیں۔ کیونکہ ایسے لوگ صرف عیشی و عشرت کا حصول اور نفسیاتی خواہشات کی تکمیل اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور یہی فکر مادہ پرست انسان کا پیش نظر رہتا ہے ایسے انسان کی مثال علامہ یوسف القرضاوی نے اپنی ایک کتاب ایمان اور زندگی میں ایک مغربی ادیب کے بقول ایک کتے سے تشبیہ دی ہے۔ جو اپنی دم پکڑنے کے لئے اپنے ہی گرد گھومتا رہتا ہے اور نہ تو اسے دم ہی ہاتھ آتی ہے اور نہ اسکی گردش ہی رکتی ہے اسی طرح یہ بے فائدہ اور بے ہودہ کھیل ہی اسکی ساری عمر صرف ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کو قدر و منزلت اور عزت و شرف ایمان کی بدولت ملی ہے یہ صفت ایمان ہی کی ہے جس نے انسان کو محبوب خدا مسجود ملائک اور مقصود کائنات بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان کے غیور مسلمان مجاہد ملت نے اپنے مقصد حیات کی بنیاد اللہ تعالیٰ پر توکل بھروسے پر دین و انسانیت کے دشمن سرخ سامراج کے خلاف مسلح جہاد برپا کیا ہے۔ افغان مجاہدین کا کوئی مادی لالچ نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو افغانستان میں ان کے لئے یہ سہولت بخوبی مہیا ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے مقدس دین (اسلام) کی سربلندی کے لئے اپنے مقصد حیات کی مسئولیت ادا کر رہے ہیں

## عقابوں ------

مچھلی کے بچے کو تیرنا، شاہین کو پلٹنا جھپٹنا اور جھپٹ کر پلٹنا، شیر کے بچے کو شکار کرنا کس نے سکھایا ہے۔ افغان کا بچہ بچہ مجاہد ہے اور ان کے لئے بندوق اٹھانا اور اسے صحیح معنوں میں استعمال کرنا کوئی انوکھی بات نہیں۔ انہیں بندوق اور شمشیر ورثے میں ملی ہے۔ وہ ہر روز موت کے روپ میں کھیلتے ہیں اور اب تو وہ موت سے بھی بے تکلف ہو گئے ہیں۔

افغانستان میں روسی فوجوں کی مسلسل موجودگی نے ہمارے غیر جانبدار ملک کی آزادی اور علاقائی سالمیت کو سراسر تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن یہاں ایک بنیادی فرق یہ پایا جاتا ہے کہ روسی فوج اپنی تمام تر طاقت کے باوجود ہمارے مجاہد عوام کے جذبۂ حریت کو ماند نہیں کر سکے۔ اس کا بین ثبوت مجاہدین کی بڑھتی ہوئی کامیابی اور کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ کے نام نہاد سربراہوں کے چہروں کی آئے دن تبدیلی ہے۔

## محبت کی شہادت گاہ ---

ثابت کیا کہ ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

یہی صورت حال افغان مجاہدین کے آزاد کردہ علاقوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ مجاہدین ایک طرف تو شہیدوں کو خود دفن کرتے ہیں دوسری طرف ان شہداء کو دیکھ کر ان کا جذبہ جہاد بڑھتا جاتا ہے۔ اب ان روس پرست اور خدا بیزار طبقے کو کون سمجھائے۔ کہ زندگی فقط کھانے پینے اور شہوت رانی کا نام نہیں یہ تو فقط زندگی کو قائم کرنے کے ذرائع ہیں۔ مقصد حیات کچھ اور ہے اگر یہ طبقہ روس کو خوش کرنے لذت کام و دہن کے حاصل کرنے اور چند عصمت باختہ سرخ و سفید لڑکیوں کے ساتھ ہوس رانی کی خاطر اپنی قوم و ملت، ملک و وطن خدا و رسول اور عاقبت و معاد کے ساتھ غداری کر سکتے ہیں۔ تو ایک مجاہد رضائے الٰہی رضائے مصطفوی حریت ملت ناموس وطن اور قیام اسلام کے لئے اگر سر دھڑ کی بازی لگائے تو یہ اس کی عین سعادت ہے اور یہی اس کی مرام حیات ہے رضائے الٰہی کے لئے دونوں جہانوں کی قربانی اس کے لئے ایک سستا سودا ہے ؎

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ایک مجاہد اور جاحد کے فکر و عمل اور عقیدہ و کردار میں یہی فرق ہوتا ہے کہ مجاہد اس زندگی کو اخروی زندگی کا مزرع اور تمہید سمجھتا ہے اور منکر اور ملحدین اس کو عمر بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست سمجھ کر سب کچھ یہی سمجھتا ہے۔ دونوں کے فکر و نظر کو دیکھ کر ایک مجاہد زبان حال سے یہ کہتا ہے

عمر تو بستن درو من فتح بابے شنوم

اس لئے مجاہدین اس عظیم مقصد یعنی رضائے الٰہی اور حریت عقیدہ و عمل کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتے اور یہ ایک فطری بات ہے کہ عظیم مقصد کے لئے عظیم محنت مشقت اور قربانی سے کام لینا پڑتا ہے ؎

ناجی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ نے تو یہ بالکل واضح کر دیا تھا اور اب مجاہد کی طرز حیات اور اتباع سنت نے بھی دنیا کو بتا دیا کہ اسلام کیا ہے اور اسلام پر قائم رہنے کے لئے کن کن قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے

؎ یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

# التماس

معزز قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جمعیت اسلامی افغانستان کی کلچرل کمیٹی کو ایک بار پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ وہ اپنے دوسرے نشریوں کے ضمن میں اردو کا ایک ماہوار رسالہ بھی اپنے قارئین کرام کے لیے شائع کرے۔

چنانچہ ماہنامہ "مشعل" کا یہ پہلا شمارہ ہمارے افغان مجاہد اور مہاجر بھائیوں کی وساطت اور ان کی انتھک محنت وکاوش کے ذریعے مرتب کیا گیا ہے۔

چونکہ ہماری مادری زبان اردو نہیں ہے۔ اس لیے شاید اس رسالے میں کافی خامیاں آپ کو دیکھنے میں ملیں گی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان خامیوں کو کیسے دور کیا جائے۔ ہمیں تو بس ایک ہی راستہ نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا بھرپور قلمی تعاون ہمارے ساتھ متداوم رہے۔ اس صورت میں ہماری ڈھارس بندھی رہے گی اور ہم آپ کی اس اخلاقی مدد سے اپنے رسالے کو جو جہاد افغانستان، مجاہدین اسلام کے گرم مورچوں اور ان کے شایان شان کامیابی، الفرقان اور روسیوں کی ناکامی کا واحد ترجمان ہے اور بھی دلچسپ اور جاذب بنانے میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

لہذا ہماری آپ حضرات سے عاجزانہ اور مخلصانہ التماس ہے کہ آپ اپنے اسلامی عقیدے اور ایمانی جذبۂ جہاد کے تحت ہمیشہ اپنے قیمتی آثار، مضامین، اشعار وغیرہ وغیرہ جو کہ سربلندی اسلام، بقاء اسلام، آزادی ممالک اسلامی خصوصاً افغانستان اور فلسطین کے بارے میں ہو تحریر فرما کر ہمیں ارسال کریں۔ انشاء اللہ ہم آپ کے یہ قیمتی آثار اپنے رسالے میں ضرور شائع کریں گے۔

امید ہے کہ آپ ہماری اس عاجزانہ التماس کو قبول فرما کر اپنے قلمی تعاون کو ہمارے ساتھ برقرار رکھ کر ہمارے اس جہاد مقدس میں برابر کے شریک رہیں گے۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہم دنیا سے کفر والحاد کے اندھیروں کو مٹا کر وہاں توحید کی مشعل کو جلا کر اس خطے کو جگمگا دیں گے۔

شکریہ

ادارہ ماہنامہ "مشعل"

فرمانِ الٰہی

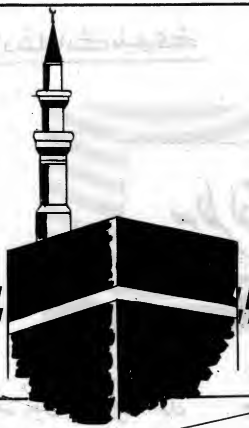

# دُنیا کی ہر چیز کی مُدّت مقرّر ہے

ہم نے ہر چیز ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی ہے اور ہمارا حکم بس ایک ہی ہوتا ہے اور پلک جھپکاتے وہ عمل میں آجاتا ہے
(القمر)

## تشریح:

دنیا کی کوئی چیز بھی الل ٹپ نہیں پیدا کر دی گئی ہے بلکہ ہر چیز کی ایک تقدیر ہے جس کے مطابق وہ ایک مقررہ وقت پر بنتی ہے ایک خاص شکل اختیار کرتی ہے۔ ایک خاص حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ ایک خاص مدّت تک باقی رہتی ہے۔ اور ایک خاص وقت پر ختم ہو جاتی ہے

اسی عالمگیر ضابطہ کے مطابق خود اس دنیا کی بھی ایک تقدیر ہے۔ جس کے مطابق ایک وقت خاص تک یہ چل رہی ہے اور ایک وقتِ خاص پر ہی اسے ختم ہو جانا ہے۔ جو وقت اس کے خاتمہ کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ نہ اس سے ایک گھڑی پہلے یہ ختم ہوگی۔ نہ اس کے ایک گھڑی بعد یہ باقی رہے گی۔ یہ نہ ازلی و ابدی ہے کہ ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ قائم رہے۔ اور نہ کسی بچّے کا کھلونا ہے کہ جب تم کہو اسی وقت وہ اسے توڑ پھوڑ کر دکھا دے۔

قیامت برپا کرنے کے لئے ہمیں کوئی بڑی تیاری نہیں کرنی ہوگی اور نہ اسے لانے میں کوئی بڑی مدّت صرف ہوگی۔ ہماری طرف سے بس ایک حکم صادر ہونے کی دیر ہے اسی کے صادر ہوتے ہی پلک جھپکاتے وہ برپا ہو جائے گی۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ

# یہ طریقہ فتنے سے خالی نہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قرآن کو عربی لہجے اور عربی آوازوں میں پڑھو اور دیکھو خبردار! اہلِ عشق اور اہلِ کتابین (یہود و نصاریٰ) کے لہجے اختیار نہ کرو۔ اور عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر یا نوحے کے انداز میں پڑھیں گے۔ قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا دل ان کے بھی فتنے میں پڑے ہونگے اور ان لوگوں کے بھی، جو ان کے طرزِ ادا کو پسند کرنے والے ہوں گے۔

(بیہقی، رزین)

## تشریح:

قرآن عربی لہجے اور عربی آوازوں میں پڑھنے کی تاکید فرمانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر عرب بھی قرآن کو عربی لہجے میں اور عربوں کی سی آوازوں میں پڑھیں بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن کو ایسے سادہ اور فطری طریق سے پڑھا جائے۔ جس طرح ایک عرب پڑھتا ہے ایک عرب جب قرآن مجید کو پڑھے گا تو وہ اسے اس طرح پڑھے گا جیسے ہم اپنی زبان میں کسی کتاب کو پڑھتے ہیں۔ جب آپ اردو زبان کی کوئی کتاب پڑھ رہے ہوں۔ تو ظاہر بات ہے کہ آپ بنا بنا کر اور گا گا کر نہیں پڑھتے بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں۔ جس طرح کوئی آدمی اپنی مادری زبان کی کسی کتاب کو پڑھتا ہے۔

اس سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گزرا ہے کہ قرآن کو اپنی اچھی آواز سے مزین کرو معلوم ہوا کہ اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا اور اہلِ عرب کے سے سیدھے سادے طریقے سے پڑھنا دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ کیونکہ سادہ طریقے سے پڑھنے کا مفہوم یہ نہیں کہ آدمی بے ڈھنگے پن سے اور ناگوار آواز سے پڑھے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ خبردار قرآن کو اہلِ عشق کے سے لہجے میں مت پڑھو۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح عشق باز لوگ غزلیں گاتے ہیں اس طرح قرآن کو گا کر نہ پڑھو۔

اس کے بعد فرمایا کہ عنقریب وہ لوگ آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر اور عورتوں کے بین کرنے کے انداز میں پڑھیں گے۔ بظاہر وہ اسے بڑے ذوق شوق اور محنت و ریاضت کے ساتھ پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور ان کے دلوں تک اس کی رسائی نہیں ہوگی۔ یہی نہیں بلکہ دل ان پڑھنے والوں کے بھی فتنے میں ہونگے اور ان کے بھی جو ان کے پڑھنے کو سن کر جھومیں گے۔ اور داد و تحسین کے ڈونگرے برسائیں گے۔

حضور ﷺ نے اس طرح کے پڑھنے والوں اور اس پر سر دھننے والوں کو یہ تنبیہ اس لئے فرمائی کہ یہ قرآن کوئی شاعری نہیں ہے جسے لوگ محض لطف اندوزی کے لئے پڑھیں اور واہ واہ اور مرحبا کا شور بلند کریں۔ جیسے کہ اب ہمارے ہاں قرأتوں کی محفلوں میں ہونے لگا ہے۔ بعض اوقات تو ان محفلوں میں مشاعرے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ فتنے سے خالی نہیں۔

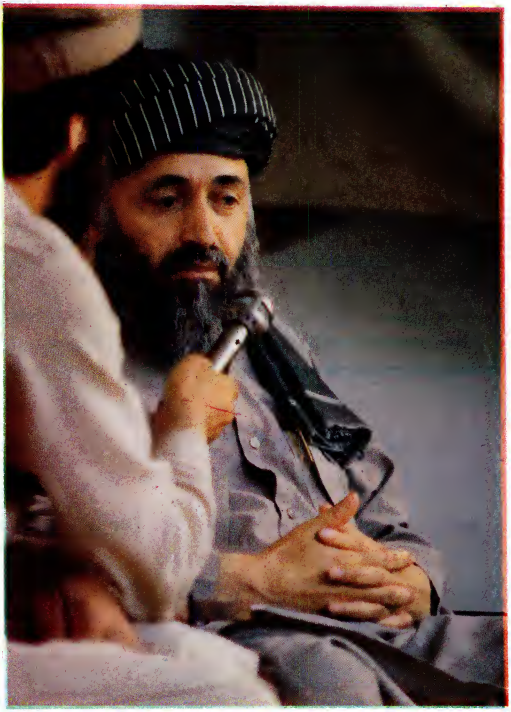

اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے ترجمان اور جمعیّت اسلامی افغانستان کے رہبر

# جناب پروفیسر بُرہان الدّین ربّانی کی پریس کانفرنس

س: جنہوں نے آپ کے بیرونی ملک سفر کی مخالفت کی اُن کے اسماء گرامی کیا ہیں؟ کیا وہ اتحاد میں شامل ہیں یا نہیں؟

ج: جناب" حکمتیار صاحب" اور" سیاف" صاحب نے ہمارے مجوزہ سفر کی مخالفت کی۔ لیکن اس کی نوعیت معمولی تھی۔ وہ ہمارے اتحاد میں شامل ہیں، اس سے ہمارے اتحاد پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔

س: اتحاد میں موجودہ مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ آئندہ اپنے اتحاد کو مستحکم بنانے کے لیے کیا تدابیر اپنائیں گے؟

ج: ہاں! ہمارے انقلاب میں بسا مشکلات موجود ہیں۔ ہم اپنے مجاہدین کی صفوں میں استحکام بخشنے کی خاطر جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور اس امر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

س: کیا امریکی لیڈروں نے مذاکرات کے دوران مجاہدین کی امداد کا وعدہ کیا ہے؟

ج: ہمارا یہ سفر سیاسی اور تبلیغاتی نوعیت کا تھا۔ ہم نے زیادہ تر سیاسی اور تبلیغاتی مسائل پر بحث کی ہے تاکہ ہمارے انقلاب

کی حیثیت کو اجاگر کیا جا سکے ۔

س : کیا امریکی لیڈروں سے ملاقات کے دوران امداد کے بارے میں کوئی بات ہوئی تھی ؟

ج : ہمارے مذاکرات کا اہم پہلو سیاسی مسائل اور انسانی بنیادوں پر ہمدردی کے متعلق تھا ۔ موجودہ شرائط میں ہمارے عوام امداد کے نیاز مند ہیں ۔ تقریباً دو ملین مہاجر ابھی افغانستان ہی میں موجود ہیں ۔ اور ایک خطرناک سپر پاور کے خلاف برسر پیکار ہیں ۔ انہیں امداد کی ضرورت ہے ۔ ہمارے مذاکرات کا بیشتر حصہ سیاسی اور تبلیغاتی مسائل پر منحصر تھا ۔

س : کیا نظامی امداد کے بارے میں علی الخصوص سٹینگر میزائل کے بارے میں بات ہوئی ہے ؟

ج : جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ مذاکرات کے دوران فوجی امداد کے بارے میں بات نہیں ہوئی ۔ بلکہ صرف سیاسی اور انسانی بنیادوں پر اخلاقی امداد (خوراک) کے بارے میں بات چیت ہوئی ہے ۔

س : امریکہ سے واپسی پر آپ اپنے ساتھ کیا ارمغان لے کر آئے ہیں ؟

ج : موجودہ شرائط میں جب کہ افغان مسئلے کے حل کے بارے میں گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے ۔ میں نے مختلف مسائل خصوصاً انقلاب اسلامی افغانستان کی سیاسی شناخت کے بارے میں امریکی سربراہ کو نشاندہی کی ۔ چنانچہ اس سفر سے یہ مثبت نتائج حاصل کر چکا ہوں ۔ انہوں نے ہمارے اس مؤقف کی حمایت کی اور کہا کہ ہم آپ کے مسائل کی قاطعانہ حمایت کرتے ہیں ۔

س : افغان عوام کی مزاحمتی تحریک کو تسلیم کرنے میں امریکی حکومت کا مؤقف کیا ہے ؟

ج : البتہ ہمارے اس سیاسی مؤقف کو تسلیم کرنا ایک اہم بات ہے ۔ نظامی لحاظ سے ہمارے مورچے بہت مضبوط ہیں ۔ لیکن ہمیں سیاسی طور پر ماننے کی اشد ضرورت ہے اور اسے ملحوظ نظر رکھتے ہوئے میں نے سیاسی محافل میں اس امر کا تذکرہ کیا ۔ ذرائع ابلاغ عامہ نے مختلف قسموں سے اسے منعکس کیا ۔ لیکن امریکی حکومت کی ہمدردی ہماری سیاسی شناخت کے بارے میں ایک مثبت پہلو رکھتی ہے ۔

س : انقلاب اسلامی افغانستان کو تسلیم کرنے کے لیے ایک واحد قیادت کی ضرورت ہے ۔ کیا اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا گیا ہے اور امریکیوں نے اس بارے میں کیا شرائط عائد کی ہیں ۔

ج : جن ممالک کے ساتھ ہمارے سیاسی تعلقات ہیں ۔ ہم نے جدہ میں اسلامی وزراء خارجہ کی کانفرنس اور نیویارک کے اقوام متحدہ میں شمولیت کے لیے ابتدائی اقدامات کی خاطر اپنے دفاتر کھولنے کا ارادہ کیا ہے ۔ تاکہ یہ دفاتر اپنے سیاسی امور چلائیں ۔ جیسا کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مجاہدین اپنی صفوں کو اور بھی مضبوط کریں ۔ سیاسی قائد کے انتخاب کے لیے ایک عوامی شوریٰ تشکیل دی جائے ۔ تاکہ جلد اور آسان طریقے سے سیاسی شناخت کو بین الاقوامی محافل میں پیش کر سکیں ۔

س : کیا امریکہ کا اصرار تھا کہ مجاہدین کی صفوں میں اور بھی وحدت مستحکم ہو ؟

ج : یہاں پر زور اور فشار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ لیکن وہ خواہشمند تھے کہ مجاہدین کی صفوں میں اس سے بھی زیادہ وحدت قائم ہو ،

س : جن بھائیوں نے اس سفر کی مخالفت کی ہے ۔ کیا اس کا اثر اتحاد پر پڑے گا ؟

ج : مسائل اور قضایات میں ہر شخص کی اپنی رائے ہوتی ہے ۔ اور وہ اپنی جگہ قابل احترام بھی ہوتی ہے ۔ اتحاد میں شامل پانچ گروپ کے رہبروں کی رائے متفقہ تھی ۔ اور دو بھائیوں کا ایک علیحدہ نظریہ تھا ۔ ان کا نظریہ بھی اپنی جگہ قابل احترام ہے ۔

س : ان دو رہبروں کے اختلافات کے دلائل کیا ہیں ؟

ج : اس بارے میں آپ ان سے خود پوچھ لیں ؛

س : اس سفر میں جب کہ آپ نے ریگن سے ملاقات کی ۔ تو کیا ریگن نے افغان مسئلے کو شرق و غرب کے لیے کوئی مشکل مسئلہ سمجھا ؟

ج : ہمیں اس سفر کے دوران اس مسئلے کا کوئی احساس نہیں ہوا ۔ ہم نے ایک پُر سکون ماحول میں مذاکرات کئے ۔ لیکن انہوں نے افغان عوام کی مشکلات کو ایک انسانی مشکل ایک قوم کی مشکل جو کہ روسیوں کے بے رحمانہ حملوں کے باعث تباہ ہوتے جا رہے ہیں دیکھا ہے ۔ چنانچہ ریگن نے اپنی پہلی ہی ملاقات کے دوران یہ اظہار کیا کہ سٹالن نے کہا تھا کہ کمیونزم کو پایۂ اکمال تک پہنچانے کے لیے اگر دنیا کی (۲/۳) آبادی تباہ ہو جائے اور صرف (۱/۳) آبادی باقی رہ جائے تو وہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اپنے کمیونسٹ اصولوں کو چلانے کے لیے تصمیم (اتخاذ کریں) انہوں نے کہا آجکل وہی سیاست جاری ہے ۔

س : اکثر کہا جا رہا ہے کہ یہ روس اور امریکہ کی جنگ ہے ۔ پہلے روسیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ افغانستان میں امریکی فوج لڑ رہی ہے اب جب کہ آپ امریکہ تشریف لے گئے ۔ کیا روسیوں کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہیں ہوتا ؟

ج : روسیوں کا یہ دعویٰ محض ایک تہمت ہے

جب ہم خالی ہاتھ، یا روسی فوجیوں سے چھینے ہوئے اسلحہ سے ان کا مقابلہ کر رہے تھے تو اسی وقت سے آج تک وہ یہی واویلا کرتے چلے آرہے ہیں کہ افغانستان میں ایرانی، امریکی اور چینی فوجیں جنگ لڑ رہی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کی یہ تبلیغات محض جھوٹ اور بے سروپا ہے۔ دنیا والے جانتے ہیں اور وہ اتنے بے منطق نہیں جب کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ایک قوم خون اور آگ میں شناکر رہی ہے۔ ہماری تلاش افغان عوام کی تحریک مزاحمت کو دنیا والوں کے سامنے سرکاری طور پر شناخت کروانا ہے۔ ہم ایک قوم ہیں۔ اور ہمارا انقلاب ایک مستقل انقلاب ہے۔ ہم جہاں کہیں بھی جائیں اپنے انقلاب کو حفظ کر سکتے ہیں۔ البتہ دنیا والوں کی توجہ افغان عوام کی طرف مبذول کرانا اور ان سے امداد حاصل کرنا افغان عوام کا شرعی اور عادلانہ حق ہے۔ وہ لوگ جو ایسے تبلیغات کر رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ ان کی یہ تبلیغ حقیقت اور منطق سے بہت دور ہے۔

س: جیسا کہ آپ نے فرمایا بعض لوگوں نے یہ کوشش کی کہ ایک جلاوطن حکومت بنائے اور اس وعدے کے جانے سے وہ کام ادھورا رہ گیا۔ ذرا تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: ایک تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جن کا جہاد افغانستان سے کوئی تعلق نہیں اور وہ سالوں سال وطن سے دور زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ افغان ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ جلاوطن حکومت کے نام سے ایک ڈرامہ کھیلے۔ لیکن جب مجاہد بھائی وہاں پہنچے تو اس ڈرامے کو قاطعانہ رد کر دیا اور سرکاری طور پر دنیا کو مطلع کر دیا کہ ان ہرزہ اور بیہودہ باتوں کو مجاہدین ہرگز قبول نہیں کرتے۔ لہٰذا آپ اس ڈرامے سے باز آجائیں۔

س: جنیوا مذاکرات کے بارے میں امریکہ کا موقف کیا تھا؟

ج: اس بارے میں امریکہ کا موقف کاملاً مثبت تھا۔ ہم نے جب کہا کہ روس اپنے حرف و قول پر صادق اور پابند نہیں ہے تو انہوں نے بھی ہمارے اس نظریئے کی حمایت کی۔ اور ان کا خیال بھی یہی تھا کہ روس محض ایک بہانہ کرتا ہے۔ ورنہ روس طولانی اور لمبی مدت کا محتاج نہیں۔ کیونکہ وہ صرف چند ہی دنوں میں اپنے فوجوں کو افغانستان میں لایا ہے اور اب جلدی واپس لے جا سکتا ہے۔ روس چاہتا ہے کہ ہمارے اسلامی انقلاب کو دھچکا پہنچائے اور افغانستان میں حالات کو اپنے لیے مساعد کریں۔

س: آپ نے فرمایا کہ افغانستان کا مستقبل خود افغانوں سے متعلق ہے۔ کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ رژیم کے ساتھ آئندہ مذاکرات کئے جا سکتے ہیں۔

ج: کابل میں موجودہ رژیم کے ساتھ مذاکرات ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو لوگ افغانستان میں حکومت کی باگ ڈور چلا رہے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ افغان نہیں ہیں بلکہ وہ روسی ایجنٹ ہیں۔ ان سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں کئے جا سکتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو افغانستان میں موجودہ فاجعہ کا مرتکب اور باعث بن چکے ہیں۔ ہم جب افغانوں کا نام لیتے ہیں تو اس کا اطلاق ان لوگوں پر نہیں ہوتا جو روس کے ایجنٹ اور ساتھی ہیں۔

س: مجاہدین کے لیڈروں میں سے صرف چار لیڈر نظر آرہے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ اتحاد چار گانہ ہو؟

ج: ہمارے دو بھائی اب پشاور میں تشریف نہیں رکھتے۔ اور (مولوی صاحب خالص) غائب اور غیر حاضر ہے۔ ہمارا اتحاد سات تنظیموں پر مشتمل ہے اور اس میں تا حال کوئی تغیر رونما نہیں ہوا ہے۔

س: کیا افغانستان کے اندر حکومت قائم کرنا جلاوطن حکومت کی بجائے بہتر نہیں؟

ج: ہم بھی ایسا ہونے کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ جلاوطن حکومت کی بجائے۔ مساعد شرائط ہیں۔ افغانستان کے ایک آزاد شدہ علاقہ میں ایک متوازی حکومت قائم ہو جائے۔ اور یہ زیادہ مفید ہے تاکہ روسی فوج اور غلاموں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ لیکن تا حال ایسا کرنے کے امکانات میسر نہیں اور اس مقصد کے حصول میں روسی فضائیہ بطور خاص رکاوٹ ہے۔ جب ہمیں بین الاقوامی سطح پر ایک قسم کا اطمینان اور افغان عوام اور مجاہدین پشتیبانی حاصل ہو جائے تو اس عمل سے یہ تلاش مفید ثابت ہو جائے گا۔

س: ڈاکٹر نجیب نے جو صلح اور آشتی اور مہاجرین کی واپسی کے بارے میں اعلان کیا ہے آپ کی رائے اس بارے میں کیا ہے؟

ج: ڈاکٹر نجیب نے جو پیشنہاد کیا ہے۔ یہ سب دغا اور فریب ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا والوں کو دکھائے کہ یہاں حکومت برقرار ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایسی باتیں کریں۔ جیسا کہ پہلے بھی روسی قیادت کے اشاروں پر ببرک کارمل سے باتیں سننے میں آتی تھیں اب نجیب بھی یہی دعویٰ کر رہا ہے کہ آئندہ مشترکہ طور پر ایک اسلامی مملکت بنائیں۔